جامعہ حقانیہ کا ترجمان

# مجلّہ الحقانیہ

ساہیوال
سرگودھا

رمضان المبارک ر شوال المکرم ۱۴۳۸ھ / جون / جولائی ۲۰۱۷ء




بانی: فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی عبدالشکور ترمذی قدس سرہٗ

# فہرست


| عنوان | مصنف | صفحہ |
|---|---|---|
| احترام رمضان المبارک........................ | مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم | 3 |
| درس حدیث........................ | حضرت مولانا منظور احمد نعمانی رحمہ اللہ تعالیٰ | 7 |
| ملفوظات حکیم الامت رحمہ اللہ........................ | حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی قدس سرہ | 11 |
| عیدالفطر اور صدقۃ الفطر........................ | فقیہ العصر مفتی سید عبدالشکور ترمذی رحمہ اللہ | 15 |
| روزہ ہم سے کیا مطالبہ کرتا ہے........................ | شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم | 27 |
| دارالعلوم کراچی میں چند روز........................ | مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم | 38 |
| ماہ رمضان فضائل و احکام........................ | مولانا عبدالصمد ساجد حفظہ اللہ تعالیٰ | 48 |
| سخاوت سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم........................ | سید عبدالناصر ترمذی | 63 |
| سوئے حرم........................ | مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم | 65 |
| جامعہ حقانیہ کا 63واں سالانہ جلسہ تقسیم اسناد........................ | مولانا عبدالصمد ساجد حفظہ اللہ تعالیٰ | 88 |



خط وکتابت کیلئے: دفتر ماہنامہ الحقانیہ جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

web-www.alhaqqania.org

E-mail-alhaqqania@yahoo.com

048-6786002/6786899

پبلشر: مفتی سید عبدالقدوس ترمذی پرنٹر: جناب محمد منیر صاحب فائٹر پرنٹنگ پریس سرگودھا

کمپوزر: جناب حافظ سید عبدالغفور صاحب ترمذی

نوٹ: رسالہ کے متعلق معلومات کے لیے رابطہ نمبر: 0301-4843429

رسالہ نہ ملنے کی صورت میں رابطہ نمبر: 0304-7310038

کلمۃ الحق

مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم

# احترام رمضان المبارک

رمضان المبارک کا مہینہ ایک بار پھر مسلمانوں کے لیے رحمت خداوندی کا موسم بہار بن کر آ گیا ہے۔

شعبان المعظم کے آخری روز حضور اکرم ﷺ نے جو خطبہ ارشاد فرمایا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے وہ کتب حدیث میں تفصیلاً موجود ہے اس میں آپ ﷺ کے ارشاد گرامی قد اظلکم شہر عظیم (تم پر ایک عظیم برکت والے مہینہ نے سایہ ڈالا ہے) سے واضح ہے کہ یہ نہایت بابرکت اور عظمت والا مہینہ ہے۔

حضرت نبی کریم ﷺ کے اس مبارک خطبہ سے جہاں اس ماہِ مقدس کی عظمت و برکت معلوم ہو رہی ہے وہیں اس میں مسلمانوں پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کا بھی پتہ چل رہا ہے۔

اس مقدس مہینہ کا ہر لمحہ بڑا قیمتی ہے یوں تو انسان کی زندگی کے تمام لمحات قابل قدر ہیں اس انسان پر جتنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمتیں ہیں ان کا تقاضا یہ ہے کہ انسان ہر وقت سراپا شکر بنا رہے اور اپنے خالق کی عبادت میں مصروف رہے لیکن دنیاوی دھندوں میں گھرے ہوئے اس انسان کو اس کی فرصت کہاں ہے کہ وہ ہر وقت عبادت میں وقت گزارے اس لیے اللہ تعالیٰ نے چند ایسی عبادتیں مقرر فرما دی ہیں کہ ان کو ادا کرنے سے انسان اپنے خالق کو راضی کر سکتا ہے اور اس کی زندگی عبادت میں گزر سکتی ہے اور ساتھ ہی وہ اپنے دنیاوی جائز کام میں بھی وقت دے سکتا ہے۔ انہی عبادتوں میں سے ایک عبادت روزے کی بھی ہے جو ہر مسلمان عاقل، بالغ، صحت مند، مقیم، مرد و عورت پر سال میں ایک ماہ کے لیے فرض کی گئی ہے۔ جس کا مقصد قرآن کریم میں حصول تقویٰ قرار دیا ہے۔

اس مقدس مہینہ کے دن اور راتیں دونوں ہی باعث برکت ہیں، اس مہینہ کو اللہ تعالیٰ کی تجلیات کا خاص قرب حاصل ہے اسی لیے حدیث میں اس کو اللہ تعالیٰ کا مہینہ قرار دیا گیا ہے۔ اس میں کی گئی عبادت کا ثواب بہت زیادہ بڑھا دیا جاتا ہے، قرآن کریم بھی اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ میں نازل فرمایا جس میں تمام نوع انسان کی ہدایت کے ضابطے اور مسلمانوں کی ترقی کے اسباب بیان فرما دیے گئے ہیں، نفل عبادت کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر فرائض کے برابر کر دیا گیا ہے۔

روزہ دارہ اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے اس کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک سے زیادہ محبوب ہے، مومن کا رزق اس میں زیادہ کر دیا جاتا ہے، جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، سرکش شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے، غرضیکہ ہر اعتبار سے برائیوں کا انسداد اور نیکیوں کی طرف متوجہ ہونے کا پورا سامان مہیا فرما دیا جاتا ہے اور یہ مہینہ ہر طرح سے موسم بہار بن کر گزر سکتا ہے، پھر اس میں ایک رات ایسی عطا فرمائی گئی ہے جس کی عبادت ہزار مہینہ کی عبادت سے بھی بہتر ہے۔

نبی کریم ﷺ نے تراویح کو اس میں سنت قرار دیا، اس لیے رات کو مساجد قرآن کریم کی آواز سے معمور رہتی ہیں، آپ ﷺ نے اس کے پہلے عشرہ کو رحمت، دوسرے کو مغفرت اور تیسرے کو جہنم سے آزادی کا باعث فرمایا، آخری عشرہ کا اعتکاف بھی سنت ہے، اس کے بہت سے فضائل آپ ﷺ نے بیان فرمائے۔

الحاصل! پورا مہینہ ہی عجیب وغریب عبادات سے مرکب ہے کہ انسان اگر ذرا سی ہمت کرے تو محروم نہیں رہ سکتا، گویا جنت کی خریداری کا بہترین موسم ہے۔

اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر
تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

جس کا رمضان بخیریت گزر گیا، اس کا سارا سال خیریت سے گزرے گا۔

اس میں مسلمانوں کے لیے بڑی بشارت ہے جس کا تقاضا ہے کہ مسلمان اس مقدس مہینہ کا پورا احترام کریں، ہر مسلمان میں نیکی کی جذبات بڑھنے چاہیں اور اسے اس بات کا لالچ ہو کہ میرا کوئی لمحہ ضائع نہ جائے۔

حکومت کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ رمضان المبارک کے احترام میں قانونی طور پر کوئی کسر نہ اٹھا رکھے اور قانونی طور پر تمام برائیوں اور فحاشیوں کے اڈے ختم کردے اور ریڈیو ٹی وی کی تطہیر کرے، فحش پروگرام ختم کردے، وسی آر ختم کردیے جائیں، بے پردگی کو جرم قرار دیا جائے، معاشرہ کو اسلامی بنانے کے لیے ملک کے معاشی نظام کو بھی اسلام کے مطابق ڈھال دے اور تعلیمی اصلاحات بھی اسلامی تقاضوں کے مطابق بنائے مردوزن کی مخلوط تعلیم پر پابندی لگادے اور مسلمانوں کو بھی اس میں حکومت کا تعاون کرنا چاہیئے اگر حکومت صحیح معنیٰ میں اسلام کے ساتھ مخلص ہے تو اسے بھی اس مقدس مہینہ میں اپنے اعمال پر نظر ثانی کرنا ضروری ہے اس کے لیے سنہری موقع ہے کہ اپنی تمام تر غلط پالیسیوں کو ترک کر کے اسلام کا سچا نظام نافذ کردے تا کہ اس کی برکات سے مسلمان بہرہ ورہو سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اس مبارک ماہ کی قدر نصیب فرمائیں اور اس کا پورا پورا احترام بجالانے کی توفیق دیں، اگر احترام رمضان میں کوتاہی کی گئی تو یاد رکھئے کہ جس طرح اس زمانہ میں عبادت کا ثواب بڑھ جاتا ہے اسی طرح برائی کا عذاب بھی بڑھ جاتا ہے، لہٰذا مسلمان کو بطور خاص اس مہینہ میں تمام معاصی کا ترک کردینا ضروری ہے تا کہ دوہرے عذاب سے بچ جائے۔

آج کل معاشرہ میں طرح طرح کی برائیاں جنم لے رہی ہیں اور نت نئے گناہ

کے فتنے سامنے آرہے ہیں، گھر گھر میں ٹی وی، وی سی آر، فحش تصاویر، ناول واخبارات عام ہیں، گناہ کبیرہ کثرت سے ہورہے ہیں۔ جب تک مسلمان ان گناہوں کو نہیں چھوڑتا اس وقت تک احترام رمضان کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ ہر گناہ سے محفوظ فرمائے اور اپنی اور اپنے رسول ﷺ کی اطاعت میں زندگی گزارنے کی توفیق دے، آمین۔

آخر میں گزارش ہے کہ اس ماہ مبارک میں بطور خاص زیادہ سے زیادہ وقت عبادت میں گزارنے کی کوشش کریں روزہ، تراویح، اعتکاف، تلاوت قرآن کریم، جماعت سے نماز کے ساتھ اللہ والوں کی صحبت اور دینی کتب کے مطالعہ کی پابندی بھی لازمی ہے اگر ایک ماہ کا وقت اس طرح گزر گیا تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس کے اثرات پورے سال تک رہیں گے، اور کھلی برکتوں کا ظہور ہوگا، واللہ الموفق والمعین ان ارید الاالاصلاح مااستطعت وماتوفیقی الاباللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

تمام مسلمانوں سے عموماً اور قارئین الحقانیہ سے خصوصاً درخواست ہے کہ وہ ماہِ مقدس کی مبارک ساعتوں میں اپنی ادعیہ صالحہ میں عام امت مسلمہ، اپنے وطن عزیز پاکستان کی حفاظت اور سلامتی کی دعا کے ساتھ احقر ناکارہ اس کے اہل خانہ اولاد اعزہ اقارب واساتذہ کرام، مشائخ عظام کیلئے فلاح دارین کی ضرور دعا فرماویں، جامعہ حقانیہ کی ترقی اور اپنے والدین کریمین کی مغفرت اور رفع درجات کیلئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے، احقر ناکارہ بھی سب کیلئے دعا گو ہے۔ فقط

احقر عبدالقدوس ترمذی غفرلہ ولوالدیہ

مولانا منظور احمد نعمانی رحمہ اللہ تعالیٰ

# درس حدیث

عن عبداللہ بن عمروقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوضی مسیرۃ شھروزوایاہ سواء ماء ہ ابیض من اللبن وریحہ اطیب من المسک وکیزانہ کنجوم السماء من یشرب منہافلا یظمأ ابدا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے حوض کی مسافت ایک مہینہ کی ہے (یعنی اللہ تعالیٰ نے جو حوض کوثر مجھے عطا فرمایا ہے، وہ اس قدر طویل وعریض ہے کہ اس کی ایک جانب سے دوسری جانب تک ایک مہینہ کی مسافت ہے) اور اس کے زاویے (یعنی گوشے) بالکل برابر ہیں (اس کا مطلب بظاہر یہ ہے کہ وہ مربع ہے، اس کا طول وعرض یکساں ہے) اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور اس کی خوشبو مشک سے بھی بہتر ہے، اور اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں (غالباً اس کا مطلب یہ ہے کہ آسمان کے ستارے جیسے حسین اور چمکدار ہیں اور ان کی کثرت کی وجہ سے جس طرح انہیں گنا نہیں جاسکتا، اسی طرح میرے حوض کے کورے بھی بے شمار اور حسین اور چمکدار ہیں) جو اس کا پانی پیئے گا وہ کبھی پیاس میں مبتلا نہیں ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

عن سھل بن سعدقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی فرطکم علی الحوض من مرعلی شرب ومن شرب لم یظمأ ابدا سیردن علی اقوام اعرفھم ویعرفوننی ثم یحال بینی وبینھم فاقول انھم منی فیقال انک لاتدری مااحدثوابعدك فاقول سحقاً سحقاً لمن غیربعدی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں حوض کوثر پر تمہارا میر سامان ہوں (اور تم سے آگے جا کر تمہاری پیاس کا

انتظام کرنے والا ہوں) جو میرے پاس پہنچے گا، وہ آب کوثر سے پیئے گا اور جو اس کو پی لے گا پھر کبھی وہ پیاس میں مبتلا نہ ہوگا، اور ہاں کچھ لوگ جن کو میں بھی پہچانوں گا اور وہ بھی مجھے پہچانیں گے، میری طرف آئیں گے، لیکن میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی (اور انہیں میرے پاس آنے سے روک دیا جائے گا) تو میں کہوں گا کہ یہ آدمی تو میرے ہیں، پس مجھے جواب دیا جائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نئی نئی باتیں نکالیں (اور کیا کیا رخنے ڈالے) تو میں کہوں گا کہ بربادی اور دوری ہو ان کے لیے جنہوں نے میرے بعد دین میں فرق ڈالا اور اس کو گڑبڑ کیا۔ (بخاری و مسلم)

**تشریح:** اس حدیث میں جن لوگوں کے متعلق خبر دی گئی ہے، کہ وہ حوض کوثر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے سے روک دیے جائیں گے، اس کی تعیین مشکل ہے کہ یہ کون اور کس طبقے کے لوگ ہوں گے اور نہ اس کا معلوم کرنا ہمارے لیے ضروری ہے، اس حدیث کا خاص سبق ہمارے لیے تو بس یہ ہے کہ اگر ہم کوثر پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے آرزومند ہیں تو مضبوطی سے اس دین پر قائم رہیں، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے لائے تھے اور اس میں اپنی طرف سے کوئی ایجاد اور کوئی ردوبدل نہ کریں۔

عن ثوبان عن النبی صلی الله علیه وسلم قال حوضی من عدن الی عمان البلقاء ماء ه اشدبیاضاًمن اللبن واحلیٰ من العسل واکوابه عددنجوم السماء من شرب منه شربةًلم یظمأ بعدهاابداًاول الناس وروداًفقراء المهاجرین الشعث رؤساًالدنس ثیاباًالذین لاینکحون المتنعمات ولایفتح لهم السدد۔

حضرت ثوبان سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میرے حوض کی مسافت (اتنی ہے جتنی کہ) عدن سے عمان بلقاء تک، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اور اس کے گلاس گنتی میں آسمان

کے ستاروں کی طرح (بے شمار) اس کے پانی کی یہ صفت ہے کہ) جو اس میں سے ایک دفعہ پی لے گا اسے اس کے بعد کبھی پیاس کی تکلیف نہیں ہوگی، اس حوض پر سب لوگوں سے پہلے میرے پاس پہنچنے والے فقراء مہاجرین ہوں گے، پریشان و پراگندہ سروں والے میلے کچیلے کپڑوں والے، جن کا نکاح خوش حال وخوش عیش عورتوں سے نہیں ہوسکتا، اور جن کے لیے دروازے نہیں کھولے جاتے (یعنی جن کو خوش آمدید نہیں کہا جاتا)۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

**تشریح:** عدن مشہور مقام ہے، اور عمان بھی شام کے علاقہ کا مشہور شہر ہے، بلقاء عمان کے قریب ایک بستی تھی بطور امتیاز اور نشانی کے اس حدیث میں عمان بلقاء کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، اور مطلب یہ ہے کہ اس دنیا میں عدن اور بلقاء کے قریب والے عمان کے درمیان جتنا فاصلہ ہے، آخرت میں حوض کوثر کی مسافت اتنی ہوگی وار واضح رہے کہ یہ بھی کوئی ناپی ہوئی مسافت نہیں ہے کہ ٹھیک اتنے ہی میل اور اتنے فرلانگ اور اتنے ہی فٹ ہوں بلکہ حوض کی وسعت کو سمجھانے کے لیے عرف کے مطابق یہ ایک تقریبی بات کہی گئی ہے اور مطلب یہ ہے کہ حوض کی مسافت سینکڑوں میل کی ہوگی۔

آخر میں فرمایا گیا ہے کہ سب سے پہلے حوض پر پہنچنے والے اور اس سے سیراب ہونے والے وہ غریب مہاجرین ہوں گے جو اپنے فقر وتنگدستی اور دنیا کی بے رغبتی کی وجہ سے اس حال میں رہتے ہیں کہ ان کے سروں کے بال بنے سنورے نہیں رہتے بلکہ میلے کچیلے رہتے ہیں، جو اگر نکاح کرنا چاہیں تو ان کی اس حالت کی وجہ سے خوش عیش اور خوش حال گھرانوں کی بیٹیاں ان کے نکاح میں نہ دی جائیں، اور وہ اگر کسی کے گھر پر جائیں تو ان کے میلے کچیلے کپڑے اور ان کی شکل وصورت کی وجہ سے کوئی ان کے لیے اپنا دروازہ نہ کھولے اور ان کو خوش آمدید نہ کہے۔

معلوم ہوا کہ اللہ کے جن بندوں کا حال یہ ہو کہ دنیا کی بے رغبتی اور دین میں انہماک اور فکر آخرت کی غلبہ کی وجہ سے اس دنیا میں وہ غریب وتنگدست ہوکر رہیں، نہ اپنی

صورتوں کے بناؤ سنگھار کی فکر رکھیں، نہ لباس و پوشاک کی، وہ اپنی غربت اور دنیوی عیش کی اس قربانی کی وجہ سے آخرت کے انعامات میں مقدم اور فائق رہیں گے۔ ہمارے اس زمانہ کے جو حضرات اس طرز عمل کو کسی غلط فہمی کی وجہ سے ''تقشّف'' اور ''رہبانیت پسندی'' اور ''دین کے غلط تصور کا نتیجہ'' سمجھتے ہیں، چاہئے کہ وہ اس قسم کی حدیثوں پر غور کریں۔

ہر زمانہ کے کچھ امراض ہوتے ہیں، جس طرح پہلے کسی زمانہ میں واقعی رہبانیت اور ترک دنیا کی غلط اور غیر اسلامی صورتوں کو اسلام کا پسندیدہ زہد بعض حلقوں میں سمجھا اور سمجھایا جاتا تھا، اسی طرح ہمارے اس زمانہ میں (شاید اس کے ردعمل میں) بعض حلقوں کا مستقل رجحان یہ ہے کہ اسلام کو اور اس کی تعلیمات کو اس دور کے مادہ پرستانہ اور نفس پرستانہ تقاضوں سے زیادہ سے زیادہ ہم آہنگ کیا جائے، واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔ (معارف الحدیث)

.................................................................

مرسلہ: محمد صدیق عفا اللہ عنہ

# ملفوظات حکیم الامت رحمہ اللہ تعالیٰ

بقلم: فقیہ الامۃ حضرت مولانا جمیل احمد تھانوی قدس سرہ

☆فرمایا آج کل حریت کا غلبہ ہے مگر حریت وہ مطلوب ہے جس میں راحت ہو اور شرعی حدود کے اندر ہو نہ کہ جس سے حدود میں خلل پڑے، مجھے تو یہاں تک آزادی کی قدر ہے کہ ایک دفعہ ریل میں ایک ڈپٹی کلکٹر صاحب کا ساتھ ہو گیا، خواجہ صاحب نے تعارف کرایا، اتنے میں مغرب کا وقت آ گیا، ہم سب نے نماز کا اہتمام کیا مگر وہ بیٹھے رہے ان کا نام عزیزالدین تھا خواجہ صاحب نے مجھ سے کہا کہ تم ان سے نماز کو کہو تو اثر ہو گا، میں نے کہا کہ جنت میں تو جائیں عزیزالدین اور احسان ہو اشرف علی پر، میں بلاضرورت زیادہ روک ٹوک نہیں کیا کرتا کہ دوسرے کے مقصود آزادی کے خلاف ہے البتہ ضرورت شرعیہ مستثنیٰ ہے، وہ سمجھتے تھے کہ شاید نماز کے بعد یہ منہ سے بھی نہ بولے مگر میں ان سے ویسے ہی انبساط کے ساتھ ملا اور باتیں کرتا رہا۔ معلوم ہوا کہ وہ کہتے تھے کہ اس نے تو مجھے ذبح ہی کر دیا، اگر نماز کیلئے مجھ سے کہتا تو مغرب تو پڑھ لیتا مگر اس کے بعد پھر کچھ نہیں اور اب مغرب تو قضا ہوئی مگر اور سب نمازیں قائم ہو گئیں، پھر ایک عرصہ کے بعد وہ ہمارے ضلع میں سپرڈنٹ پولیس ہو کر آئے اور میرے پاس ملنے آئے تو ان کے اردلی سے معلوم ہوا کہ اب نماز کے بہت پابند ہو گئے ہیں حتی کہ اجلاس بھی وضو کر کے کرتے ہیں، تو حریت کے حدود یہ ہیں اور اگر حریت ایسے ہی عام ہے تو میں کہتا ہوں کہ پھر حریت علی الاطلاق مطلوب ہی نہیں بلکہ بعض اسیری بہتر ہے ایسی آزادی سے، قال السعدی ؎

اسیرش نہ خواہد رہائی ز بند    شکارش نہ جوید خلاص از کمند

قال الرومی ؎

گر دو صد زنجیر آری بگسلم    غیر زلف آن نگار مقبلم

☆فرمایا میرے اس سفر میں جو خط سے آنے کی اجازت مانگتا ہے تو میں لکھ دیتا ہوں کہ کچھ معلوم نہیں کہ جب آؤ تو میں یہاں ہوں یا نہ ہوں اور اس وقت مصلحت یا فرصت ملنے کی ہو یا نہ ہو، بعض ذہین ہوشیار آدمی اس کے جواب میں لکھتے ہیں کہ اگر تم نہ ہوئے یا ہمیں اجازت ملنے کی نہ ہوئی تو ہم کو رنج نہ ہوگا مگر ایک مخلص نے لکھا ہے کہ میں حالت موجودہ میں اس لئے نہیں آتا کہ اگر میں آیا اور تم نہ ہوئے اور پھر تم کو معلوم ہوا تو تم کو اس کا رنج ہوگا کہ فلاں شخص آیا تھا مگر میں نہیں ملا تو تمہارا یہ واقعی رنج مجھ کو گوارا نہیں اس لئے نہ ملنے کو ملنے پر ترجیح دی، کسی ایسے ہی عاشق کا شعر ہے ۔

اريد وصاله ويريد هجرى  فاترك ما اريد لما يريد

عارف شیرازی نے گویا اس کا ترجمہ کیا ہے ۔

میل من سوئے وصال و میل اوسوئے فراق
ترک کام خود گرفتم تا برآید کام دوست

☆فرمایا ایک صاحب نے لکھا ہے کہ مجھے تو محبت میں رونا آتا ہے دعا کیجئے کہ یہ محبت قائم رہے، میں نے جواب دیا کہ میں تو ہنسنے کی محبت کی دعا کرتا ہوں نہ کہ رونے کی محبت کی، البتہ باطنی حالت ایسی ہونی چاہئے جیسے کہا گیا ہے ۔

تو اے افسردہ دل زاہد یکے در بزم رندان شو
کہ بینی خندہ برلبہا و آتش پارہ در دلہا

☆فرمایا ہمارے حضرت اقدس (قدس سرہ) فرماتے تھے کہ بعض درویشوں نے یہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ امراء کی قصداً تحقیر کرتے ہیں، فرمایا کہ یہ تو کبر ہے ہاں لپٹنا نہ چاہئے، لیکن اس کی رعایت کرنا چاہئے نہ کہ امیر ہونے کی بنا پر بلکہ نعم الامیر ہونے کی بنا پر جیسا کہ کہا گیا ہے نعم الامير على باب الفقير وہ جب ہمارے دروازہ پر آگیا او امارت کو رخصت کر دیا تو امیر کہاں رہا اب اس کے نعم ہونے کی رعایت ہوگی۔

☆ فرمایا حذیو مصر کے پیر بہت بوڑھے تھے جب حج کے واسطے مکہ آئے تو ہمارے حضرت سے ملنے کیلئے پیدل آئے، شریف مکہ نے سواری کا انتظام کرنا چاہا تو کہا کہ شیخ کے یہاں سوار ہوکر جانا سوء ادب ہے، حضرت نے ان کی شان کے موافق خوب سامان کیا چائے وغیرہ کا، تو ایک صاحب نے کہا حضرت کو اس کی کیا ضرورت تھی؟ فرمایا نـــزلـوا الناس منازلهم وہ حاضر ہوئے تو عرض کیا کہ میری طرف توجہ فرمایئے، حضرت نے چائے پیش فرمائی انہوں نے عرض کیا کہ چائے کی کیا ضرورت ہے بس توجہ فرما دیجئے، فرمایا وہ بھی ہو جائے گا چائے سے فارغ ہوکر، گردن جھکا کر بیٹھ گئے حضرت بھی متوجہ ہو گئے پھر سر اٹھا کر بولے کہ الحمدللہ جیسا سنا تھا اس سے بدرجہا زیادہ پایا، حضرت نے فرمایا کہ نہیں میں کیا چیز ہوں تو بگڑ گئے اور کہا تو کیا میں اندھا ہوں۔

☆ فرمایا بعض علوی خود کو سید سمجھتے ہیں یہ غلطی ہے خدا جانے کہاں سے کہتے ہیں، سید تو عرف میں صرف بنی فاطمہ ہیں ہاں کوئی اصطلاح ہی بدل دے تو دوسری بات ہے۔

☆ فرمایا کہ بارش ہوئی تو ایک صاحب بھاگے دوسرے صاحب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بھاگتے ہو تو خوب جواب دیا کہ اس لئے بھاگتا ہوں کہ پیروں میں نہ آئے۔

☆ فرمایا اب تو تصوف میں اتنا توسع ہو گیا کہ قرآن حدیث تو کیا استدلال میں عربیت کی بھی ضرورت نہیں رہی، ایک شخص کہا کرتے تھے والـلـيـل اذا سـجـى اے نفس! تیری یہی سجا، اے شاید ترجمہ ہو واؤ کا اور نفس لیل کا بمناسبت ظلمت کے اور یہی اذا کا کیونکہ اس میں ذا بھی ہے جو اسم اشارہ ہے سجی سجا ہی ہے (یعنی سزا) اور اس پر بھی جو سمجھ میں نہ آئے وہ رمز ہے۔

☆ فرمایا چھوٹے ماموں صاحب کہتے تھے کہ ان سے ایک فقیر ملا اور ان سے پوچھا کہ بتاؤ رزق بڑا ہے یا محمد (ﷺ) انہوں نے کہا کہ نہ اس عنوان سے شریعت میں تعلیم ہوئی ہے اور نہ اس کی ضرورت، ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اشرف المخلوقات ہیں اور رزق

ایک مخلوق ہے اسلئے حضور ﷺ ہی اشرف ہیں۔ بولا معلوم ہوا بے پیرے ہو، پھر اپنا خُتکہ (گتکا) اٹھا کر سر پر گھما کر کہا کہ دیکھ اشھد ان محمدا رسول اللّٰہ پہلے اَنْ ہے پھر محمد (ﷺ) اور اَنْ ہندی میں رزق کو کہتے ہیں اگر اَنْ اشرف نہ ہوتا تو پہلے کیوں ہوتا۔

☆ فرمایا لوگ تصوف کے مضامین کے اشارات کو تفسیر سمجھ لیتے ہیں حالانکہ نہ وہ اشارات یقینی ہیں نہ ان سے تفسیر مقصود ہے یہ تو علم اعتبار کہلاتا ہے۔

☆ فرمایا ایک طالب علم حدیث پڑھنا چاہتا تھا، میں نے کہا کہ معاش کی کیا صورت ہے؟ کہنے لگے وما من دابة فی الارض الاعلی اللّٰہ رزقھا میں نے کہا کہ اس کا تو یہ مطلب ہوا کہ گویا میں اس آیت سے جاہل ہوں ورنہ پوچھتا ہی کیوں، تو ایسے جاہل شخص سے پڑھنے سے کیا فائدہ ہے۔

☆ فرمایا ایک صاحب نے مجھ کو عربی میں خط لکھا اور اپنی اصلاح کی درخواست کی، میں نے لکھ دیا کہ مفید کا مستفید سے اکمل ہونا ضروری ہے، میں عربی میں اچھی طرح لکھ نہیں سکتا آپ لکھ سکتے ہیں۔ ایک صاحب نے اس کی توجیہ میں یہ لکھا کہ عربی اہل جنت کی زبان ہے اور محبوب ہے اس لئے عربی میں لکھا ہے، تو میں نے لکھا کہ قسم کھا کر لکھو کہ یہ نیت تھی اور اگر یہی داعی ہے تو جب یہاں آؤ گے تو کیا گفتگو بھی عربی ہی میں کرو گے؟ بس ٹھیک ہو گئے۔

☆ فرمایا میں نے ایک صاحب کو مشورہ دیا کہ تم کو مجھ سے مناسبت نہیں اس لئے فلاں بزرگ سے رجوع کرو، تو انہوں نے اوروں سے کہا کہ یہ تو ایسا ہے جیسے کوئی اپنی بیوی سے کہہ دے کہ فلاں کی بغل میں جا بیٹھ، مگر ایک صاحب نے یہ سن کر کہا کہ خدا کی قسم اگر مجھے کسی بھنگی کے سپرد کریں تو فوراً اس سے رجوع کرلوں، پھر اگر نفع نہ ہوا اطلاع کروں لیکن اگر پھر بھی وہیں حکم ہو تو وہیں رہوں، یہ ہے فنا کی شان۔

(از جمیل الکلام)

فقیہ العصر مفتی سید عبدالشکور ترمذی قدس سرہ

# عیدالفطر اور صدقۃ الفطر

بعد الحمد و الصلوٰۃ:

جاننا چاہئے کہ اسلام نے سال بھر میں عید کے صرف دو دن مقرر کئے ہیں، ایک عیدالفطر کا دن اور دوسرا عیدالاضحیٰ کا، اور ان دونوں عیدوں کو ایسی اجتماعی عبادات کا صلہ قرار دیا ہے جو ہر سال انجام پاتی ہیں اس لئے ان عبادات کے بعد ہر سال یہ عید کے دن بھی آتے رہتے ہیں۔

عیدالفطر تو رمضان المبارک کی عبادات فاضلہ صوم وصلوٰۃ وغیرہ کی انجام دہی کیلئے توفیق الٰہی کے عطا ہونے پر اظہار تشکر و مسرت کے طور پر منائی جاتی ہے اور عیدالاضحیٰ اس وقت منائی جاتی ہے جبکہ مسلمانان عالم اسلام کی ایک عظیم الشان اجتماعی عبادت یعنی حج کی تکمیل کر رہے ہوتے ہیں اور ظاہر ہے کہ عبادات کے اختتام اور انجام پانے کی خوشی کوئی دنیوی خوشی نہیں ہے جس کا اظہار دنیاوی رسم و رواج کے مطابق کرلیا جاتا ہے یہ ایک دینی خوشی ہے اور اس کے اظہار کا طریقہ بھی دینی ہی ہونا چاہئے اس لئے ان دونوں عیدوں میں اظہار مسرت اور خوشی منانے کا اسلامی طریقہ یہ قرار پایا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجالایا جائے اور بطور شکر کے عیدالفطر کے دن صدقہ فطر ادا کیا جائے اور عیدالاضحیٰ میں بارگاہ خداوندی میں قربانی پیش کی جائے اور اپنے خالق کی کبریائی اور عظمت وتوحید کے گیت گاتے ہوئے عیدگاہ میں جمع ہو کر اجتماعی طور پر سجدہ ریز ہوا جائے اور اس طرح اپنے مالک کی توفیق وعنایات کا شکر ادا کیا جائے۔

اس اسلامی طریقہ پر عید منانے کا طبعی اثر یہ ہونا چاہیے کہ مسلمان اپنی مسرت وخوشی کے اظہار میں بے لگام ہو کر نفسانی خواہشات کے تابع پڑنے سے باز رہے اور

دوسری قوموں کی طرح اس دن میں عیش ونشاط کی محفلیں آراستہ کرنے اور لذت وسرور میں بدمست ہوکر خدا فراموشی سے پرہیز واجتناب کرے۔

مقصد یہ ہے کہ عید کا دن مسلمانوں کیلئے ہنود و یہود اور عیسائیوں وغیرہ اقوام عالم کے قومی تہواروں کی طرح کا کوئی تہوار نہیں ہے اور نہ ایک دفعہ پیش آنے والے کسی تاریخی واقعہ کی یادگار کے طور پر ہر سال یہ دن منایا جاتا ہے جیسا کہ عموماً دوسری قوموں کے تہوار ایسے ہی واقعات تاریخیہ کی یادگار ہوتے ہیں بلکہ یہ دن مسلمانوں کی عبادت کا ہے اور اس کو منانے کیلئے خاص شان وصفت کی عبادت نماز کو مقرر کیا گیا ہے یہاں تک کہ جو مسلمان اس دن میں عمدہ لباس پہنتا اور ظاہری زیبائش وآرائش کرتا ہے اس کا مقصد اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کے ساتھ عیدگاہ میں پہنچ کر شکرانہ کے طور پر عبادت کا ادا کرنا ہی ہوتا ہے اور اس کی اس ساری زینت وآرائش کی غرض بھی ایک عبادت کی تکمیل اور اس کو عمدہ طریقہ پر ادا کرنا ہی ہوتا ہے۔

افسوس کہ ہم دوسری قوموں کی نقالی میں آ کر رفتہ رفتہ عید کے اس اسلامی تصور اور اس کے حقیقی مقصد کو فراموش کرتے جارہے ہیں اور دوسروں کی دیکھا دیکھی ہم نے بھی عید کو ایک قومی تہوار اور محض کھیل تماشہ اور تھیٹر، سینما بینی کا دن سمجھ لیا ہے اس لئے ہم بھی اس کو اپنی مرضی اور خواہشات کے مطابق منانے لگے ہیں یہاں تک کہ بعض جگہ لوگ تو عبادت کیلئے عیدگاہ میں جاتے ہوئے اور واپسی میں ڈھول وغیرہ لے جاتے ہیں اور اس کو اظہار خوشی کا جائز طریقہ سمجھا جاتا ہے حالانکہ یہ طریقہ بالکل غیر اسلامی اور روح عبادت کے خلاف ہے۔

دوسری قوموں کے تہواروں اور رسومات میں تو ایسے طریقے ہوتے ہیں مگر جس اسلامی عید کے منانے کا حکم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے اس عید میں کھیل تماشہ اور ڈھول تماشہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے بلکہ فکر سے کام لیا جائے تو عید کے اس اسلامی جشن

مسرت میں تو قدم قدم پر احساس دلایا جاتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام کرنے کا ہم کو کوئی اختیار نہیں ہے۔

عید کے دن سنت کے مطابق غسل کرنا ، عمدہ لباس پہننا اور عیدگاہ کے راستہ میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور بڑائی کا اعلان اللّٰہ اکبر الخ کے ذریعے کرتے جانا اور پھر دوگانہ نماز میں عام نمازوں سے چھ مرتبہ زیادہ اللہ اکبر سے اللہ کی بڑائی کا اقرار کرنا اظہار خوشی کے اس اسلامی طریقہ پر عمل کرنے کے بعد کیا کسی ہوشمند انسان کیلئے یہ بات رہ جاتی ہے کہ وہ عیش ونشاط اور کھیل تماشہ کی مجلسوں میں شریک ہو اور خدا فراموشی کا مظاہرہ کرے۔

غرضیکہ شریعت اسلامیہ نے ان دونوں عیدوں کو عبادت کے طور پر مقرر فرمایا ہے اور ان میں اظہار خوشی کا طریقہ بھی عبادت کی صورت میں ہی مقرر کیا گیا ہے اس لئے مسلمانوں کو عیدین کے متعلق ان کے خاص خاص احکامات وہدایات کے معلوم کرنے کی ضرورت ہے۔

زیرنظر مضمون میں فقہ کی معتبر کتابوں سے عیدین کے ضروری احکام کو اسی غرض سے پیش کیا جارہا ہے تاکہ ان دونوں عیدوں کے منانے کا اسلامی طریقہ معلوم کرکے مسلمان اس پر عمل پیرا ہوں اور ثواب آخرت کے مستحق قرار پائیں اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عنایت فرماویں۔

فقط

## عیدین کے احکام

(۱) دونوں عیدوں کی شب میں زیادہ عبادت کرنا مستحب ہے اور دونوں عیدوں کے دن میں روزہ رکھنا حرام ہے۔

(۲) دونوں عیدوں کے دن نماز کی دو رکعتوں کا بطور شکریہ کے ادا کرنا واجب ہے۔

(۳) اگر عید جمعہ کے دن ہو تو جمعہ اور عید دونوں کی نمازیں پڑھی جائیں گی۔

(۴) جمعہ کی نماز کے صحیح اور واجب ہونے کیلئے جو جو شرطیں فقہ حنفی کی کتابوں میں لکھی ہیں وہی سب شرطیں دونوں عیدوں کی نماز کیلئے بھی ضروری ہیں البتہ نماز جمعہ سے پہلے تو خطبہ کا پڑھنا فرض اور شرط ہے اور عید کی نماز کے بعد خطبہ سنت ہے لیکن سننا اس خطبہ کا بھی جمعہ کے خطبہ کی طرح ہی واجب ہے خطبہ کے وقت کلام وغیرہ سب حرام ہے (درمختار)

ف: خطبہ میں خاموش بیٹھے رہنا واجب ہے جو لوگ شور وغل مچاتے ہیں وہ گناہگار ہوتے ہیں اسی طرح جو لوگ خطبہ چھوڑ کر چل دیتے ہیں وہ بھی برا کرتے ہیں اور بعض بیٹھنے والے بھی صف کا خیال نہیں رکھتے حالانکہ صف باندھے رہنا چاہئے (افادۃ العوام، ترجمہ خطبات الاحکام)

(۵) جمعہ کی نماز کی طرح عید کی نماز کے صحیح ہونے کیلئے بھی شہر وقصبہ یا ایسے بڑے گاؤں کا ہونا شرط ہے جس میں کثرت سے دکانیں ہوں اور اس کی آبادی قصبہ کے برابر ہو (درمختار وشامی) مثلاً اس کی آبادی چھوٹے بڑے مرد وعورت سب کا شمار تین ہزار نفوس تک پہنچ جاتا ہے (بہشتی گوہر)

ف: جو گاؤں اتنا بڑا نہ ہو کہ اس میں جمعہ یا عید کی نماز درست نہیں تو اس لئے اس میں نماز ظہر ادا کرنا لازم ہے اور چونکہ ایسے گاؤں میں یہ نفلی نماز ہوگی اور نفلی نماز کا اہتمام

کے ساتھ باجماعت ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے اور دن کی نماز میں بلند آواز سے قراءت کا کرنا بھی مکروہ تحریمی ہے اس وجہ سے ایسے گاؤں میں جمعہ یا عید کی نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے (درمختار)

## عید کی سنتیں

عید کے دن تیرہ چیزیں سنت ہیں:

(۱) شرع کے موافق اپنی آرائش کرنا (۲) غسل کرنا (۳) مسواک کرنا (۴) حسب طاقت عمدہ کپڑے پہننا (۵) خوشبو لگانا (۶) صبح کو بہت جلد اٹھنا (۷) عیدگاہ میں بہت جلد جانا (۸) عیدالفطر میں صبح صادق کے بعد عیدگاہ میں جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھانا اور عیدالاضحیٰ میں نماز عید کے بعد اپنی قربانی کے گوشت میں سے کھانا مستحب ہے (۹) عیدالفطر میں عیدگاہ جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا (۱۰) عید کی نماز عیدگاہ میں پڑھنا بغیر عذر شہر کی مسجد میں نہ پڑھنا (۱۱) ایک راستہ سے عیدگاہ میں جانا اور دوسرے راستہ سے واپس آنا (۱۲) عیدگاہ جاتے ہوئے راستہ میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ عیدالفطر میں آہستہ آہستہ کہتے ہوئے جانا اور عیدالاضحیٰ میں بلند آواز سے کہنا (۱۳) سواری کے بغیر پیدل عیدگاہ میں جانا (نورالایضاح)

ف ۱: مستحب یہ ہے کہ وہ میٹھی چیز چھوہارے ہوں اور ان کا عدد طاق ہو۔

ف ۲: عام طور پر عیدالفطر کی صبح کو بھی سحری کے وقت صبح صادق کے بعد کھائے (مراقی الفلاح)

ف ۳: نماز عیدالاضحیٰ سے پہلے نہ کھانا سب کیلئے مستحب ہے خواہ قربانی کرے یا نہ کرے اور اگر نماز سے پہلے کھالیا تو بھی کچھ گناہ نہیں (درمختار)

تنبیہ: اس کو روزہ سمجھنا غلط ہے جیسا کہ اکثر عوام میں مشہور ہو گیا ہے۔

## عیدین کی نماز کے احکام

(۱) عیدین کی نماز کا وقت بقدر ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے کے بعد (جس کا اندازہ پندرہ بیس منٹ ہے) اشراق کے نماز کے وقت کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے اور زوال یعنی سورج کے ڈھلنے تک رہتا ہے (درمختار) مگر عیدالفطر کی نماز دیر کر کے پڑھنا تا کہ نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کیا جا سکے اور عیدالاضحیٰ کو جلدی پڑھنا تا کہ نماز کے بعد قربانی جلدی ہو سکے مستحب ہے (شامی)

(۲) نماز عید سے پہلے اس روز کوئی نفلی نماز پڑھنا عیدگاہ میں بھی اور دوسری جگہ بھی مکروہ ہے اور نماز عید کے بعد صرف عیدگاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے نماز عید کے بعد دوسری جگہ نفل نماز پڑھی جا سکتی ہے یہ حکم عورتوں اور ان لوگوں کیلئے بھی ہے جو کسی وجہ سے نماز عید نہ پڑھ سکیں (شامی)

(۳) شہر کی مسجد میں اگر گنجائش ہو تب بھی باہر عیدگاہ میں نماز عید ادا کرنا افضل ہے اور ایک شہر کے کئی مقامات پر بھی نماز عید کا پڑھنا جائز ہے (درمختار)

(۴) نماز عید سے پہلے نہ اذان کہی جاتی ہے نہ اقامت (درمختار)

## نماز کا طریقہ

پہلے اس طرح نیت کرے کہ میں دو رکعت واجب نماز عید چھ واجب تکبیروں کے ساتھ پڑھتا ہوں اور مقتدی امام کی اقتدا کی بھی نیت کرے نیت کے بعد تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کو کانوں تک اٹھا کر ناف کے نیچے باندھ لے اور سبحانک اللّٰھم آخر تک پڑھ کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور ہر مرتبہ تکبیر تحریمہ کی طرح دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائے اور دو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دے اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لے اور ہر تکبیر کے بعد اتنی دیر توقف کیا جائے کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہا جا سکے ہاتھ باندھنے کے بعد امام اعوذ باللہ، بسم اللہ پڑھ کر سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھے اور مقتدی خاموش

رہے پھر رکوع سجدہ کے بعد دوسری رکعت میں پہلے امام فاتحہ اور سورۃ پڑھے اس کے بعد رکوع سے پہلے تین مرتبہ پہلی رکعت کی طرح تکبریں کہی جائیں اور تیسری تکبیر کے بعد بھی ہاتھ نہ باندھے جائیں پھر ہاتھ اٹھائے بغیر چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع کیا جائے مقتدی بھی امام کے ساتھ ہاتھ اٹھا اٹھا کر تکبیر کہے اور باقی نماز دوسری نمازوں کی طرح پوری کی جائے (مراقی الفلاح)

(۱) عیدالاضحیٰ (بقرعید) کی نماز کے بعد بھی تکبیر تشریق کہنا بعض کے نزدیک واجب ہے اس لئے عیدالاضحیٰ کی نماز کے بعد بھی یہ تکبیر کہی جائے (درمختار)

(۲) چونکہ عموماً ہر نماز کے بعد دعا مانگنا مسنون ہے اس لئے نماز عید کے بعد تو دعا مانگنا مسنون ہوگا مگر خطبہ کے بعد مسنون نہ ہوگا (امداد الفتاویٰ)

(۳) امام نماز کے بعد دو خطبے پڑھے خطبہ کو تکبیر سے شروع کرے پہلے خطبہ میں نو مرتبہ تکبیر کہے اور دوسرے خطبہ میں سات مرتبہ اور دونوں خطبوں کے درمیان میں خطبہ جمعہ کی طرح اتنی دیر تک بیٹھے جس میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہا جاسکے عیدالفطر کے خطبہ میں صدقۂ فطر کے احکام اور عیدالاضحیٰ کے خطبہ میں قربانی اور تکبیر تشریق کے احکام بیان کئے جائیں بہتر یہ ہے کہ جو شخص نماز پڑھائے خطبہ بھی وہی پڑھے (درمختار)

(۴) اگر امام عید کی تکبیر کہنا بھول جائے اور رکوع میں اس کو خیال آئے تو اس کو چاہیئے کہ وہ بغیر ہاتھ اٹھائے حالت رکوع میں ہی تکبیر کہہ لے قیام کی طرف نہ لوٹے اگر قیام کی طرف لوٹ آیا تب بھی نماز ہو جائے گی فاسد نہ ہوگی اور ہر حال میں بوجہ کثرت ازدھام سجدہ سہو نہ کرے (درمختار و شامی)

(۵) اگر کوئی شخص عید کی نماز میں ایسے وقت شریک ہوا کہ امام عید کی تکبیروں سے فارغ ہو گیا ہو تو اب اگر قیام میں شریک ہوا ہے تو نیت باندھنے کے فوراً بعد تکبریں کہہ لے اگرچہ امام قراءت شروع کر چکا ہو، اگر رکوع میں شریک ہوا تو اگر گمان غالب ہو کہ تکبیریں

کہنے کے بعد امام کا رکوع مل جائے گا تو نیت باندھ کر پہلے تکبیریں کہہ لے اس کے بعد رکوع میں جائے ،اور اگر رکوع نہ ملنے کا خوف ہو تو رکوع میں امام کے ساتھ شریک ہوجائے اور حالت رکوع ہی میں بجائے تسبیح کے تکبیریں کہہ لے مگر اس حالت میں تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ نہ اٹھائے ،اور اگر تین مرتبہ تکبیریں کہنے سے پہلے ہی امام رکوع سے سر اٹھائے تو یہ مقتدی بھی کھڑا ہو جائے اور جس قدر تکبیریں رہ گئی ہوں وہ اس سے معاف ہیں (درمختار وشامی)

(٦) اگر کسی کی عید کی ایک رکعت رہ گئی ہو تو امام کے سلام کے بعد جب وہ اس کو ادا کرنے لگے تو پہلے قراءت کرے اس کے بعد یہ تکبیریں کہے اگر دونوں رکعتیں رہ گئی ہوں یعنی دوسری رکعت کے رکوع کے بعد کوئی شخص شریک ہوا تو امام کے سلام کے بعد وہ اسی طرح عید کی نماز ادا کرے جس طرح امام نے ادا کی ہے یعنی پہلی رکعت میں سبحانك اللّٰهم کے بعد قراءت سے پہلے تکبیریں کہے اور دوسری رکعت میں قراءت کے بعد کہے (درمختار)

(٧) اگر کسی کو عید کی نماز نہ ملی ہو یعنی امام کے سلام کے بعد آیا ہے تو وہ شخص تنہا نماز عید نہیں پڑھ سکتا بلکہ جو شخص نماز عید میں شریک ہو گیا ہو اور پھر کسی وجہ سے اس کی نماز فاسد ہوگئی ہو اس پر بھی اس کی قضا واجب نہیں ،ہاں اگر اس کے ساتھ کچھ اور آدمی بھی شریک ہو جائیں تو پھر پڑھنا واجب ہے (درمختار)

(٨) اگر کسی عذر سے پہلے دن نماز عید نہ پڑھی جاسکی ہو تو عیدالفطر کی نماز دوسرے دن کے زوال تک اور عیدالاضحیٰ کی بارہویں تاریخ کے زوال تک پڑھی جاسکتی ہے (درمختار)

(٩) عیدالاضحیٰ میں بغیر عذر بھی بارہویں تاریخ تک تاخیر کرنے سے نماز ہو جاتی ہے مگر مکروہ ہوتی ہے اور عیدالفطر میں عذر کے بغیر تاخیر کرنے سے بالکل نماز ہوتی ہی نہیں۔

## عذر کی مثالیں

(۱) کسی وجہ سے امام نماز پڑھانے نہ آیا ہو اور اس کے بغیر نماز پڑھنے میں فتنہ کا اندیشہ ہو یا بارش ہو رہی ہو یا چاند کی تاریخ کی تحقیق نہ ہوئی ہو اور زوال کے بعد جب نماز کا وقت جا تا رہا تو چاند کی تحقیق ہوئی ہو (درمختار و شامی)

(۲) امام نے نماز عید پڑھائی پھر بعد میں معلوم ہوا کہ بغیر وضو پڑھائی گئی اب اگر لوگوں کے متفرق ہونے سے پہلے معلوم ہو گیا تو امام وضو کرے اور لوگوں کو دوبارہ نماز پڑھائے اور اگر لوگ متفرق ہو چکے ہوں تو نماز کا اعادہ نہ کیا جائے وہی نماز جائز ہو گی (شامی ج اص ۷۸۳)

(۳) جس شخص کو عید گاہ میں وضو کرنے سے نماز عید کے نہ ملنے کا خوف ہو تو وہ تیمّم کر کے نماز میں شریک ہو جائے (درمختار)

(۴) عیدالاضحیٰ کے دن منیٰ میں چونکہ مناسک حج میں مشغولیت ہوتی ہے اس لئے اہل منیٰ پر عید کی نماز واجب نہیں (شامی بحوالہ مبسوط)

## صدقۂ فطر کے احکام

(۱) جو مسلمان اتنا مالدار ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہو یا اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے لیکن ضروری اسباب سے زائد اتنی قیمت کا مال و اسباب ہے جتنی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے یعنی ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کا مال و اسباب ہے تو اس پر عیدالفطر کے دن صدقہ دینا واجب ہے چاہے وہ سوداگری کا مال ہو یا سوداگری کا نہ ہو اور چاہے اس پر سال گذر چکا ہو یا نہ گذرا ہو۔ اس صدقہ کو شریعت میں ''صدقۂ فطر'' کہتے ہیں (درمختار)

البتہ اگر وہ قرضدار ہے تو قرضہ مجرا کر کے دیکھا جائے گا اگر اتنی قیمت کا اسباب بچ رہے جو اوپر مذکور ہے تب تو صدقۂ فطر واجب ہے ورنہ نہیں۔

جس طرح مالدار ہونے کی صورت میں مردوں پر صدقۂ فطر واجب ہے اسی طرح

اگر عورت کے پاس کچھ مال اس کی ملکیت میں ہو جس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو مثلاً اس کے پاس زیور ہے جو اس کے والدین کی طرف سے اس کو دیا گیا ہے یا خاوند نے زیور دے کر اس کو مالک بنادیا ہے تو عورت پر بھی اپنی طرف سے صدقۂ فطر واجب ہے۔

(۲) مگر عورت پر کسی اور کی طرف سے ادا کرنا واجب نہیں نہ بچوں کی طرف سے نہ ماں باپ کی طرف سے نہ شوہر کی طرف سے (درمختار و شامی)

(۳) البتہ مردوں پر جس طرح اپنی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب ہے اسی طرح نابالغ اولاد کی طرف سے بھی صدقہ فطر دینا واجب ہے، اگر اولاد مالدار ہو تو پھر باپ کے ذمہ اپنے مال میں سے دینا واجب نہیں بلکہ اولاد کے مال میں سے ادا کرے اور بالغ اولاد کی طرف سے بھی دینا واجب نہیں البتہ اگر کوئی بالغ لڑکا، لڑکی مجنون ہو تو اس کی طرف سے اس کا والد صدقہ ادا کرے (درمختار و شامی)

## وقت وجوب صدقہ

عید کی صبح صادق کے وقت یہ صدقہ واجب ہوتا ہے تو اگر کوئی شخص فجر کا وقت آنے سے پہلے فوت ہو گیا ہو اس پر صدقہ فطر واجب نہیں اس کے مال میں سے نہ دیا جائے، اسی طرح جو بچہ صبح صادق کے بعد پیدا ہوا ہو اس کی طرف سے صدقہ فطر واجب نہیں ہے (درمختار) (ہاں جو بچہ صبح صادق سے پہلے پیدا ہوا اس کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب ہے) یہی حکم ہے اس شخص کا جو صبح صادق سے پہلے فقیر ہو گیا ہے کہ اس شخص پر صدقہ فطر واجب نہیں (شامی)

(۱) مستحب یہ ہے کہ عید کے دن نماز سے پہلے یہ صدقہ دیا جائے اور اگر عید کے دن نہ دیا جائے تو معاف نہیں ہوا اب کسی دن اس کی قضا کرنی لازمی ہے اور اگر اس کو رمضان المبارک میں ہی ادا کر دیا گیا تب بھی ادا ہو گیا۔

(۲) جس شخص نے کسی وجہ سے رمضان المبارک کے روزے نہیں رکھے اس پر بھی یہ صدقہ واجب ہے (عالمگیری)

## صدقہ واجب کی مقدار

صدقہ فطر میں اگر گیہوں یا گیہوں کا آٹا، ستو دیا جائے تو نصف صاع یعنی پونے دوسیر بلکہ احتیاطاً دوسیر دے دینا چاہئے، اور اگر گیہوں اور جو کے علاوہ کوئی اور غلہ دینا چاہے جیسے چنا، چاول تو اتنا دیوے کہ اس کی قیمت نصف صاع گندم یا ایک صاع جو کے برابر ہو جائے، اور اگر غلہ کی بجائے اس کی قیمت دی جائے تو سب سے افضل ہے (درمختار)

ایک آدمی کا صدقہ فطر کئی فقیروں کو اور کئی آدمیوں کا صدقہ فطر ایک فقیر کو دینا جائز ہے (درمختار)

## صدقہ کے مستحق

(۱) صدقۂ فطر کے مستحق بھی وہی لوگ ہیں جو زکوۃ کے مستحق ہیں یعنی ایسے غریب لوگ جن کے پاس اتنا مال نہیں ہے جس پر صدقہ فطر واجب ہوتا ہے۔

(۲) صدقہ دینے میں اپنے غریب رشتہ داروں اور دینی علم کے سیکھنے، سکھانے والوں کو مقدم رکھنا افضل ہے (درمختار)

(۳) جن لوگوں سے یہ پیدا ہوا ہے جیسے ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی اور اس طرح جو اس کی اولاد ہے جیسے بیٹی بیٹا، پوتا پوتی، نواسا نواسی ان کو صدقہ فطر نہیں دے سکتا، ایسے ہی بیوی اپنے شوہر کو اور شوہر اپنی بیوی کو بھی صدقۂ فطر نہیں دے سکتا (درمختار) ان رشتہ داروں کے علاوہ جیسے بھائی بہن، بھتیجا بھتیجی، بھانجا بھانجی، چچا چچی، پھوپھا پھوپھی، خالو خالہ، ماموں مامی، ساس خسر، سالہ بہنوئی، سوتیلی ماں، سوتیلا باپ سب کو صدقۂ فطر دینا درست ہے (شامی)

(۴) حضرت فاطمہ، حضرت علی، حضرت جعفر اور حضرت عقیل اور حضرت عباس

بن عبدالمطلب یا حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اولاد کو صدقہ فطر دینا درست نہیں ہے (درمختار)

(۵) صدقہ فطر سے مسجد، مدرسہ، سکول، غسل خانہ، کنواں، نلکا اور مسافر خانہ، پل، سڑک، غرضیکہ کسی طرح کی عمارت بنانا یا کسی میت کے کفن دفن میں خرچ کرنا یا کسی میت کی طرف سے اس کا قرضہ ادا کرنا درست نہیں ہے البتہ اگر کسی غریب کو اس کا مالک بنا دیا جائے پھر وہ اگر چاہے تو اپنی طرف سے کسی تعمیر یا کفن دفن وغیرہ میں خرچ کر دے تو جائز ہے (درمختار)

(٦) کسی نوکر، خدمتگار، امام مسجد وغیرہ کو ان کی خدمت کے عوض تنخواہ کے حساب میں صدقہ فطر دینا درست نہیں ہے۔

(۷) ایک شہر سے دوسرے شہر میں صدقہ فطر بھیجنا مکروہ ہے، ہاں اگر دوسرے شہر میں اس کے غریب رشتہ دار رہتے ہوں یا وہاں کے لوگ زیادہ محتاج ہوں یا وہ لوگ دین کے کام میں لگے ہوئے ہوں تو ان کو بھیج دیا تو مکروہ نہیں کیونکہ طالب علموں اور دیندار غریب عالموں کو دینا بڑا ثواب ہے (درمختار)

فقط

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

# روزہ ہم سے کیا مطالبہ کرتا ہے؟

## برکت والا مہینہ

ان شاء اللہ چند روز کے بعد رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہونے والا ہے، اور کون مسلمان ایسا ہوگا جو اس مہینے کی عظمت اور برکت سے واقف نہ ہو اللہ تعالیٰ نے یہ مہینہ اپنی عبادت کیلئے بنایا ہے اور نہ معلوم کیا کیا رحمتیں اللہ تعالیٰ اس مہینے میں اپنے بندوں کی طرف مبذول فرماتے ہیں ہم اور آپ ان رحمتوں کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ رمضان المبارک کی خصوصیت صرف یہ ہے کہ اس میں روزے رکھے جاتے ہیں اور رات کے وقت تراویح پڑھی جاتی ہے اور بس، اس کے علاوہ اور کوئی خصوصیت نہیں اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ یہ دونوں عبادتیں اس مہینے کی بڑی اہم عبادات میں سے ہیں لیکن بات صرف یہاں تک ختم نہیں ہوتی بلکہ درحقیقت رمضان المبارک ہم سے اس سے زیادہ کا مطالبہ کرتا ہے اور قرآن کریم میں اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا کہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (سورہ الذاریات ۵۶) یعنی میں نے جنات اور انسانوں کو صرف ایک کام کیلئے پیدا کیا وہ یہ کہ میری عبادت کریں۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کا بنیادی مقصد یہ بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے۔

## اس ماہ میں اصل مقصد کی طرف آجاؤ

لیکن اللہ تعالیٰ جانتے تھے کہ جب یہ انسان دنیا کے کاروبار اور کام دھندوں میں لگے گا تو رفتہ رفتہ اس کے دل پر غفلت کے پردے پڑ جایا کریں گے اور دنیا کے کاروبار اور دھندوں میں کھو جائے گا تو اس غفلت کو دور کرنے کیلئے وقتاً فوقتاً کچھ اوقات مقرر فرما دیئے ہیں ان میں سے ایک رمضان المبارک کا مہینہ ہے اس لئے کہ سال کے گیارہ مہینے تو آپ

تجارت میں زراعت میں مزدوری میں اور دنیا کے کاروبار اور دھندوں میں کھانے کمانے اور ہنسنے بولنے میں لگے رہے اوراس کے نتیجے میں دلوں پر غفلت کا پردہ پڑنے لگتا ہے اس لئے ایک مہینہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کیلئے مقرر فرما دیا کہ اس مہینے میں تم اپنے اصل مقصد تخلیق یعنی عبادت کی طرف لوٹ کر آؤ جس کیلئے تمہیں دنیا میں بھیجا گیا اور جس کیلئے تمہیں پیدا کیا گیا اس ماہ میں اللہ کی عبادت میں لگو اور گیارہ مہینے تک تم سے جو گناہ سرزد ہوئے ہیں ان کو بخشواؤ اور دل کی صلاحیتوں پر جو میل آ چکا ہے اس کو دھلواؤ اور دل میں جو غفلت کے پردے پڑ چکے ہیں ان کو اٹھواؤ اس کام کیلئے ہم نے یہ مہینہ مقرر کیا ہے۔

## رمضان کے معنی

لفظ رمضان میم کے سکون کے ساتھ ہم غلط استعمال کرتے ہیں صحیح لفظ رمَضان میم کے زبر کے ساتھ ہے اور رمضان کے لوگوں نے بہت سے معنی بیان کئے ہیں لیکن اصل عربی زبان میں رمضان کے معنی ہیں جھلسا دینے والا اور جلا دینے والا اوراس ماہ کا یہ نام اس لئے رکھا گیا کہ سب سے پہلے جب اس ماہ کا نام رکھا جا رہا تھا اس سال یہ مہینہ شدید جھلسا دینے والی گرمی میں آیا تھا اس لیے لوگوں نے اس کا نام رمضان رکھ دیا۔

## اپنے گناہوں کو بخشوالو

لیکن علماء نے فرمایا کہ اس ماہ کو رمضان اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اپنے فضل وکرم سے بندوں کے گناہوں کو جھلسا دیتے ہیں اور جلا دیتے ہیں اس مقصد کیلئے اللہ تعالیٰ نے یہ مہینہ مقرر فرمایا گیارہ مہینے دنیاوی کاروبار دنیاوی دھندوں میں لگے رہنے کے نتیجے میں غفلتیں دل پر چھا گئیں اوراس عرصہ میں جن گناہوں اور خطاؤں کا ارتکاب ہوا ان کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر انہیں بخشوالو اور غفلت کے پردوں کو دل سے اٹھادو تاکہ زندگی کا ایک نیا دور شروع ہو جائے اس لئے قرآن کریم نے فرمایا کہ یاایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون (البقرہ۱۸۳)

یعنی یہ روزے تم پر اس لئے فرض کئے گئے ہیں تا کہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو جائے ۔تو رمضان کے مہینے کا اصل مقصد یہ ہے کہ سال بھر کے گناہوں کو بخشوانا اور غفلت کے حجاب دل سے اٹھانا اور دلوں میں تقویٰ پیدا کرنا۔

## استقبال رمضان کا طریقہ

رمضان المبارک کا استقبال یہ ہے کہ رمضان آنے سے پہلے اپنے نظام الاوقات بدل کر ایسا بنانے کی کوشش کرو کہ اس میں زیادہ سے زیادہ وقت اللہ جل شانہ کی عبادت میں صرف ہو رمضان کا مہینہ آنے سے پہلے یہ سوچو کہ یہ مہینہ آرہا ہے کس طرح میں اپنی مصروفیات کم کرسکتا ہوں اس مہینے میں اگر کوئی شخص اپنے آپ کو بالکلیہ عبادت کیلئے فارغ کرلے تو سبحان اللہ اور اگر کوئی شخص اپنے آپ کو فارغ نہیں کرسکتا تو پھر یہ دیکھے کہ کون کون سے کام ایک ماہ کیلئے چھوڑ سکتا ہوں ان کو چھوڑے اور کن مصروفیات کو کم کرسکتا ہوں ان کو کم کرے اور جن کاموں کو رمضان کے بعد تک مؤخر کرسکتا ہے ان کو مؤخر کرے اور رمضان کے زیادہ سے زیادہ اوقات کو عبادت میں لگانے کی فکر کرے میرے نزدیک استقبال رمضان کا صحیح طریقہ یہی ہے اگر یہ کام کرلیا تو ان شاء اللہ رمضان المبارک کی صحیح روح اور اس کے انوار و برکات حاصل ہوں گے ورنہ یہ ہوگا کہ رمضان المبارک آئے گا اور چلا جائے گا اور اس سے صحیح طور پر فائدہ ہم نہیں اٹھا سکیں گے۔

الحمدللہ جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے اس کے دل میں رمضان المبارک کا ایک احترام اور اس کا تقدس ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ اس ماہ مبارک میں اللہ کی عبادت کچھ زیادہ کرے اور کچھ نوافل زیادہ پڑھے جو لوگ عام دنوں میں پانچ وقت کی نماز ادا کرنے کیلئے مسجد میں آنے سے کتراتے ہیں وہ لوگ بھی تراویح جیسی لمبی نماز میں بھی روزانہ شریک ہوتے ہیں یہ سب الحمدللہ اس ماہ کی برکت ہے کہ لوگ عبادت میں نماز میں ذکر واذکار اور تلاوت قرآن میں مشغول ہوتے ہیں۔

## ایک مہینہ اس طرح گزار لو

لیکن ان سب نفلی نمازوں نفلی عبادات نفلی ذکر واذکار اور نفلی تلاوت قرآن کریم سے زیادہ مقدم ایک اور چیز ہے جس کی طرف توجہ نہیں دی جاتی وہ یہ ہے کہ اس مہینے کو گناہوں سے پاک کر کے گزارنا کہ اس ماہ میں ہم سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو اس مبارک مہینے میں آنکھ نہ بہکے نظر غلط جگہ پر نہ پڑے کان غلط چیز نہ سنیں زبان سے کوئی غلط کلمہ نہ نکلے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی معصیت سے مکمل اجتناب ہو یہ مبارک مہینہ اگر اس طرح گزار لیا پھر چاہے ایک نفلی رکعت نہ پڑھی ہو اور تلاوت زیادہ نہ کی ہو اور نہ ذکر واذکار کیا ہو لیکن گناہوں سے بچتے ہوئے اللہ کی معصیت اور نافرمانی سے بچتے ہوئے یہ مہینہ گزار دیا تو آپ قابل مبارک باد ہیں اور یہ مہینہ آپ کے لئے مبارک ہے گیارہ مہینے تک ہر قسم کے کام میں مبتلا رہتے ہیں اور یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ایک مہینہ آرہا ہے کم از کم اس کو تو گناہوں سے پاک کر لو اس میں تو اللہ کی نافرمانی نہ کرو اس میں تو کم از کم جھوٹ نہ بولو اس میں تو غیبت نہ کرو اس میں تو بدنگاہی کے اندر مبتلاء نہ ہو اس مبارک مہینے میں تو کانوں کو غلط جگہ پر استعمال نہ کرو اس میں تو رشوت نہ کھاؤ اس میں سود نہ کھاؤ کم از کم یہ ایک مہینہ اس طرح گزار لو۔

## یہ کیسا روزہ ہوا؟

اس لئے کہ آپ روزے تو ماشاء اللہ بڑے ذوق وشوق سے رکھ رہے ہیں لیکن روزے کے کیا معنی ہیں روزے کے معنی یہ ہیں کہ کھانے سے اجتناب کرنا پینے سے اجتناب اور نفسانی خواہشات کی تکمیل سے اجتناب کرنا روزے میں ان تینوں چیزوں سے اجتناب ضروری ہے اب یہ دیکھیں کہ یہ تینوں چیزیں ایسی ہیں جو فی نفسہ حلال ہیں کھانا حلال پینا حلال اور جائز طریقے سے زوجین کا نفسانی خواہشات کی تکمیل کرنا حلال اب روزے کے دوران آپ ان حلال چیزوں سے تو پرہیز کر رہے ہیں نہ کھا رہے ہیں اور نہ پی رہے ہیں لیکن جو چیزیں پہلے سے حرام تھیں مثلاً جھوٹ بولنا غیبت کرنا بدنگاہی کرنا جو ہر

حال میں حرام تھیں روزے میں یہ سب چیزیں ہو رہی ہیں اب روزہ رکھا ہوا ہے اور جھوٹ بول رہے ہیں روزہ رکھا ہوا ہے اور غیبت کر رہے ہیں روزہ رکھا ہوا ہے اور بدنگاہی کر رہے ہیں اور روزہ رکھا ہوا ہے لیکن وقت پاس کرنے کیلئے گندی گندی فلمیں دیکھ رہے ہیں یہ کیا روزہ ہوا؟ کہ حلال چیز تو چھوڑ دی اور حرام چیز نہیں چھوڑی اس لئے حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو شخص روزے کی حالت میں جھوٹ بولنا نہ چھوڑے تو مجھے اس کے بھوکا اور پیاسا رہنے کی کوئی حاجت نہیں اس لئے جب جھوٹ بولنا نہیں چھوڑا جو پہلے سے حرام تھا تو کھانا چھوڑ کر اس نے کونسا بڑا عمل کیا۔

## روزہ کا ثواب ملیا میٹ ہو گیا

اگرچہ فقہی اعتبار سے روزہ درست ہو گیا اگر کسی مفتی سے پوچھو گے کہ میں نے روزہ بھی رکھا تھا اور جھوٹ بھی بولا تھا تو وہ مفتی یہی جواب دے گا کہ روزہ درست ہو گیا اس کی قضا واجب نہیں لیکن اس کی قضا واجب نہ ہونے کے باوجود اس روزے کا ثواب اور برکات ملیا میٹ ہو گئیں اس واسطے کہ تم نے اس روزے کی روح حاصل نہیں کی۔

## روزہ کا مقصد تقویٰ کی شمع روشن کرنا

میں نے آپ کے سامنے جو یہ آیت تلاوت کی کہ یاایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے پچھلی امتوں پر فرض کئے گئے کیوں روزے فرض کئے گئے؟ تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو یعنی روزہ اصل میں اس لئے تمہارے ذمہ فرض کیا گیا تاکہ اس کے ذریعہ تمہارے دل میں تقویٰ کی شمع روشن ہو روزے سے تقویٰ کس طرح پیدا ہوتا ہے؟

## روزہ تقوے کی سیڑھی ہے

بعض علماء کرام نے فرمایا کہ روزے سے تقویٰ اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ روزہ انسان کی قوت حیوانیہ اور قوت بہیمیہ کو توڑتا ہے جب آدمی بھوکا رہے گا تو اس کی وجہ سے اس

کی حیوانی خواہشات اور حیوانی تقاضے کچلے جائیں گے جس کے نتیجے میں گناہوں پر اقدام کرنے کا داعیہ اور جذبہ سست پڑ جائے گا۔ لیکن ہمارے حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی قدس اللہ سرہ...... اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے آمین ...... نے فرمایا کہ صرف قوت بہیمیہ توڑنے کی بات نہیں ہے بلکہ بات دراصل یہ ہے کہ جب آدمی صحیح طریقے سے روزہ رکھے گا تو یہ روزہ خود تقویٰ کی ایک عظیم الشان سیڑھی ہے اس لئے کہ تقویٰ کے کیا معنی ہیں؟ تقویٰ کے معنی یہ ہیں کہ اللہ جل جلالہ کی عظمت کے استحضار سے اس کے گناہوں سے بچنا یعنی یہ سوچ کر کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو کر مجھے جواب دینا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا ہے اس تصور کے بعد جب انسان گناہوں کو چھوڑتا ہے تو اسی کا نام تقویٰ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى (سورۃ النازعات ۴۰) یعنی جو شخص اس بات سے ڈرتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہونا ہے اور کھڑا ہونا ہے اور اس کے نتیجے میں وہ اپنے آپ کو ہوائے نفس اور خواہشات سے روکتا ہے یہی تقویٰ ہے۔

## میں ہی اس کا بدلہ دوں گا

اللہ جل شانہ فرماتے ہیں الصوم لی وانا اجزی به (ترمذی کتاب الصوم باب ما جاء فی فضل الصوم حدیث نمبر ۷۶۴) یعنی روزہ میرے لئے ہے لہٰذا میں ہی اس کی جزا دوں گا اور اعمال کے بارے میں تو یہ فرمایا کہ کسی عمل کا دس گنا اجر کسی عمل کا ستر گنا اجر اور کسی عمل کا سو گنا اجر ہے حتیٰ کہ صدقہ کا اجر سات سو گنا ہے لیکن روزے کے بارے میں فرمایا کہ روزے کا اجر میں دوں گا کیونکہ روزہ اس نے صرف میرے لئے رکھا تھا اس لئے کہ شدید گرمی کی وجہ سے جب حلق میں کانٹے لگ رہے ہیں اور زبان پیاس سے خشک ہے اور فرج میں ٹھنڈا پانی موجود ہے اور تنہائی ہے اور کوئی دیکھنے والا بھی نہیں ہے اس کے باوجود میرا بندہ صرف اس لئے پانی نہیں پی رہا ہے کہ اس کے دل میں میرے سامنے کھڑا ہونے اور جواب دہی کا

ڈر اور احساس ہے اس احساس کا نام تقویٰ ہے اگر یہ احساس پیدا ہو گیا تو تقویٰ بھی پیدا ہو گیا لہٰذا تقویٰ روزے کی ایک شکل بھی ہے اور اس کے حصول کی ایک سیڑھی بھی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے روزے اس لئے فرض کئے تا کہ تقویٰ کی عملی تربیت دیں۔

## ورنہ یہ تربیتی کورس مکمل نہیں ہوگا

اور جب تم روزے کے ذریعہ یہ عملی تربیت حاصل کر رہے ہو تو پھر اس کو اور ترقی دو اور آگے بڑھاؤ لہٰذا جس طرح روزے کی حالت میں شدت پیاس کے باوجود پانی پینے سے رک گئے تھے اور اللہ کے خوف سے کھانا کھانے سے رک گئے تھے اسی طرح جب کاروباری زندگی میں نکلو اور وہاں پر اللہ کی معصیت اور نافرمانی کا تقاضہ اور داعیہ پیدا ہو تو یہاں بھی اللہ کے خوف سے اس معصیت سے رک جاؤ۔ کیونکہ جس طرح علاج ضروری ہے اسی طرح پرہیز بھی ضروری ہے اللہ تعالیٰ نے روزہ اس لئے رکھوایا تا کہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو لیکن تقویٰ اس وقت پیدا ہوگا جب اللہ کی نافرمانیوں اور معصیتوں سے پرہیز کرو گے مثلاً کمرہ کو ٹھنڈا کرنے کیلئے آپ نے اس میں ائیر کنڈیشنر لگایا اور ائیر کنڈیشنر کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ پورے کمرے کو ٹھنڈا کر دے اب آپ نے اس کو آن کر دیا لیکن ساتھ ہی اس کمرے کی کھڑکیاں اور دروازے کھول دیئے ادھر سے ٹھنڈک آ رہی ہے اور ادھر سے نکل رہی ہے لہٰذا کمرہ ٹھنڈا نہیں ہوگا بالکل اسی طرح یہ سوچئے کہ روزہ کا ائیر کنڈیشنر تو آپ نے لگا دیا لیکن ساتھ ہی دوسری طرف اللہ کی نافرمانی اور معصیتوں کے دروازے اور کھڑکیاں کھول دیں اب بتائیے ایسے روزے سے کوئی فائدہ حاصل ہوگا؟

## اصل مقصد حکم کی اتباع

اسی طرح روزے کے اندر یہ حکمت کہ اس کا مقصد قوت بہیمیہ توڑنا ہے یہ بعد کی حکمت ہے اصل مقصد یہ ہے کہ ان کے حکم کی اتباع ہو اور سارے دین کا مدار اللہ اور اللہ کے رسول کے حکم کی اتباع ہے وہ جب کہیں کہ کھاؤ اس وقت کھانا دین ہے اور جب وہ کہیں

کہ مت کھاؤ اس وقت نہ کھانا دین ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت اور اپنی اتباع کا عجیب نظام بنایا ہے کہ سارا دن تو روزہ رکھنے کا حکم دیا اور اس پر بڑا اجر وثواب رکھا لیکن ادھر آفتاب غروب ہوا ادھر یہ حکم آ گیا کہ اب جلدی افطار کرو اور افطار میں جلدی کرنے کو مستحب قرار دیا اور بلا وجہ افطار میں تاخیر کرنا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے، کیوں ناپسندیدہ ہے؟ اس لئے کہ جب آفتاب غروب ہو گیا تو اب ہمارا یہ حکم آ گیا کہ کھاؤ اب بھی اگر نہیں کھاؤ گے اور بھوکے رہو گے تو یہ بھوک کی حالت ہمیں پسند نہیں اس لئے کہ اصل کام ہماری اتباع کرنا ہے اپنا شوق پورا نہیں کرنا ہے۔

## ایک مہینہ بغیر گناہ کے گزار لو

البتہ اہتمام کرنے کی چیز یہ ہے کہ جب روزہ رکھ لیا تو اب اپنے آپ کو گناہوں سے بچاؤ آنکھوں کو بچاؤ کانوں کو بچاؤ زبان کو بچاؤ، ایک رمضان کے موقع پر ہمارے حضرت قدس اللہ سرہ نے یہاں تک فرمایا کہ میں ایک ایسی بات کہتا ہوں جو کوئی اور نہیں کہے گا وہ یہ کہ اپنے نفس کو اس طرح بہلاؤ اور اس سے عہد کر لو کہ ایک مہینہ بغیر گناہ کے گزار لو جب یہ ایک مہینہ گزر جائے تو پھر تیرا جو جی چاہے کر چنانچہ حضرت والا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ جب یہ ایک مہینہ بغیر گناہ کے گزر جائے گا تو پھر اللہ تعالیٰ خود اس کے دل میں گناہ چھوڑنے کا داعیہ پیدا فرما دینگے لیکن یہ عہد کر لو کہ یہ اللہ کا مہینہ آ رہا ہے یہ عبادت کا مہینہ ہے یہ تقویٰ پیدا کرنے کا مہینہ ہے ہم اس میں گناہ نہیں کریں گے اور ہر شخص اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھے کہ وہ کن گناہوں میں مبتلا ہے پھر ان سب کے بارے میں یہ عہد کر لے کہ میں ان میں مبتلا نہیں ہوں گا مثلاً یہ عہد کر لے کہ رمضان المبارک میں آنکھ غلط جگہ پر نہیں اٹھے گی کان غلط بات نہیں سنیں گے زبان سے غلط بات نہیں نکلے گی یہ تو کوئی بات نہ ہوئی کہ روزہ بھی رکھا ہوا ہے اور فواحشات کو بھی آنکھ سے دیکھ رہے ہیں اور اس سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

## اس ماہ میں رزق حلال

دوسری اہم بات جو ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ کم از کم اس ایک مہینے میں تو رزق حلال کا اہتمام کرلو جو لقمہ آئے وہ حلال کا آئے کہیں ایسا نہ ہو کہ روزہ تو اللہ کے لئے رکھا اور اس کو حرام چیز سے افطار کر رہے ہیں سود پر افطار ہو رہا ہے یا رشوت پر افطار ہو رہا ہے یا حرام آمدنی پر افطار ہو رہا ہے یہ کیسا روزہ ہوا؟ کہ سحری بھی حرام اور افطاری بھی حرام اور درمیان میں روزہ اس لئے خاص طور پر اس مہینے میں حرام روزی سے بچو اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے مانگو کہ یا اللہ! میں رزق حلال کھانا چاہتا ہوں مجھے رزق حرام سے بچا لیجئے۔

## حرام آمدنی سے بچیں

بعض حضرات وہ ہیں جن کا بنیادی ذریعہ معاش الحمد للہ حرام نہیں ہے بلکہ حلال ہے البتہ اہتمام نہ ہونے کی وجہ سے کچھ حرام آمدنی کی آمیزش ہو جاتی ہے ایسے حضرات کیلئے حرام سے بچنا کوئی دشوار کام نہیں ہے وہ کم از کم اس ماہ میں تھوڑا سا اہتمام کرلیں اور حرام آمدنی سے بچیں یہ عجیب قصہ ہے کہ اس ماہ کیلئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ یہ صبر کا مہینہ ہے یہ مواسات اور غم خواری کا مہینہ ہے ایک دوسرے سے ہمدردی کا مہینہ ہے لیکن اس ماہ میں مواسات کے بجائے لوگ الٹا کھال کھینچنے کی فکر کرتے ہیں ادھر رمضان المبارک کا مہینہ آیا اور ادھر چیزوں کی ذخیرہ اندوزی شروع کردی لہٰذا کم از کم اس ماہ میں اپنے آپ کو ایسے حرام کاموں سے بچالو۔

## اگر آمدنی مکمل حرام ہے تو پھر

بعض حضرات وہ ہیں جن کا ذریعہ آمدنی مکمل طور پر حرام ہے مثلاً وہ کسی سودی ادارے میں ملازم ہیں ایسے حضرات اس ماہ میں کیا کریں؟ ہمارے حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب قدس اللہ سرہ، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے آمین، ہر آدمی کیلئے راستہ بتا گئے وہ فرماتے ہیں کہ:

''میں ایسے آدمی کو جس کی مکمل آمدنی حرام ہے یہ مشورہ دیتا ہوں کہ اگر ہو سکے تو رمضان میں چھٹی لے لے اور کم از کم اس ماہ کے خرچ کیلئے جائز اور حلال ذریعہ سے انتظام کرلے کوئی جائز آمدنی کا ذریعہ اختیار کرلے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اس ماہ کے خرچ کیلئے کسی سے قرض لے لے اور یہ سوچے کہ میں اس مہینہ میں حلال آمدنی سے کھاؤں گا اور اپنے بچوں کو بھی حلال کھلاؤں گا کم از کم اتنا تو کرلے''۔

## گناہوں سے بچنا آسان ہے

بہر حال! میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ لوگ اس مہینے میں نوافل وغیرہ کا تو اہتمام بہت کرتے ہیں لیکن گناہوں سے بچنے کا اتنا اہتمام نہیں کرتے حالانکہ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ نے گناہوں سے بچنے کو آسان فرمادیا ہے چنانچہ اس ماہ میں شیطان کو بیڑیاں پہنادی جاتی ہیں اوران کو قید کردیا جاتا ہے لہٰذا شیطان کی طرف سے گناہ کرنے کے وسوسے اور تقاضے ختم ہو جاتے ہیں اس لئے گناہوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے۔

## روزے میں غصے سے پرہیز

تیسری بات جس کا روزے سے خاص تعلق ہے وہ ہے غصے سے اجتناب اور پرہیز چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مواسات کا مہینہ ہے ایک دوسرے سے غمخواری کا مہینہ ہے لہٰذا غصہ اور غصہ کی وجہ سے سرزد ہونے والے جرائم اور گناہ مثلاً جھگڑا مار پٹائی اور تو تکار ان چیزوں سے پرہیز کا اہتمام کریں حدیث شریف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا دیا کہ:وان جهل على احدكم جاهل وهو صائم فليقل انى صائم (ترمذی کتاب الصوم باب ماجاء فی فضل الصوم حدیث نمبر۷۶۴) یعنی اگر کوئی شخص تم سے جہالت اور لڑائی کی بات کرے تو تم کہہ دو کہ میرا روزہ ہے میں لڑنے کیلئے تیار نہیں نہ زبان سے لڑنے کیلئے تیار ہوں اور نہ ہاتھ سے اس سے پرہیز کریں یہ سب بنیادی کام ہیں۔

## رمضان میں نفلی عبادات زیادہ کریں

جہاں تک عبادات کا تعلق ہے تمام مسلمان ماشاءاللہ جانتے ہی ہیں کہ روزہ رکھنا تراویح پڑھنا ضروری ہے اور تلاوت قرآن کو چونکہ اس مہینے سے خاص مناسبت ہے چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ پورے قرآن کریم کا دور فرمایا کرتے تھے اس لئے جتنا زیادہ سے زیادہ ہوسکے اس مہینے میں تلاوت کریں اور اس کے علاوہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے زبان سے اللہ کا ذکر کریں اور تیسرا کلمہ سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور دورد شریف اور استغفار کا چلتے پھرتے اس کی کثرت کا اہتمام کریں اور نوافل کی جتنی کثرت ہوسکے کریں اور عام دنوں میں رات کو اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھنے کا موقع نہیں ملتا لیکن رمضان المبارک میں چونکہ انسان سحری کیلئے اٹھتا ہے تھوڑا پہلے اٹھ جائے اور سحری سے پہلے تہجد پڑھنے کا معمول بنالے اور اس ماہ میں نماز خشوع کے ساتھ اور مرد باجماعت نماز پڑھنے کا اہتمام کرلیں یہ سب کام تو اس ماہ میں کرنے ہی چاہییں یہ رمضان المبارک کی خصوصیات میں سے ہیں لیکن ان سب چیزوں سے زیادہ اہم گناہوں سے بچنے کی فکر ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی تو فیق عطا فرمائے اور رمضان المبارک کے انوار وبرکات سے صحیح طور پر مستفید ہونے کی تو فیق عطا فرمائے آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

(از: اصلاحی خطبات، بغیر یسیر)

مفتی سید عبد القدوس ترمذی مدظلہم

# دار العلوم کراچی میں چندروز

احقر کافی عرصہ سے دار العلوم کراچی نہیں گیا تھا، دار العلوم کی زیارت اور وہاں کے حضرات کی زیارت سے محرومی تھی اس لیے طبیعت میں تقاضہ تھا کہ وہاں حاضری کی کوئی صورت بن جائے ۔ برخوردار عبد القدیر سلمہ اس سال وہاں دورہ حدیث شریف میں زیر تعلیم تھے ان کا تقاضہ تھا کہ احقر تکمیل بخاری شریف کے موقع پر وہاں حاضر ہو۔ برادرم جناب مولانا محمد حنیف خالد صاحب زید مجدہم نے بھی فرمایا کہ اس موقع پر تو ضرور آجائیں، احقر نے اسی موقع پر حاضری کا ارادہ کرلیا اور تکمیل بخاری شریف کی تقریب کی تاریخ کے سلسلہ میں کراچی رابطہ رہا۔

برخوردار عبد القدیر سلمہ کے فون سے معلوم ہوا کہ اس مرتبہ دار العلوم میں تکمیل بخاری شریف اور فضلاء دورہ حدیث شریف کی دستار بندی کی تقریب ۱۵/اپریل کو ہورہی ہے ۔احقر نے جناب مولانا زبیر اشرف عثمانی زید مجدہم کو فون کیا تو انہوں نے بھی اس کی تصدیق کی ۔ پھر جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد کے جلسہ پر حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی دامت برکاتہم تشریف لائے ،انہوں نے بھی فرمایا کہ ۱۵/اپریل ہفتہ کو سالانہ تقریب ہوگی ۔احقر نے ان سے عرض کیا کہ احقر ان شاء اللہ تعالیٰ ۱۳/اپریل ۱۵/رجب المرجب جمعرات شام کو دار العلوم کراچی حاضر ہوگا۔

چنانچہ احقر نے اپنی اور عزیز عبد الناصر سلمہ دونوں کی ٹکٹ لاہور تا کراچی ۱۳/اپریل کی شاہین ائرلائین سے کرالی۔ جناب مولانا زبیر اشرف عثمانی اور مولانا محمد حنیف خالد صاحب کو اس کی اطلاع بھی کردی، عبد القدیر سلمہ کو بھی بتادیا۔

ادھر کئی روز سے لاہور کا تقاضہ بھی تھا اس لیے طے پایا کہ ایک دن پہلے ۱۲/اپریل

کولاہور چلے جائیں۔ چنانچہ ۱۲/اپریل ۱۴/رجب المرجب ۳۸ھ کو ہم نماز ظہر کے بعد ڈیڑھ بجے ساہیوال سے لاہور کے لیے روانہ ہوئے، نماز عصر سے قبل برادر عزیز عبدالعظیم سلمہ کے ہاں پہنچے، نماز کے بعد دارالعلوم الاسلامیہ حضرت مولانا مشرف علی تھانوی مدظلہم کی خدمت میں حاضر ہوئے، مغرب تک اور پھر اس کے بعد عشاء تک نشست اور گفتگو رہی، آخر میں برادرم مولانا قاری خلیل تھانوی بھی آ گئے۔ ''احکام القرآن'' کے متعلق بحث ہوئی اور طے پایا کہ اس کی تمام عبارات کی اصل کتب سے مراجعت اور تصحیح کا کام کیا جائے۔

عشاء کے بعد قاری خلیل احمد صاحب ہمارے ساتھ عبدالعظیم سلمہ کے ہاں آ گئے، وہاں کافی دیر گفتگو رہی اور سب نے مل کر کھانا کھایا۔ گیارہ بجے یہ واپس ہوئے اور بارہ بجے تک ہم جاگتے رہے اس کے بعد ہم سب لیٹ گئے۔

## ۱۵/رجب المرجب ۳۸ھ ۱۳/اپریل ۲۰۱۷ء بروز جمعرات

صبح دس بجے ناشتہ کیا اور کہیں بھی جانا نہ ہوا، فون پر ہی رابطے رہے۔ جامعہ حقانیہ میں وفاق المدارس کی طرف سے بنات کا حفظ کا امتحان بھی آج بخیر وخوبی ہوا، مختلف علاقہ کے مدارس کا سنٹر جامعہ حقانیہ ہی تھا۔

ظہر کے بعد کھانا ہوا، ڈاکٹر آصف منہاس صاحب کے بیٹے عزیز عثمان سلمہ بھی کھانے میں شریک تھے۔ دو بجے ہم گھر سے نکلے اور سوا تین بجے ائیر پورٹ پہنچے۔ فلائٹ کا ٹائم سوا چار بجے تھا۔ پندرہ منٹ کی تاخیر سے ساڑھے چار بجے طیارہ نے زمین چھوڑ کر سفر شروع کیا، تقریباً چالیس منٹ ہو چکے ہیں سفر جاری ہے، خدا تعالیٰ سب کو خیریت سے پہنچائیں آمین۔ اتفاق سے ائیر پورٹ پر حضرت قاری احمد میاں تھانوی مدظلہ سے ملاقات ہوگئی، وہ بھی اسی ائیر لائن سے کراچی تشریف لے جارہے ہیں۔ ۱۵/اپریل کی تقریب میں بھی شرکت فرمائیں گے۔

طیارہ اپنے مقررہ وقت پر کراچی ائرپورٹ پر اترا بخیریت سب حضرات کراچی

پہنچے۔ہم نے عصر ادا کی،عبدالقدیر سلمہ اور عزیز طاہر اشرف ابن حضرت مولانا رشید اشرف سیفی مدظلہم بھی ہمیں لینے پہنچ گئے،چنانچہ ہم ان کے ساتھ دارالعلوم پہنچے،مغرب کی نماز ادا کی پھر دارعثمان میں آ گئے،عشاء کے بعد مولانا محمد حنیف خالد صاحب بھی سفر سے واپس پہنچے،وہ حضرت صدر صاحب کے ساتھ حیدرآباد کے سفر پر تھے،انہوں نے احقر کی آمد کی اطلاع حضرت صدر صاحب اور مولانا زبیر اشرف صاحب کو بھی کر دی ہے۔

رات دیر تک مولانا حنیف خالد صاحب سے محو گفتگو رہے، پھر دارعثمان میں ہی قیام کیا۔

## ۱۶/رجب المرجب ۱۴/اپریل جمعہ

صبح فجر مسجد میں جماعت سے ادا کی اور حضرت صدر صاحب مدظلہم سے ملاقات کی، بہت ہی خوشی کا اظہار فرمایا، پھر ان کے ساتھ ہی آدھ گھنٹہ سیر کی،حضرت نے دارالعلوم کے تمام شعبہ جات کا تعارف کرایا،اس ضمن میں احقر کے سوالات کے جواب بھی عنایت فرماتے رہے۔مولانا حنیف خالد صاحب سے بطور خاص فرمایا کہ ان کا خیال رکھیں،اس کے بعد احقر نے ناشتہ کیا اور لیٹ گیا۔گیارہ بجے مہمان خانہ میں منتقل ہوئے اور جمعہ کی تیاری کی،ایک بجے بعد حضرت صدر صاحب تشریف لائے اور بیان فرمایا۔بیان معراج کے حوالہ سے تھا۔پھر اذان، سنتیں اور پھر دوسری اذان اور خطبہ ہوا،اس کے بعد حضرت نے نماز پڑھائی،نماز کے بعد کھانا ہوا اور عصر کے بعد حضرت مولانا محمود اشرف عثمانی مدظلہم کے ہمراہ ان کے گھر حاضری ہوئی اور آدھ گھنٹہ کے قریب مجلس رہی انہوں نے خوب اکرام فرمایا،عبدالقدیر سلمہ ساتھ تھا۔

پھر ہم دارالعلوم کے قبرستان حاضر ہوئے،حضرت مفتی اعظم اور دیگر اکابر رحمہم اللہ کے مزارات پر فاتحہ پڑھی،حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال کے بعد احقر پہلی دفعہ دارالعلوم حاضر ہوا،حضرت کے مزار پر بھی ایصال ثواب کیا۔احقر چونکہ

حضرت نواب صاحب کے جنازہ میں شریک نہیں ہوسکا تھا اس لیے اس وقت زبان پر بے ساختہ یہ مصرعہ جاری ہوگیا ع به جنازه گر نه آئی بمزار خواہی آمد

مغرب کے بعد مولانا محمد یونس صاحب زید مجدہ کے ہاں حاضری ہوئی انہوں نے بڑا پر تکلف انتظام فرمایا اور خوب اکرام کیا۔عشاء مسجد میں ہی ادا کی ،عشاء کے بعد مولانا زبیر اشرف عثمانی سے ملاقات ہوئی انہوں نے فرمایا کہ کل بخاری شریف کے درس کے بعد نماز ظہر پڑھ کر آپ کی دعوت ہے،کھانا ہمارے ساتھ کھائیں۔

اس کے بعد ہم حضرت مولانا رشید اشرف سیفی صاحب مدظلہم کے ہاں حاضر ہوئے ان سے تیمارداری کی،انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور اکرام فرمایا، باوجودیکہ کمزوری کافی تھی پھر بھی بہت وقت دیا۔اور کافی پرانی باتیں ہوتی رہیں،حق تعالیٰ جلد مکمل صحت عطا فرمائیں اور معذوری سے بچائیں،آمین۔سب حضرات سے ملاقاتیں کرکے ہم مہمان خانہ میں واپس آئے اور کھانا کھایا۔کافی دیر تک مولانا حنیف خالد صاحب اور ہم گفتگو کرتے رہے،بارہ بجے کے بعد وہ مہمان خانہ سے رخصت ہوئے اور پھر ہم لیٹ گئے،نیند ایک بجے کے بعد آئی۔

**۱۷/رجب المرجب ۳۸ھ ۱۵/اپریل ۲۰۱۷ء ہفتہ**

صبح احقر فجر کی نماز کے لیے مسجد حاضر ہوا سنتیں ادا کیں تو حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم احقر سے پیچھے تشریف فرما تھے،جماعت کھڑی ہوئی تو اگلی صف میں احقر کے بالکل ساتھ نماز ادا فرمائی،نماز کے بعد ملاقات پر خوش ہوئے،کب آئے،قیام کہاں ہے،ساتھ کون ہے؟ دریافت فرمایا احقر نے سب کچھ عرض کردیا۔پھر ہم مہمان خانہ آگئے آرام کیا۔نو بجے حضرت قاری احمد میاں صاحب اور دیگر حضرات تشریف لائے ساڑھے دس تک مجلس جاری رہی،اس دوران ہم نے ناشتہ بھی کرلیا۔پھر تقریب سعید میں شرکت کے لیے مسجد میں حاضر ہوئے،نعت کا سلسلہ جاری تھا،گیارہ بجے حضرت صدر

صاحب مدظلہم تشریف لائے اوران کے پانچ منٹ بعد حضرت نائب صدر صاحب مدظلہم بھی پہنچ گئے۔

حضرت قاری احمد میاں صاحب نے تلاوت فرمائی، پھر حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کے پوتے عزیز ذکوان سلمہ نے تلاوت کی اور حضرت مدظلہم نے آخری حدیث کی عبارت پڑھوائی، ایک طالب علم نے پوری سند کے ساتھ آخری حدیث کی عبارت پڑھی، چالیس منٹ اس پر حضرت نے کلام فرمایا، پھر ایک نظم ہوئی اور حضرت صدر صاحب مدظلہم نے بیان فرمایا۔نہایت جامع نصائح طلبہ اور سب کو فرمائیں۔

جامعہ دارالعلوم کراچی کے ناظم تعلیمات حضرت مولانا راحت علی ہاشمی مدظلہم نے ان حضرات کے بیانات کا خلاصہ یوں تحریر فرمایا ہے:

آپ نے علم تو حاصل کرلیا مگر یہ تنہا علم کافی نہیں، اصل فکر یہ ہونی چاہئے کہ اس علم پر عمل کتنا ہوا اور اس عمل میں کتنا وزن ہوگا کیونکہ عمل بھی وزن والا ہی مفید ہوگا اور وزن اعمال دو چیزوں سے پیدا ہوگا۔صدق اور اخلاص،عمل میں صرف صدق بھی کافی نہیں اور صرف اخلاص بھی کافی نہیں ، ہمارے دور کا ایک فتنہ جس میں دینی خدمات انجام دینے والوں کے ابتلاء کا شدید خطرہ رہتا ہے یہ ہے کہ اپنی خدمات میں مخلوق کو راضی کرنا پیش نظر ہوجائے اس سے بچنے کے لیے اخلاص پیدا کرنا ضروری ہے۔یا بعض اوقات کوئی شخص سنت کے خلاف کوئی عمل کرنے لگتا ہے، بدعات میں مبتلا ہوجاتا ہے، ہوسکتا ہے کہ پرخلوص طور پر وہ کام کررہا ہو مگر اصول شریعت کے مطابق نہ ہونے سے اس میں صدق نہیں ہے، اس لیے صدق اور اخلاص دونوں ہی ضروری ہیں۔پھر امام بخاری نے یہ فرمایا کہ صرف اعمال صرف اعمال ہی نہیں قول کا بھی وزن ہوگا، یہ ان لوگوں کو سبق دیا جارہا ہے جو بخاری شریف پڑھ کر امت کے پاس داعی بن کر جارہے ہیں کہ تدریس، تبلیغ جیسی خدمات میں جو عموماً قول کے ذریعہ انجام دی جاتی ہیں، اس کا خیال رکھیں کہ وہ جو کلمہ زبان سے نکال رہے

ہیں کسی نہ کسی عدالت میں اسے ثابت کرنا ہوگا اور اعمال کے ساتھ ساتھ ان اقوال کا بھی وزن ہوگا۔

اخیر میں حضرت مدظلہم نے دو کلمے جو میزان عمل میں وزنی، زبان پر ہلکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں یعنی سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العلی العظیم کی تشریح فرماتے ہوئے اس کے یومیہ ورد کی عادت بنانے کی نصیحت بھی فرمائی، اللہ تعالیٰ توفیق عمل نصیب فرمائیں، آمین۔

درس بخاری شریف کے بعد رئیس الجامعہ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم کا بیان ہوا جس میں آپ نے تعلیمی سال بخیر وعافیت پورا ہونے پر کلمات تشکر ادا فرمائے اور طلبہ کو نصیحت فرمائی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

الحمدللہ آپ نے فقہ ظاہر تو ضابطہ میں حاصل کرلیا ہے لیکن ابھی ضرورت ہے کہ فقہ باطن بھی حاصل کیا جائے اور اس کے لیے کسی متبع سنت اللہ والے سے اپنا تعلق قائم کرکے اپنے اعمال واخلاق کی اصلاح کی کوشش کی جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہم احادیث کا آغاز حدیث رحمت سے کرتے ہیں اس حدیث سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہم امت کے لیے رحمت کا ذریعہ بنیں، ان کے ساتھ رحمت اور شفقت کا معاملہ کریں۔

آپ یہاں سے فارغ ہوکر جارہے ہیں اب لوگ دیکھیں گے کہ آپ نے کتنا دین سیکھا آپ میں کیا تبدیلی آئی، آپ ان کے لیے ایک نمونہ ہوں گے۔ اس لیے اپنا ہر عمل سنت کے مطابق رکھنے کا اہتمام کیجئے اور المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ کا مظہر بن کر دکھایئے، اپنے گھر والوں، پڑوسیوں، اور ملنے والوں کے ساتھ وہ شائستہ رویہ اپنایئے جس سے دین اسلام کا حقیقی مزاج لوگوں کے سامنے آئے۔

(بشکریہ ماہنامہ ''البلاغ'' کراچی ص ۶۳/۶۴)

آخر میں حضرت صدر صاحب مدظلہم بڑی ہی رقت آمیز دعا فرمائی پھر دستار بندی کا عمل شروع ہوا، دورہ حدیث شریف کے طلبہ کی دستار بندی میں برخوردار عبدالقدیر سلمہ کی دستار بندی ہوئی، حضرت صدر صاحب مدظلہم نے دستار پہنائی، تمام درجات کی دستار بندی کے بعد اذان، سنتیں اور پھر نماز ہوئی۔ نماز حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے پڑھائی، یوں یہ سلسلہ بخیر وخوبی تکمیل پذیر ہوا، فللہ الحمد ولہ الشکر۔

حق تعالیٰ سب طلبہ کے لیے علم کی تکمیل مبارک فرماویں، عالم باعمل اور صحیح معنیٰ میں دین کا خادم بنائیں اور فلاح دارین وقبولیت سے نوازیں، آمین۔

نماز کے بعد حضرت صدر صاحب دامت برکاتہم کی طرف سے دعوت کا اہتمام تھا جس میں خاص احباب مدعو تھے، احقر، عبدالناصر اور عبدالقدیر بھی مہمان خانہ میں حاضر ہوئے، حضرت صدر صاحب مدظلہم نے بہت ہی خوشی کا اظہار فرمایا، احقر کے سر پر دست شفقت رکھا، پھر سب نے کھانا کھایا۔ احقر مختلف سوالات بھی کرتا رہا حضرت جواب عنایت فرماتے رہے، کھانے کے بعد حضرت گھر اور ہم اپنی قیام گاہ پر آگئے، حضرت مولانا زبیر اشرف صاحب عثمانی نے تمام ضیوف کو مرحبا کہا اور سب کا خیال رکھا۔

ہم مہمان خانہ میں آئے تو برادرم عبدالغفور تھانوی صاحب کے بیٹے نعمان سلمہ آگئے، وہ عصر پڑھ کر واپس ہوئے، عصر کے بعد کا وقت مولانا حنیف خالد صاحب کے ساتھ ہم نے باب الشفیع کے سامنے چمن میں گزارہ، مغرب پڑھ کر مہمان خانہ پہنچے عشاء میں مسجد حاضر ہوئے۔

## ۱۸/رجب المرجب ۱۶/اپریل اتوار

صبح نماز کے بعد احقر لیٹ گیا دس بجے صبح ناشتہ کیا، ظہر کے بعد بھی آرام کیا۔ عصر کے وقت برادرم عبدالغفور تھانوی صاحب سے رابطہ ہوا وہ اسلام آباد سے کراچی پہنچ گئے ہیں عشاء میں دارالعلوم آئیں گے۔ عصر کے بعد مولانا حنیف خالد صاحب اور ہم چمن

میں رہے،مغرب کے بعدمہمان خانہ میں آ گئے۔

عشاء کے لیے مسجد میں حاضری ہوئی،نماز کے بعد بھائی عبدالغفور تھانوی صاحب مل گئے،مولانا حکیم مظہر صاحب سے رابطہ ہو چکا تھا،انہوں نے فرمایا تھا کہ میں اسلام آباد سے نو بجے کراچی پہنچ رہاہوں آپ حضرات دس بجے آ جائیں،ہم وہاں بروقت پہنچے ان کے صاحبزادہ اور دیگر حضرات سے ملاقات ہوئی،معلوم ہوا کہ فلائٹ لیٹ ہے ساڑھے دس بجے جہاز کراچی اترے گا،ہم ان کی آمد تک رکے رہے،مولانا حبیب اللہ صاحب بھی پہنچ گئے احقر نے اکابر کی باتیں شروع کردیں،دیر تک سلسلہ جاری رہا،حضرت حکیم صاحب بھی تشریف لے آئے،ملاقات پر خوشی کا اظہار فرمایا،سب نے مل کر کھانا کھایا اور گفتگو کا سلسلہ بھی چلتا رہا،چونکہ دیر زیادہ ہوگئی تھی اس لیے ہم نے اجازت چاہی،انہوں نے خانقاہ میں قیام پر کا تقاضہ فرمایا لیکن ہم نے اجازت لے لی اور دارالعلوم آ گئے۔

**۱۹/رجب ۳۸ھ ۱۷/اپریل ۲۰۱۷ء سوموار**

صبح فجر مسجد میں ادا کی اور پھر آرام کے بعد دس بجے ناشتہ کیا،بھائی عبدالغفور صاحب گیارہ بجے پہنچے پھر سب مولانا حنیف خالد صاحب،عبدالناصر،عبدالقدیر احقر کے ساتھ جامعہ فاروقیہ پہنچے،وہاں مولانا عبیداللہ خالد صاحب مدظلہم سے ملاقات ہوگئی،ایک گھنٹہ ان سے گفتگو رہی کھانے کا اصرار فرمایا لیکن ہم ناشتہ کر چکے تھے اس لیے معذرت کی پھر انہوں نے آئس کریم سے تواضع فرمائی،حضرت شیخ رحمہ اللہ کے تذکرے ہوتے رہے،ان سے اجازت لے کر ہم جامعہ فاروقیہ حب چوکی روانہ ہوئے وہاں پہلی مرتبہ حاضری ہوئی،جامعہ دیکھا اور حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کی قبر پر ایصال ثواب کے ساتھ دیگر اموات کو بھی ایصال ثواب کیا۔وہاں ٹھہرنا نہیں ہوا نہ کسی سے ملاقات ہوئی،بس گاڑی میں بیٹھے بیٹھے ہی مسجد اور مدرسہ کی زیارت کی اور پھر واپسی ہوئی۔تین بجے بھائی عبدالغفور صاحب کے گھر شریف آباد پہنچے،نماز ظہر ادا کی کھانا کھا کر آرام کیا مغرب تک بلکہ آٹھ بجے تک

وہاں رہے، پھر جناب.......... صاحب کی دعوت پر جامعہ عربیہ اسلامیہ مولانا فصیح اللہ صاحب کے ہاں حاضری ہوئی، عشاء پڑھ کر دفتر میں مجلس ہوئی کھانا بھی ہوا، گیارہ بجے ہم وہاں سے دارالعلوم پہنچے۔ برادرم عبدالغفور صاحب ہمیں دارالعلوم پہنچا کر واپس شریف آباد چلے گئے۔

## ۲۰ر رجب ۳۸ھ ۱۸/اپریل ۲۰۱۷ء منگل

صبح نماز کے لیے فجر میں حاضری ہوئی نماز کے بعد حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہم پر نظر پڑی، احقر نے ان سے ملاقات کی اور آج شام اپنی واپسی کا بتایا دعا کی درخواست بھی، انہوں نے دعا فرمائی اور رخصتی کا مصافحہ بھی فرمایا اور خود بھی دعا کے لیے کہا۔

اس کے بعد حضرت مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہم سے ملاقات ہوئی احقر نے ان کو واپسی پروگرام کا عرض کیا فرمایا کہ کراچی میں جو کام تھے وہ سب ہو گئے، احقر نے عرض کیا جی ہاں! اپنے لیے، بچوں کے لیے دعا کی درخواست کی، خاص طور پر عبدالواسع سلمہ کے لیے دعا کا کہا، حضرت نے سب کو خوب دعائیں دیں، بچوں کے لیے یہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے آباء واجداد کے نقش قدم پر چلائے، عبدالواسع کے متعلق فرمایا کہ ان شاء اللہ وہ بھی عالم بن جائے گا، پھر ہم مسجد سے باہر نکلے اور حضرت کے ساتھ ہی سیر میں شریک رہے، آدھ گھنٹہ حضرت نے سیر کی اس دوران خوب باتیں ہوئیں، سیر ختم ہونے پر حضرت گھر تشریف لے گئے، جاتے ہوئے احقر سے فرمایا کہ تم جا رہے ہو اس لیے دعا پڑھ لیتے ہیں پھر آیۃ الکرسی اور دعا پڑھ کر ایک دوسرے پر دم کیا، حضرت نے رخصتی دعا پڑھی اور ہم رخصت ہوئے۔

مہمان خانہ میں آ کر حسب معمول آرام کیا دس بجے ناشتہ ہوا۔ گیارہ بجے بھائی عبدالغفور صاحب تھانوی پہنچ گئے، بارہ بجے مدرسہ فرقانیہ تعلیم القرآن سے مولانا رفیق الخلیل صاحب مرحوم کے بیٹے مولوی عثمان سلمہ ہمیں لینے دارالعلوم پہنچ گئے۔ مولانا حنیف خالد اور

احقر ان کے ساتھ روانہ ہوئے۔ایک بجے ظہر ادا کی گئی، بعدہ احقر نے مختصر بیان کیا پھر کھانا ہوا،اس کے بعد کچھ دیر بیت القرآن جانا ہوا۔وہاں سے ہم تین بجے دارالعلوم پہنچ گئے، عبدالقدیر سلمہ کے ساتھی کچھ طلبہ آ گئے ،ان سے گفتگو ہوئی مسلسلات اوراجازت حدیث بھی ان کو دی ۔اذان ہونے پر عصر کی جماعت ہم نے اپنی کرائی ، پانچ کے بعد بھائی عبدالغفور صاحب کے ساتھ ائیر پورٹ روانہ ہوئے ،مولانا حنیف خالداورعبدالقدیر سلمہ بھی ہمراہ تھے، وہ ہمیں ایئرپورٹ پہنچا کر واپس ہوئے۔ائیر پورٹ کے اندر پہنچے تو برادرم مولانا عبدالغفور سروہی صاحب مل گئے، وہ اپنی اہلیہ کے ساتھ صبح جامعہ فاروقیہ آئے تھے اب واپس لاہور جارہے تھے ان سے مل کر بہت خوشی ہوئی ، جہاز میں سوار ہونے تک ہم محو گفتگو رہے، جہاز سواسات بجے اڑا اور پونے نو بجے لاہور ائر پورٹ پر اترا الحمداللہ سب مسافر بخیریت لاہور پہنچ گئے۔

برادرعزیز عبدالعظیم سلمہ لینے آئے ہوئے تھے،ہم ان کے ساتھ حسن ٹاون گھر چلے گئے اور رات کا قیام یہیں ہوا۔اگلے دن صبح دس بجے ناشتہ ہوا گیارہ بجے ساہیوال کے لیے روانہ ہوئے اور دو بجے بخیریت جامعہ پہنچے، یوں بحمداللہ کراچی کا یہ سفر بخیریت مکمل ہوا۔

حسب سابق کراچی میں اس مرتبہ بھی دارالعلوم میں قیام رہا اور گھر سے بھی زیادہ آرام ملا، ہرطرح کی سہولتوں کا برادرم جناب مولانا محمد حنیف خالد صاحب زیدمجدہم نے خیال رکھا۔یہ سب احقر ناکارہ کے مشفق ومحسن حضرت مفتی اعظم مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی دامت برکاتہم کی عنایت،الطاف اورمہربانی تھی۔حق تعالیٰ حضرت مدظلہم کواس کی جزاء خیر دیں اوران کا سایہ تادیر ہم پر قائم رکھیں،آمین۔

مولانا عبدالصمد ساجد حفظہ اللہ تعالیٰ

# ماہِ رمضان،فضائل واحکام

سال کے بارہ مہینوں میں ماہِ رمضان انتہائی اہمیت کا حامل ہے،اسی ماہِ مبارک میں نزولِ قرآنِ مقدس ہوا۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

" شَهرُ رَمَضَانَ الّذِی اُنزَلَ فِیهِ القُرآنُ هُدیً لِلنَّاسِ"[ البقرہ] رمضان وہ مہینہ جس میں قرآن نازل کیا گیا،جولوگوں کے لیے باعثِ ہدایت ہے۔

دوسرے مقام پرارشادمبارک ہے،

"حٰم وَالْکتٰبِ الْمُبِیْنِ،اِنَّااَنزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُبَارَکَةٍ"[ الدخان ] حٰم،قسم ہے اس کتابِ مبین کی کہ ہم نے اس کوایک برکت والی رات میں اتارا۔

نیزارشادِالٰہی ہے:

"اِنَّا اَنزَلنَاهُ فِی لَیلَةِ القَدرِ"[القدر] بےشک ہم نے اسے شبِ قدر میں نازل کیا۔

اب یہاں ایک طالب علمانہ اشکال پیداہوتاہے کہ قرآنِ حکیم توحضورنبی حبیب ﷺ کی ذات ستودہٗ صفات پرعرصہ تیئس برس میں نازل ہواتو پھررمضان اورشبِ قدر میں نازل ہونے کا کیامطلب ہے؟

مفتیٔ اعظم پاکستان مفتی محمدشفیع عثمانی قدّس سرّہ نے اس کے دو بہت سادہ اور صاف جواب تحریرفرمائے ہیں،وہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''اس آیت میں تصریح ہے کہ قرآنِ کریم شبِ قدر میں نازل ہوا،اس کا یہ مفہوم بھی ہوسکتاہے کہ پوراقرآن لوحِ محفوظ سےاس رات میں اتاراگیا،پھرجبریلِ امین علیہ السلام اس کوتدریجاً تیئس سال کے عرصہ میں حسبِ ہدایت تھوڑاتھوڑالاتے رہےاور

یہ بھی مراد ہوسکتی ہے کہ ابتدائے نزولِ قرآن اس رات میں چند آیتوں سے ہوگیا، باقی بعد میں نازل ہوا''۔[ معارف القرآن، جلد۸، صفحہ ۷۹۳]

بہر دوصورت ماہِ رمضان کی فضیلت واہمیت اجاگر ہوتی ہے کہ اللہ جلّ شانہٗ نے اپنی آخری اور مقدس کتاب قرآنِ مجید کے نزول کے لیے اسی ماہِ مبارک کو چنا۔

لفظِ ''رمضان'' رمض سے نکلا ہے، جس کے معنیٰ حرارت اور تپش کے ہیں، اس مہینے کا نام رمضان اسی لیے رکھا گیا کیونکہ نیک اعمال کی بدولت یہ مہینہ گناہوں کو ایسے جلا کر ختم دیتا ہے، جیسے آگ اور اس کی تپش کسی چیز کو جلا کر ختم کر دیتی ہے۔

اس ماہ کی اہم ترین عبادت روزہ ہے، قرآنِ کریم نے اس کی فرضیت کا اعلان فرمایا ہے:'' يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ''[ البقرہ، ۲: ۱۸۳] ''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم تقوی اختیار کرو''۔

نیز حضور نبیٔ رحمت ﷺ نے بھی اپنے خطبات وارشادات میں رمضان اور روزہ کے فضائل واحکام بیان فرمائے، ذیل میں چند ارشادات پیشِ خدمت ہیں:

(۱) رمضان المبارک کی آمد پر رسول اللہ ﷺ نے مفصل خطبہ ارشاد فرمایا، جس کا لفظ لفظ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے، اختصار کے پیشِ نظر یہاں فقط ترجمہ مع ضروری وضاحت نقل کیا جاتا ہے:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ماہِ شعبان کی آخری تاریخ کو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک خطبہ دیا، اس میں آپ نے فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک عظمت اور برکت والا مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے، اس مبارک مہینے کی ایک رات (شبِ قدر) ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس مہینے کے روزے اللہ نے فرض کیے ہیں، اور اس کی راتوں میں بارگاہِ خداوندی میں کھڑا ہونے (یعنی نمازِ تراویح پڑھنے) کو نفل عبادت قرار دیا ہے، (جس

کا بہت بڑا ثواب رکھا ہے )، جو شخص اس مہینے میں اللہ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لیے کوئی غیر فرض عبادت ( سنت یا نفل ) ادا کرے گا تو اس کو دوسرے زمانہ کے فرضوں کے برابر اس کا ثواب ملے گا، اور اس مہینہ میں فرض ادا کرنے کا ثواب دوسرے زمانہ کے ستر فرضوں کے برابر ہے، یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے، یہ ہمدردی اور غم خواری کا مہینہ ہے، اور یہی وہ مہینہ ہے جس میں مومن بندوں کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے، جس نے اس مہینے میں کسی روزہ دار کو اللہ کی رضا اور ثواب حاصل کرنے کے لیے ) افطار کرایا تو اس کے لیے گناہوں کی مغفرت اور آتش دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ہوگا اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب دیا جائے گا، بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے، آپ سے عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو تو افطار کرانے کا سامان میسر نہیں ہوتا، ( تو کیا غرباء اس عظیم ثواب سے محروم رہیں گے؟ ) آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ تعالی یہ ثواب اس شخص کو بھی دے گا جو دودھ کی تھوڑی سی لسی پر یا صرف پانی ہی کے ایک گھونٹ پر کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرادے، ( رسول اللہ ﷺ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے آگے ارشاد فرمایا کہ ) اور جو کوئی کسی روزہ دار کو پورا کھانا کھلا دے، اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض ( یعنی کوثر ) سے ایسا سیراب کرے گا جس کے بعد اس کو کبھی پیاس ہی نہیں لگے گی، تا آنکہ وہ جنت میں پہنچ جائے گا، ( اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا ) اس ماہِ مبارک کا ابتدائی حصہ رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آتش دوزخ سے آزادی ہے (اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا) اور جو آدمی اس مہینے میں اپنے غلام و خادم کے کام میں تخفیف اور کمی کردے گا، اللہ اس کی مغفرت فرما دے گا اور اس کو دوزخ سے رہائی اور آزادی دے دے گا۔ [معارف الحدیث، حصہ چہارم، صفحہ ۳۴۷، بحوالہ شعب الایمان للبیہقی ]

(۲) " عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب الجنة و غلقت ابواب جهنم و سلسلت

الشیاطین و فی روایة ابواب الرحمة۔[رواہ البخاری و مسلم]

**حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں، (اور ایک روایت میں بجائے ''ابوابِ جنت'' کے ''ابوابِ رحمت'' کا لفظ ہے۔**

(۳) "عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل عمل ابن آدم یضاعف الحسنة بعشر امثالها الی سبعمائة ضعف قال الله تعالی الا الصوم فانه لی و انا اجزی به، یدع شهوته و طعامه من اجلی ،للصائم فرحتان ،فرحة عند فطره و فرحة عند لقاء ربه و لخلوف فم الصائم اطیب عند الله من ریح المسك و الصیام جنة و اذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابّه احد او قاتله فلیقل انی امرء صائم" [رواہ البخاری و مسلم ]

**حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ ہر اچھے عمل کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے، مگر اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ روزہ اس عام قانون سے مستثنیٰ و بالاتر ہے، وہ بندے کی طرف سے خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزاء دوں گا، کیونکہ میرا بندہ میری رضا کے واسطے اپنی خواہشِ نفس اور کھانا پینا چھوڑتا ہے، روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، ایک افطار کے وقت اور ایک اپنے ربّ سے ملاقات کے وقت، اور قسم ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے اور روزہ (شیطان و نفس اور آتش دوزخ) سے ڈھال ہے اور جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو چاہیے کہ وہ بے ہودہ اور فحش باتیں نہ کرے اور شور و شغب نہ کرے اور اگر کوئی دوسرا اس سے گالی گلوچ یا جھگڑا کرے تو وہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔**

(۴) ”عَـنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من صـام رمـضـان ايماناً واحتساباًغفرله ماتقدم من ذنبه و من قام رمضان ايماناً و احتسـابـاً غـفـرله ماتقدم من ذنبه و من قام ليلة القدر ايماناً و احتساباً غفرله ماتقدم من ذنبه۔ [رواه البخاری و مسلم]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جولوگ ایمان کے ساتھ اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھیں تو ان کے گزشتہ (صغیرہ) گناہ بخش دیے جائیں گے اور جولوگ ایمان کے ساتھ اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان کا قیام (تراویح وتہجد) کریں گے، ان کے بھی پچھلے سب (صغیرہ) گناہ معاف کردیے جائیں گے اور جولوگ ایمان کے ساتھ اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان شبِ قدر میں قیام کریں گے (نوافل وغیرہ پڑھیں گے) ان کے بھی پچھلے سارے (صغیرہ) گناہ بخش دیے جائیں گے۔

(۵) ”عن عائشةرضی اللّٰه عنهاقالت کان رسول الله صلی الله عليه وسلم يجتهد فی العشر الاواخر مالايجتهد فی غيره۔[رواه مسلم]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت وغیرہ میں ایسا مجاہدہ کرتے اور مشقت اٹھاتے جو دوسرے دنوں میں نہیں کرتے تھے۔

(۶) ”عن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت کان رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا دخل العشر شدّ ميزره و احيیٰ ليله و ايقظ اهله۔[رواه البخاری و مسلم]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کمر کس لیتے اور شب بیداری کرتے اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی جگا دیتے۔

(۷) ”عن عائشة رضی اللّٰہ عنہا قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تحروا لیلة القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان“[رواہ البخاری ]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ رمضان کی آخری دس راتوں میں سے طاق راتوں میں شبِ قدر کو تلاش کرو۔

(۸) ”عن انس رضی اللّٰہُ عنه قال قال رسول اللّٰہ صلی الله علیه وسلم اذا کان لیلة القدر نزل جبرئیل علیه السلام فی کبکبة من الملئکة یصلون علی کلّ عبد قائم او قاعد یذکر اللّٰہ عزّ و جلّ۔ [ رواہ البیهقی فی شعب الایمان]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شبِ قدر ہوتی ہے تو جبرئیل امین علیہ السلام فرشتوں کے جھرمٹ میں نازل ہوتے ہیں اور ہر اس بندے کے لیے دعاءِ رحمت کرتے ہیں جو کھڑا یا بیٹھا اللہ تعالیٰ کے ذکر و عبادت میں مشغول ہو۔

(۹) ”عن عائشة رضی اللّٰہ عنہا قالت ان النبي صلی الله علیه وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفّاہ اللّٰہ ثم اعتکف ازواجه من بعد،
[ رواہ البخاری و مسلم]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے، وفات تک آپ کا یہ معمول رہا، آپ کے بعد آپ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن اہتمام سے اعتکاف کرتی رہیں۔

(۱۰) ”عَنْ سهل ابن سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لایزال الناس بخیرٍ ماعجّلوا الفطر و اخروا السحور، [رواہ احمد]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جب تک میری امت کے لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے اور سحری میں تاخیر کرتے رہیں گے، وہ اچھے حال میں رہیں گے۔

## چند ضروری اور اہم مسائل

ذیل میں روزہ کے چند ضروری مسائل واحکام ذکر کیے جاتے ہیں، جن میں سے اکثر مفتیٔ اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع عثمانی نوراللہ مرقدہ کے رسالہ ''احکام رمضان المبارک و مسائل زکوٰۃ'' (جو حضرت رحمہ اللہ کے فقہی رسائل کے عظیم نادر مجموعہ ''جواہر الفقہ'' کی جلد سوم میں شائع ہوا ہے) سے نقل کئے گئے ہیں، اگر کوئی مسئلہ کسی اور کتاب سے لیا گیا ہے تو اس کا حوالہ الگ سے دے دیا گیا ہے۔

**مسئلہ:** رمضان کے روزے رکھنا اسلام کا تیسرا فرض ہے، جو اس کے فرض ہونے کا انکار کرے مسلمان نہیں رہتا، اور جو اس فرض کو ادا نہ کرے سخت گناہ گار اور فاسق ہے۔

**مسئلہ:** رمضان شریف کے روزے ہر عاقل و بالغ پر فرض ہیں، جب تک کوئی شرعی عذر نہ ہو روزہ چھوڑنا درست نہیں۔[بہشتی زیور]

**نوٹ:** آج کل رمضان گرمی میں آرہا ہے، تو بعض والدین اپنی بالغ اولاد کو بھی روزے نہیں رکھنے دیتے، یہ بالکل ناجائز ہے، جب تک کوئی واقعی شرعی عذر نہ ہو، محض گرمی کوئی عذر نہیں، والدین کے روکنے کی وجہ سے اگر اولاد نے فرض روزے چھوڑ دیے تو اس کا گناہ والدین کو بھی ہوگا، اولاد کے لیے اس مسئلہ میں والدین کی بات ماننا جائز نہیں ہے، بے ادبی کیے بغیر والدین کی خدمت میں شریعت کا مسئلہ رکھیں اور فرض کے تارک ہرگز نہ بنیں، نیز والدین کو بھی چاہیے کہ بلوغ سے پہلے ہی اولاد کو روزہ وغیرہ عبادات کا عادی بنائیں۔

**مسئلہ:** روزہ کے لیے نیت شرط ہے، اگر روزہ کا ارادہ نہ کیا اور تمام دن کچھ کھایا پیا نہیں تو روزہ نہ ہوگا۔ نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں، زبان سے کچھ کہنا ضروری نہیں، لیکن کہہ لے تو اچھا ہے۔

**مسئلہ:** رمضان کے روزے کی نیت رات سے کر لینا بہتر ہے اور اگر رات کو نہ کی ہو تو دن کو بھی زوال سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے تک کر سکتا ہے، بشرطیکہ کچھ کھایا پیا نہ ہو۔

## جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

(۱) ناک میں دوا ڈالنا۔

(۲) جان بوجھ کر منہ بھر کر قے کرنا۔

(۳) کلی کرتے ہوئے حلق میں پانی چلا جانا، جبکہ یاد ہو کہ روزہ ہے۔

(۴) عورت کو چھونے وغیرہ سے انزال ہو جانا۔

(۵) کوئی ایسی چیز نگل لینا جو عام طور پر کھائی نہیں جاتی، جیسے لکڑی، لوہا، کچا گیہوں کا دانہ وغیرہ۔

(۶) نسوار، سگریٹ اور حقہ وغیرہ پینا۔

(۷) بھول کر کھا پی لیا، اور یہ سمجھا کہ اس سے روزہ ٹوٹ گیا ہے، پھر جان بوجھ کر کھا پی لیا۔

(۸) سحری کا وقت ختم ہو چکا تھا لیکن یہ خیال کیا کہ وقت ابھی باقی ہے، اور کھا پی لیا۔

(۹) دن باقی تھا مگر غلطی سے یہ سمجھ کر کہ سورج غروب ہو گیا ہے، روزہ افطار کر لیا۔

**نوٹ:** اوپر ذکر کی گئی تمام باتوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، مگر صرف قضاء واجب ہوتی ہے، کفارہ لازم نہیں ہوتا۔

(۱۰) جان بوجھ کر بیوی سے صحبت کرنے اور جان بوجھ کر کھانے پینے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضاء و کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں،

کفارہ یہ ہے کہ لگاتار بغیر ناغے کے ساٹھ روزے رکھے، اگر ناغہ کر دیا تو نئے سرے سے لگارتار ساٹھ روزے رکھے، اور اگر روزوں کی طاقت نہ ہو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت پیٹ بھر کھانا کھلائے۔

## وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹتا نہیں مگر مکروہ ہو جاتا ہے

(۱) بلاضرورت کسی چیز کو چبانا یا نمک وغیرہ چکھ کر تھوک دینا، ٹوتھ پیسٹ یا منجن یا کوئلہ سے دانت صاف کرنا بھی روزہ میں مکروہ ہے۔

(۲) تمام دن حالتِ جنابت میں بغیر غسل کیے رہنا۔

(۳) فصد کرانا، کسی مریض کے لیے اپنا خون دینا۔

(۴) غیبت کرنا (یہ ہر حال میں حرام ہے، روزہ میں اس کا گناہ اور بڑھ جاتا ہے)

(۵) لڑنا، جھگڑنا، کسی بھی جان دار یا بے جان چیز کو گالی دینا۔

## وہ چیزیں جن سے روزہ نہ ٹوٹتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے

(۱) مسواک کرنا

(۲) سر، داڑھی یا مونچھوں پر تیل لگانا۔

(۳) آنکھوں میں دوائی یا سرمہ ڈالنا۔

(۴) خوشبو سونگھنا۔

(۵) گرمی اور پیاس کی وجہ سے غسل کرنا۔

(۶) کسی بھی قسم کا انجکشن لگوانا۔

(۷) بھول کر کھانا پینا یا بھول کر بیوی سے صحبت کرنا۔

(۸) حلق میں بلا اختیار دھواں، گرد وغبار یا مکھی وغیرہ کا چلا جانا۔

(۹) کان میں پانی ڈالنا یا بلا قصد چلا جانا۔

(۱۰) تھوڑی یا زیادہ خود بخود قے آجانا۔

(۱۱) سوتے ہوئے احتلام (غسل کی حاجت) ہو جانا۔

(۱۲) دانتوں میں سے خون نکلے مگر حلق میں نہ جائے تو روزہ میں خلل نہیں آتا۔

(۱۳) اگر خواب میں یا صحبت سے غسل کی حاجت ہوگئی، اور صبح صادق ہونے سے پہلے غسل نہیں کیا، اسی حالت میں روزہ کی نیت کر لی، تو روزہ میں خلل نہیں آیا۔

(۱۴) سخت ضرورت کے وقت خون چڑھوانا۔

[ماہِ رمضان کے فضائل ومسائل، از مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلھم]

(۱۵) نکسیر پھوٹنا، [ایضاً]

(۱۶) طاقت کا انجکشن لگوانا۔ [ایضاً]

(۱۷) رومال بھگو کر سر پر ڈالنا اور کثرت سے نہانا۔ [ایضاً]

(۱۸) بچے کو دودھ پلانا۔ [ایضاً]

(۱۹) اگر جماع کا اندیشہ نہ ہو تو بیوی سے بوس و کنار کرنا۔ [ایضاً]

(۲۰) اپنا تھوک جو منہ میں ہو، نگل لینا، البتہ منہ میں تھوک جمع کر کے نگلنا نہ چاہیے۔

[ایضاً]

## وہ عذر جن کی وجہ سے رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے

(۱) بیماری کی وجہ سے روزہ کی طاقت نہ ہو، یا مرض بڑھنے کا شدید خطرہ ہو۔

(۲) عورت حمل سے ہو اور روزہ سے بچہ کو یا اپنی جان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔

(۳) عورت اپنے یا کسی کے بچہ کو دودھ پلاتی ہو، اور روزہ رکھنے سے بچے کو دودھ نہ ملے، تکلیف پہنچتی ہو۔

(۴) مسافرِ شرعی (جو کم از کم اڑتالیس میل کے ارادہ سے گھر سے نکلا ہو) اس کے لیے بھی روزہ نہ رکھنا جائز ہے، پھر اگر کچھ تکلیف اور دقّت نہ ہو تو افضل یہ ہے کہ سفر میں بھی روزہ رکھے، لیکن خود اپنے آپ کو یا اپنے ساتھیوں کو اس سے تکلیف ہو تو روزہ نہ رکھنا ہی افضل ہے۔

(۵) بحالتِ روزہ سفر شروع کیا تو اس روزہ کا پورا کرنا ضروری ہے، اور اگر سفر میں بغیر روزہ کے تھا اور کچھ کھا پی چکا، اس کے بعد وطن واپس آیا، تو باقی دن روزہ داروں کی طرح گزارے، کھانے پینے سے احتراز کرے، اور اگر ابھی کچھ کھایا پیا نہیں تھا کہ وطن میں ایسے وقت واپس آ گیا، جب کہ روزہ کی نیت ہو سکتی ہو یعنی زوال سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے تک، تو اس پر لازم ہے کہ روزہ کی نیت کر لے۔

(۶) بیماری یا بھوک پیاس کا اتنا غلبہ ہو جائے کہ کسی مسلمان دین دار ماہر طبیب یا ڈاکٹر کے نزدیک جان کا خطرہ لاحق ہو، تو روزہ توڑ دینا جائز بلکہ واجب ہے،۔

(۷) عورت کے لیے ماہواری ایام میں اور بچہ کی پیدائش کے بعد جو خون آتا ہے یعنی نفاس،اس دوران روزہ رکھنا جائز نہیں۔

**مسئلہ:** بیمار،مسافر،حیض ونفاس والی عورت جن کے لیے رمضان میں روزہ نہ رکھنا اور کھانا پینا جائز ہے،ان کو بھی لازم ہے کہ رمضان کا احترام کریں،سب کے سامنے کھاتے پیتے نہ پھریں۔

**مسئلہ:** اگر عورت کو روزہ کی حالت میں حیض آجائے تو وہ بقیہ دن کھا پی سکتی ہے،روزہ دار کی طرح رہنا ضروری نہیں،اور اگر پہلے سے حیض یا نفاس میں تھی اور رمضان کے دن میں پاک ہوگئی،تو بقیہ دن روزہ دار کی مانند رہے،اس کے لیے کھانے پینے کی اجازت نہیں ہے،اور بعد میں اس روزے کی قضاء بھی کرے۔ [فتاوٰی بینات،جلد۳،صفحہ۸۵،]

**تنبیہ:**

جن اعذار کی وجہ سے روزہ چھوڑنے کی شرعاً اجازت ہے،امتحان ان میں سے نہیں ہے،ساری زندگی کے روزے بھی رمضان کے ایک روزے کا بدل نہیں ہوسکتے۔

[خیر الفتاویٰ،جلد۴،صفحہ۴۴]

امسال چونکہ بورڈ کی بعض کلاسوں کے امتحانات رمضان میں آرہے ہیں،لہٰذا احتیاط کی ضرورت ہے،نیز سرکاری بورڈ کو بھی چاہیے کہ لوگوں کے لیے دینی احکام وفرائض کی ادائیگی آسان بنائیں،مشکلات پیدا نہ کریں۔

**روزہ کی قضاء:** مذکورہ اعذار میں سے کسی عذر کی وجہ سے اگر روزہ نہ رکھ سکا،تو بعد میں جب عذر جاتا رہا،تو جلد روزہ قضاء کرلینا چاہیے،زندگی اور طاقت کا بھروسہ نہیں،قضاء روزوں میں اختیار ہے کہ لگاتار رکھے یا ایک ایک دو دو کرکے رکھے۔

**فدیہ:** جو شخص اتنا بوڑھا ہوجائے کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہ رہے،یا اتنا بیمار ہے کہ اب ٹھیک ہونے کی امید نہیں،نہ روزہ رکھنے کی طاقت ہے،تو وہ روزہ نہ رکھے اور ہر روزہ کے

بدلے ایک مسکین کو صدقۂ فطر کے برابر غلہ یا اس کی رقم دے دے یا ہر روزہ کے بدلیا ایک مسکین کو صبح شام پیٹ بھر کر کھانا کھلائے، شریعت میں اس کو فدیہ کہتے ہیں، اور یہ فدیہ اگر تھوڑا تھوڑا کر کے کئی مسکینوں میں تقسیم کر دے تو بھی صحیح ہے، نیز پھر اگر کبھی طاقت آ گئی یا بیماری سے تندرست ہو گیا تو سب روزے قضا رکھنے پڑیں گے، اور جو فدیہ دیا تھا اس کا ثواب الگ ملے گا۔[تسہیل بہشتی زیور]

**سحری:** روزہ دار کو رات کے آخری حصہ میں صبح صادق سے پہلے پہلے سحری کھانا مسنون اور باعث برکت وثواب ہے، نصف شب کے بعد جس وقت بھی کھائیں سحری کی سنت ادا ہو جائے گی، لیکن بالکل آخر شب میں کھانا افضل ہے،

**مسئلہ:** اگر مؤذن سے صبح صادق سے پہلے اذان دے دی، تو سحری کھانے کی ممانعت نہیں، جب تک صبح صادق نہ ہو جائے۔

**افطاری:** سورج غروب ہو جانے کا یقین ہو جانے کے بعد افطار میں دیر کرنا مکروہ ہے، تین منٹ کی احتیاط بہرحال کرنی چاہیے، اس میں کچھ حرج نہیں۔

**مسئلہ:** کھجور سے افطار کرنا افضل ہے، اور کسی دوسری چیز سے افطار کریں تو اس میں بھی کوئی کراہت نہیں۔

**افطار کے وقت یہ دعائیں مسنون ہیں:**

(۱) "اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَ عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ"[ سنن ابی داؤد]

(۲) "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْئٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ" [ سنن ابن ماجہ]

**افطاری کے بعد یہ دعا مسنون ہے:**

"ذَھَبَ الظَّمَأُ وَ ابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَ ثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ "[سنن ابی داؤد]

**اگر کسی کے ہاں افطار کرے تو افطار کرانے والے کو یہ دعا دے:**

”اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ وَ اَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَ صَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلَائِکَةُ“[ سنن ابن ماجہ]

**تراویح:** رمضان المبارک میں عشاء کے فرض اور سنت کے بیس رکعت نمازِ تراویح سنتِ مؤکّدہ ہے۔

**مسئلہ:** تراویح کی جماعت سنت علی الکفایہ ہے، اگر محلے کی مسجد میں تراویح کی جماعت ہوتی ہو، اور کوئی شخص علیحدہ اپنے گھر میں اپنی تراویح پڑھ لے، تو سنت ادا ہوگئی، اگرچہ مسجد اور جماعت کے ثواب سے محروم رہا، اور اگر محلے میں بھی جماعت نہ ہوئی، تو سب کے سب سنت چھوڑنے پر گناہ گار رہوں گے۔

**مسئلہ:** تراویح میں پورا قرآن مجید ختم کرنا بھی سنت ہے، کسی جگہ حافظ قرآن سنانے والا نہ ملے، یا ملے مگر سنانے پر اجرت ومعاوضہ طلب کرے، تو چھوٹی سورتوں سے نمازِ تراویح ادا کریں، اجرت دے کر قرآن نہ سنیں، کیونکہ قرآن سنانے پر اجرت لینا اور دینا حرام ہے۔

**مسئلہ:** جمہور علماء کا فتوی یہ ہے کہ نابالغ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں۔

## اعتکاف

**مسئلہ:** اعتکاف اس کو کہتے ہیں کہ اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں رہے، اور ایسی حاجاتِ ضروریہ جو مسجد میں پوری نہ ہوسکیں، جیسے پیشاب، پاخانہ، غسلِ واجب اور وضو کی ضرورت، ان کے سوا مسجد سے باہر نہ جائے۔

**مسئلہ:** رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا سنتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے، یعنی اگر بڑے شہر کے محلّہ میں اور چھوٹے دیہات کی پوری بستی میں کوئی بھی اعتکاف نہ کرے، تو سب سنت چھوڑنے پر گناہ گار رہوں گے، اور کوئی ایک بھی محلّہ میں اعتکاف کرے تو سب کی طرف سے سنت ادا ہو جاتی ہے۔

**مسئلہ:** اعتکاف میں بالکل خاموش رہنا ضروری نہیں، بلکہ مکروہ ہے، اور نہ ہی پردے لٹکانا

اور جگہ خاص کرنا ضروری ہے، بعض علاقوں میں معتکف عورتوں کی طرح نقاب میں رہتے ہیں، شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں، ہاں البتہ اعتکاف کے دوران فضولیات سے بچنا چاہیے، نیک اعمال میں مشغول رہنا چاہیے اور اس کے مناسب انتظام میں میں بھی کچھ حرج نہیں۔

**مسئلہ:** غسلِ جمعہ یا محض گرمی کی وجہ سے ٹھنڈک کے واسطے مسجد سے باہر نکلنا اعتکافِ مسنون میں جائز نہیں، مسجد کے ملحق غسل خانے جو مسجد میں نہیں ہوتے، لیکن مسجد کی ملکیت ہوتے ہیں، ان میں بھی غسلِ جمعہ یا ٹھنڈک کے لیے غسل کی خاطر جانا، اعتکافِ مسنون میں جائز نہیں، جائز طریقے پر غسلِ جمعہ یا ٹھنڈک کے غسل کی صورت یہ ہے کہ مسجد میں ٹب رکھ کر اس میں غسل کریں یا مسجد کے کنارے پر اس طرح بیٹھیں کہ مستعمل پانی مسجد میں نہ گرے۔[ فتاوٰی عثمانی، ج۲،ص ۱۹۶]

**مسئلہ:** اگر بیماری وغیرہ کسی وجہ سے اعتکافِ مسنون توڑ دیا تو قضاء ایک دن کا اعتکاف لازم ہوگا، جس کے لیے رمضان شرط نہیں، لیکن روزہ شرط ہے۔ [ایضاً]

## شبِ قدر

حضرت مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ رقم طراز ہیں:

''چونکہ اس امت کی عمریں بہ نسبت پہلی امتوں کے چھوٹی ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک رات ایسی مقرر فرما دی ہے کہ جس میں عبادت کرنے کا ثواب ایک ہزار مہینہ کی عبادت سے بھی زیادہ ہے، لیکن اس کو پوشیدہ رکھا تا کہ لوگ اس کی تلاش میں کوشش کریں، اور ثواب بے حساب پائیں، رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں شبِ قدر ہونے کا زیادہ احتمال ہے، یعنی اکیسویں، تئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں شب، اور ستائیسویں شب میں سب سے زیادہ احتمال ہے، ان راتوں میں بہت محنت سے عبادت اور توبہ واستغفار اور دعا میں مشغول رہنا چاہیے، اگر تمام رات جاگنے کی طاقت یا

فرصت نہ ہو، تو جس قدر ہو سکے جاگے، اور نفل نماز یا تلاوتِ قرآن یا ذکر یا تسبیح میں مشغول رہے، اور کچھ نہ ہو سکے، تو عشاء اور صبح کی نماز جماعت سے ادا کرنے کا اہتمام کرے، حدیث میں آیا ہے، کہ یہ بھی رات بھر جاگنے کے حکم میں ہو جاتا ہے، ان راتوں کو صرف جلسوں، تقریروں میں صَرف کر کے سو جانا بڑی محرومی ہے، تقریریں ہر رات ہو سکتی ہیں، عبادت کا یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ البتہ جو لوگ رات بھر عبادت میں جاگنے کی ہمت کریں، وہ شروع میں کچھ وعظ سن لیں، پھر نوافل اور دعا میں لگ جائیں تو درست ہے۔'' [جواہر الفقہ، جلد سوم، ]

شبِ قدر سے متعلق حضرت رحمہ اللہ کی یہ تحریر بہت مختصر لیکن انتہائی جامع ہے، جو آپ کی خدا افقہی و علمی صلاحیت وبصیرت کی ایک ادنی جھلک ہے۔

شبِ قدر میں پڑھنے کے لیے حضور نبی کریم ﷺ نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ دعا تعلیم فرمائی:

" اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفُوَ فَاعْفُ عَنِّیْ "۔

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کی پوری پوری برکتیں عطاء فرمائیں اور اس ماہِ مبارک کو ہماری بخشش ونجات کا ذریعہ بنائیں۔ [ترمذی]

اللّٰھم صلّ وسلّم وبارك علی سیدنا ومولانا

محمد و علیٰ اله و صحبه اجمعین

سید عبدالناصر ترمذی

# سخاوت سیدالکونین صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اول تو تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے ( کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کا مقابلہ نہ کرسکتا تھا) کہ خود فقیرانہ زندگی بسر کرتے تھے اور عطاؤں میں بادشاہوں کو شرمندہ کرتے تھے، ایک دفعہ نہایت سخت احتیاج کی حالت میں ایک عورت نے چادر پیش کی اور سخت ضرورت کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنی، اسی وقت ایک شخص نے مانگ لی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرحمت فرمادی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرض لے کر ضرورت مندوں کی ضرورت کو پورا فرماتے تھے اور قرض خواہ کے سخت تقاضے کے وقت کہیں سے اگر کچھ آ گیا اور ادائے قرض کے بعد بچ گیا تو جب تک وہ تقسیم نہ ہوجائے گھر میں تشریف نہ لاتے تھے، بالخصوص رمضان المبارک کے مہینہ میں اخیر تک بہت ہی فیاض رہتے ( کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گیارہ ماہ کی فیاضی بھی اس مہینہ کی فیاضی کے برابر نہ ہوتی تھی ) اور اس مہینہ میں جب بھی حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کلام اللہ سناتے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی اور نفع رسانی میں تیز بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے ( خصائل نبوی)

ترمذی کی حدیث سے نقل کیا گیا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرتبہ نوے ہزار درہم جس کے تقریباً بیس ہزار روپے سے زیادہ ہوتے ہیں کہیں سے آئے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوریے پر ڈلوا دیے اور وہیں پڑے پڑے سب تقسیم کرادیے، ختم ہوجانے کے بعد ایک سائل آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ے فرمایا کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں رہا، تو کسی سے میرے نام سے قرض لے لے، جب میرے پاس ہوگا

ادا کردوں گا (خصائل نبوی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا گیا ہو اور آپ نے فرمایا ہو میں نہیں دیتا، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کیلئے کوئی چیز نہ اٹھا رکھتے تھے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے، خاص کر ماہِ رمضان میں تو بہت ہی سخی ہو جاتے تھے (صحیح بخاری باب بدء الوحی)

ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابوذر! مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس کوہ احد کے برابر سونا ہو اور تیسرے دن تک اس میں سے میرے پاس ایک اشرفی بھی بچ رہے سوائے اس کے جو ادائے قرض کیلئے ہو، تو اے ابوذر! میں اس مال کو دونوں ہاتھوں سے خدا تعالیٰ کی مخلوق میں تقسیم کر کے اٹھوں گا (صحیح بخاری کتاب الاستقراض ص ۳۲۱ ج ۱)

(اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ص ۶۸)

مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم

# سوئے حرم

## سفر حرمین شریفین زادہما اللہ تشریفاً وتکریماً ۱۴۳۸ھ کی روئیداد

بعدالحمدو الصلوٰۃ :اس مرتبہ بفضلہ تعالیٰ عمرہ کی سعادت کیلئے عزیز محترم مولانا حبیب اللہ صاحب زیدمجدہ سے گروپ تیار کرنے کیلئے گذشتہ سال کے احباب اور احقر ناکارہ نے بھی اصرار کیا تو انہوں نے اس پرزور اور خوشگوار فرمائش کو قبول کرتے ہوئے 31 جنوری 2017ء منگل 2 جمادی الاولیٰ 38ھ کی تاریخ طے کی گروپ میں گذشتہ سال کے ساتھیوں کیلئے ایک اور بہت بڑا جم غفیر تیار ہوگیا پاسپورٹ ویزا کیلئے جمع کرا کر ٹکٹ خرید لئے گئے اور سب حضرات تیاری کے ساتھ اس تاریخ کا شدت سے انتظار کرنے لگے بالآخر تاریخ قریب آ گئی احقر نے ایک روز پہلے سوموار کو لاہور جانے کا پروگرام بنالیا چنانچہ احقر یکم جمادی الاولیٰ بروز سوموار جامعہ حقانیہ سے نوافل ادا کر کے دعا کے بعد تمام احباب سے مل کر سوا بارہ بجے لاہور کیلئے روانہ ہوا۔

گیارہ بجے گھر سے بھی ہو آیا تھا، لاہور کے سفر میں برخورداران عبدالناصر اور عبدالباسط سلمہما ہمراہ تھے چار بجے کے قریب حسن ٹاؤن برادر عزیز مولوی عبدالعظیم سلمہ اللہ کے گھر پہنچے نماز عصر ادا کر کے کھانا کھایا اور پھر دارالعلوم الاسلامیہ میں حضرت مولانا مشرف علی صاحب تھانوی مدظلہم سے ملاقات کیلئے حاضر ہوئے وہاں جناب قاری بشیر صاحب مدظلہ سے بھی ملاقات ہوگئی یہ مدینہ منورہ مسجد نبوی میں عرصہ باون سال سے پڑھا رہے ہیں اور دارالعلوم الاسلامیہ کے ابتدائی شاگرد ہیں ،نماز مغرب کے بعد قاری بشیر صاحب تشریف لے گئے بھائی عبدالوحید ثنا بھی نماز سے قبل پہنچ چکے تھے اس لئے ہم سب حضرت مدظلہم کے گھر حاضر ہوئے چائے کا دور بھی چلا اور حضرت نے ہماری وجہ سے آج سبق کا

بھی ناغہ کیا اور ہماری یہ نشست عشاء تک چلتی رہی عشاء کے بعد اجازت لے کر ہم رخصت ہوئے حضرت نے دعا کیلئے کہا اور ہمارے لئے بھی دعا فرمائی احقر کو حرمین میں استعمال کیلئے موبائل کے واسطے سم بھی عطا فرمائی احقر برادرم جناب عبدالوحید صاحب زید مجدہ ہم کے ہمراہ ان کے گھر روانہ ہوا اور برخورداران عبدالعظیم سلمہ کے ساتھ ان کے گھر چلے گئے، احقر کا رات کا قیام ولنشیا میں ہوا۔

## 2 جمادی الاولیٰ 1438ھ 31 جنوری 2017ء

صبح نماز فجر ادا کر کے دوبارہ لیٹ گیا اور دس بجے ناشتہ کیا ایک بجے تک برادرم عبدالوحید صاحب کے مکان پر ہی رہا پھر نماز کی تیاری کی اور بلو کی فیکٹری پہنچ گئے سب نے ظہر کی نماز ادا کی کچھ دیر بعد مولوی ابوبکر سلمہ کے ہاں ماڈل ٹاؤن پہنچے کھانا ان کے ہاں طے تھا وہاں عصر کی نماز ادا کی مغرب کے بعد مولوی بوبکر علوی سلمہ آ گئے سوا سات بجے ہم ائرپورٹ کیلئے نکلے آٹھ بجے ائرپورٹ پہنچے مولوی حبیب اللہ صاحب مع قافلہ کچھ تاخیر سے پہنچے بہرحال نو بجے ائرپورٹ کے اندر داخلہ ہوا، مولوی ابوبکر مولوی عبدالعظیم عبدالناصر عبدالباسط سلمہم سب مل کر واپس ہوئے اور ہم تمام مراحل سے بخیر وخوبی گذر کر جائے نماز کی جگہ پہنچے وضو کیا اور احرام کی چادریں پہنیں پھر نوافل ادا کئے اس کے بعد عمرہ کی نیت کی تلبیہ پڑھا اور دعا کی، ٹھیک گیارہ بجے جہاز میں اپنی نشست پر بیٹھ گئے بعض احباب دیر سے آئے بہرحال جہاز آدھ گھنٹے بعد تقریباً ساڑھے گیارہ بجے روانہ ہوا اب دو گھنٹے ہو چکے ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ بروقت جدہ پہنچے گا اللہ تعالیٰ تمام مسافروں کو اپنی منزل پر بخیریت پہنچائیں اور ہمیں اپنے فضل وکرم سے عمرہ متقبلہ اور سعی مشکور ذنبا مغفورا نصیب فرمائیں آمین ثم آمین۔

احقر نے یہ سطور طیارہ میں لکھی تھیں بحمد اللہ تعالیٰ طیارہ بروقت پہنچا سعودیہ کے وقت کے مطابق دو بجکر پچاس منٹ پر طیارہ زمین پر اترا اور بحمد اللہ تمام مسافر بخیریت جدہ پہنچے یہاں پانچ بجے تک قیام رہا فجر کی نماز راستے میں ادا کی اور سات بجے کے بعد مکہ

معظّمہ زادہا اللہ شرفاً ونوراً پہنچے، جدہ پہنچ کر برخوردار عبدالناصر سلمہ سے فون پر بات ہوگئی تھی ان کو جدہ پہنچنے کی اطلاع کردی گئی تھی۔

## 4 جمادی الاولیٰ 38ھ یکم فروری 2017ء

جیسا کہ اوپر تحریر کر چکا ہوں کہ آج صبح سات بجے مکہ مکرمہ حاضری ہوئی آٹھ بجے بلڈنگ میں پہنچے برج شہر کے قریب ذرا فاصلہ پر جوہرہ فاز کے نام سے ہے سب کا قیام اس میں طے ہوا سامان رکھا سب نے آرام کیا یہی طے ہوا کہ عمرہ ظہر کے بعد ادا کیا جائے چنانچہ ایک بجے سب تیار ہوکر بلڈنگ سے نکلے پہلے ظہر کی نماز جماعت سے ادا کی گئی پھر سب نے طواف کیا طواف سے فارغ ہوکر سعی میں وقفہ ہوا سعی عصر کے بعد ہوئی مغرب کے قریب اس سے فارغ ہوئے اس لئے عشا کے بعد سب نے حلق کرایا یوں بحمداللہ عمرہ مکمل ہوا اللہ تعالیٰ سب کو مبارک فرمادیں اور قبول فرمائیں آمین، عمرہ میں زیادہ وقت نہیں لگا صرف ایک گھنٹہ میں طواف اور سعی ہوئے لیکن گروپ بڑا تھا اس لئے ان کو جمع کرنے اور سنبھالنے میں وقت لگ گیا تاہم سب نے عمرہ کرلیا اور سہولت سے کیا۔

آج ظہر کے بعد مولوی عبدالرشید صاحب ڈیرہ غازی خان سے بھی ملاقات ہوئی وہ کل آئے ہیں عمرہ کر چکے ہیں تاہم طواف میں ہمارے ساتھ رہے اور طواف کیا، صبح فاروقہ سے قاری عبیداللہ ساجد صاحب کا فون آیا انہوں نے خیریت معلوم کی اور دعا کیلئے کہا اسی طرح جناب قاری شرافت اللہ صاحب نے بھی سلانوالی سے فون کرکے حالات دریافت کئے دعاؤں کی درخواست کی عشا کے بعد عبدالباسط سلمہ نے فون کیا گھر میں بھی بات ہوئی بحمداللہ جانبین میں ہر طرح عافیت ہے۔

نماز عشاء سے فارغ ہوکر حلق کرایا، حلق کے بعد کھانا ہوا پھر منزل پر پہنچے تو محترم جناب اصغر علی صاحب جدہ سے پہنچے ہوئے تھے ان سے ملاقات ہوئی انہوں نے پنڈی جناب حاجی شاہد علی صاحب سے بات کرائی۔

## جمعرات 5 جمادی الاولیٰ 38ھ 2 فروری 2017ء

صبح نماز فجر ادا کر کے آرام کیا دس بجے ناشتہ ہوا برادرم مولانا اشرف علی صاحب، مع قاری عبدالرحمان صاحب عامل دونوں حضرات منزل پر تشریف لے آئے مولوی حبیب اللہ بھی پہنچ گئے حاجی فاروق صاحب نے خوب تواضع فرمائی، ہم گیارہ بجے تک محو گفتگو رہے پھر تیاری کر کے حرم پہنچ گئے ظہر کے بعد کھانا کھایا، قاری اسامہ رفیق صاحب کو احقر نے اپنے پہنچنے کی اطلاع کردی وہ بہت خوش ہوئے انہوں نے قاری رفیق صاحب کو بھی اطلاع کرنے کی ذمہ داری لی۔عصر اور مغرب کے بعد حرم حاضری ہوئی اس دوران کوئی کام نہ ہوسکا عشاء البتہ حرم میں ادا کی، قاری عبیداللہ ساجد صاحب نے آج بھی فون کیا اور خاص طور پر ڈاکٹر عبدالمقیم صاحب کیلئے دعا کا کہا اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفا عطا فرمائیں آمین۔

## 6 جمادی الاولیٰ 38ھ جمعۃ المبارک 3 فروری 2017ء

صبح فجر کے بعد کچھ دیر آرام کیا بعدہ ناشتہ کر کے جمعہ کی تیاری کی اور حرم میں حاضری ہوئی اذان اول تک معمولات پورے کئے اذان دوم کے بعد شیخ شریم نے خطبہ دیا خطبہ بہت فصیح و بلیغ تھا زیادہ تر تقویٰ کے اختیار کرنے پر زور دیا پھر جمعہ پڑھایا جمعہ کے بعد احقر مولانا اشرف علی صاحب کے ہاں ان کے ساتھ چلا گیا وہ مدرسہ صولتیہ کے اساتذہ کے مکانات میں موجود مہمان خانہ میں ٹھہرے ہوئے ہیں وہاں ہم نے کھانا کھایا اور بہت سی کتابیں جو مولانا نے اپنے لئے منتخب کی ہیں انہیں دیکھتا رہا عصر وہیں ادا کی عصر کے بعد ہم حرم میں آ گئے، عشا کے بعد منزل پر حاضری ہوئی تھوڑی دیر میں عزیز مولوی عمر فاروق علوی سلمہ بھی منزل پر پہنچ گئے تقریباً ایک گھنٹہ تک ان سے گفتگو ہوتی رہی اس کے بعد وہ رخصت ہوئے۔

آج قاری عبیداللہ ساجد صاحب نے فون کیا اور عشا کے بعد عبدالناصر سلمہ کا فون بھی آیا جامعہ میں اور گھر میں ہر طرح خیریت ہے فللہ الحمد آج کا جمعہ حقانیہ مسجد میں عبدالملک سلمہ نے پڑھایا، قاری اسامہ صاحب نے بتایا کہ شاید وہ کل مکہ معظّمہ آ کر ملاقات کریں گے۔

## 7 جمادی الاولیٰ 38ھ بروز ہفتہ 4 فروری 2017ء

حسب سابق فجر ادا کی اور پھر کچھ دیر آرام کے بعد ناشتہ ہوا اس کے بعد تیاری کر کے حرم میں پہنچ گئے ظہر تک وہاں حاضری رہی معمولات پورے کئے پھر منزل پر آ گئے۔

محترم جناب قاری رفیق صاحب، قاری اسامہ رفیق صاحب بھی تشریف لائے ساتھ ہی کھانا بھی لائے جو سب احباب نے مل کر کھایا کھانا بحمد اللہ بہت لذیذ تھا کئی گھنٹے یہ حضرات یہاں رہے اور مختلف موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی خاص طور پر حضرت شیخ سلیم اللہ رحمہ اللہ کے حادثہ وفات پر افسوس کا اظہار ہوتا رہا آخر میں جناب......... صاحب بھی مدینہ منورہ سے بحالت احرام یہیں پہنچ گئے ان سے پہلی ملاقات تھی مل کر طبیعت بہت خوش ہوئی پھر ہم مل کر حرم چلے گئے مغرب اور عشاء حرم میں ادا کی اور پھر منزل واپسی ہوئی کچھ دیر کے بعد.........صاحب بھی پہنچ گئے سب نے مل کر کھانا کھایا اور پھر حضرت شیخ سلیم اللہ خان رحمہ اللہ کے حوالہ سے بات ہوئی معہد الخلیل کا ایک بیان بھی حضرت کا سنا، رات تقریباً دو بجے تک سلسلہ گفتگو چلتا رہا اس کے بعد احقر نے سونے کی کوشش کی بمشکل چار بجے کچھ دیر کیلئے نیند آئی اور پھر نماز فجر کے وقت سب بیدار ہو گئے۔

آج صبح عبدالباسط سلمہ نے فون کیا گھر بھی بات ہوئی بحمد اللہ سب خیریت ہے جامعہ حقانیہ سے مولوی صدیق صاحب سلمہ نے بھی فون کیا اور حالات بتائے۔

### سفر مدینہ منورہ

## 8 جمادی الاولیٰ 1438ھ بروز اتوار 5 فروری 2017ء

آج صبح نماز کے بعد چائے پی اور پھر سامان کمرہ سے نیچے اتارا گیا بھائی....... صاحب سے ملاقات کر کے ٹھیک سات بجے قافلہ عزیز محترم مولوی حبیب اللہ سلمہ کی قیادت میں مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا، پانچ گھنٹے میں یہ مبارک سفر مکمل ہوا سب حضرات نہایت خوشی و مسرت سے شہر مقدس میں داخل ہوئے اور بنگال پاڑا جبل احد کی طرف میں موجود

جوہرہ الماس میں رہائش ملی صاف ستھرے کھلے نہایت آرام دہ کمرے میں سب نے داخل ہوکر سامان رکھا نماز کی تیاری کی اور پھر جماعت سے نماز ادا کی اس کے بعد کھانا ہوا اور پھر عصر میں مسجد نبوی شریف میں حاضری ہوئی نماز کے بعد مولانا اشرف علی صاحب سے ملاقات ہوگئی کچھ دیر بعد باوجود ہر طرح کی نااہلی کے اٹھے اور نہایت ادب سے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری دی اور صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کی شیخین رضی اللہ عنہما کی خدمت اقدس میں بھی سلام عرض کیا عشاء تک مسجد میں حاضری رہی مغرب کے بعد جناب مولانا عبدالرحمان کوثر زید مجدہم کے بیٹے عزیز حماد سلمہ مل گئے انہوں نے بتایا حضرت مولانا مفتی مجد القدوس صاحب پیچھے آپ کا انتظار کررہے ہیں ہم حاضر ہوئے وہ بڑے تپاک سے ملے ان کے بھانجے بھی تھے ان سے بھی ملاقات ہوئی کافی دیر تک مفتی صاحب بزرگوں کے حالات اور ملفوظات سناتے رہے سب کو بہت فائدہ ہوا، پھر عشاء کا وقت ہوا اور ہم نے عشا ادا کی اس کے بعد منزل پر واپسی ہوئی۔

ظہر کے بعد عزیز محترم مولوی محمد صدیق سلمہ نے فون کیا خیریت اور حالات بتائے۔

## 9 جمادی الاولیٰ 1438ھ سوموار 6 فروری 2017ء

صبح بروقت حرم میں حاضری ہوئی اور جماعت سے نماز فجر ادا کی اشراق کے بعد مولانا اشرف علی صاحب نے سب کو ناشتہ کرایا اس کے بعد منزل پر پہنچے مولانا اشرف علی صاحب بھی ہمراہ تھے ظہر تک ہم نے آرام کیا اور ظہر مسجد میں ادا کی ظہر عصر کے درمیان منزل پر رہے عصر میں پھر حاضری ہوئی اور عصر کے بعد صلوٰۃ وسلام کیلئے روضہ اطہر پر حاضری ہوئی اس کے بعد عشا تک حرم میں ہی وقت گذرا مغرب تک معمولات پورے کئے اور مغرب کے بعد عبداللہ العراقی سلمہ نے پہلے نورالانوار اور پھر ترمذی شریف کا آغاز کیا عشاء تک چند احادیث ہوئیں نماز کے بعد مولانا عبداللہ البرنی سے ملاقات ہوئی مولانا مجد القدوس زید مجدہم تشریف لے آئے اور بزرگوں کے ملفوظات اور واقعات سننے کا موقع ملا۔

آج قاری عبیداللہ ساجد نے بھی فون کیا اور عشاک بعد عبدالملک سلمہ کا فون آیا اور اس نے خیریت بتائی اور یہ بھی بتایا کہ عبدلقدیر سلمہ کراچی سے روانہ ہو چکے ان شاء اللہ تعالیٰ کل ساہیوال پہنچیں گے۔

## 10 جمادی الاولیٰ 38ھ 7 فروری 2017ء

صبح فجر میں حرم حاضری ہوئی اشراق سے قبل بقیع الغرقد حاضری ہوئی تمام حضرات کو عموماً اور ازواج مطہرات بنات طاہرات رضی اللہ عنہن اور حضرت سیدنا امیر المومنین ذوالنورین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو خاص طور پر ایصال ثواب کیا اور بھی بعض خاص خاص حضرات کی قبور پر حاضری ہوئی اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کے درجات بلند فرمائیں اور ان کی برکت سے ہمیں بھی حسن خاتمہ اور نجات بلاعتاب کی سعادت عطا فرمائیں آمین۔

بقیع الغرقد میں سب سے پہلی قبر حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی ہے لیکن مدفون حضرات میں سب سے افضل حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ہیں اور ان کی قبر مبارک سب سے ممتاز بھی ہے باقی حضرات کی قبور کی کوئی خاص نشانی نہیں پرانے حضرات کو کچھ معلوم ہے اگر وہ نشاندھی نہ کریں تو کچھ پتہ نہیں چلتا بہرحال یہیں امام دارالہجر ت حضرت امام مالک رحمہ اللہ اور ان کے شاگرد خاص کی قبر بھی ہے اور ہمارے اکابر رحمہم اللہ میں سے حضرت شیخ خلیل احمد سہارنپوری اور حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلوی حضرت مولانا بدرعالم میرٹھی اور حضرت شیخ القرآ قاری فتح محمد صاحب پانی پتی حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ سکھروی رحمۃ اللہ علیہم کی قبور بھی موجود ہیں، پورا قبرستان بقعہ نور ہے اللہ تعالیٰ سب پر رحم فرمائے ع دفن ہوگا نہ کہیں ایسا خزانہ ہرگز۔

احقر کے ساتھ مولانا حبیب اللہ اور مولانا امجد بھی تھے سب کی عجیب کیفیت تھی خاص طور پر حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضری کے وقت یہ کیفیت اور بھی عجیب ہوگئی۔

حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر اسی طرح حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک پر بے ساختہ گریہ طاری ہو جاتا ہے اور مجموعی طور پر بقیع الغرقد میں آ کے یوں لگتا ہے کہ اہل جنت کے مکان کی سیر ہو رہی ہے بہرحال وہاں سے واپس آئے تو اشراق کے نوافل ادا کئے صلوٰۃ وسلام بقیع الغرقد میں حاضری سے قبل عرض کر چکے تھے اس لئے منزل کی طرف چل پڑے اور راستہ میں ناشتہ کر کے اپنے اپنے کمرہ میں پہنچے اور آرام کیا پھر تیاری کر کے ظہر میں حرم پہنچ گئے عصر سے عشا تک حرم میں رہے۔

ترمذی شریف کا سبق کچھ عصر کے بعد ہوا اور کچھ مغرب کے بعد اس دوران.......
صاحب بھی پہنچ گئے پھر ایک بزرگ ابوالشکور عبداللہ صاحب تشریف لے آئے یہ دس سال سے مدینہ منورہ میں مقیم ہیں اور عطار ہیں عالم فاضل اور متبع ہیں کچھ نصائح فرماتے رہے ان سے مل کر بہت خوشی ہوئی عشا کے بعد مفتی مجدالقدوس رومی زید مجدہم تشریف لے آئے مولانا ابوالشکور صاحب بھی یہیں تشریف لے آئے کافی دیر تک مختلف موضوعات پر تبادلہ خیال رہا مفتی مجدالقدوس صاحب نے حسب سابق اکابر کے ملفوظات سنا کر سب کو محظوظ کیا۔

## 11 جمادی الاولیٰ 38ھ 8 فروری 17ء

صبح فجر کے بعد ناشتہ کیا اس کے بعد آرام کیا پھر تیاری کی اور گیارہ بجے احقر مسجد میں حاضر ہو گیا صلوٰۃ وسلام عرض کیا اور پھر وہیں بیٹھ کر معمولات پورے کئے ظہر بھی یہیں ادا کی اس کے بعد منزل پر آ گیا مولوی حبیب اللہ سلمہ آج پورے قافلہ کو لے کر زیارات کیلئے گئے اور ظہر حرم میں ادا کی احقر ان کے ساتھ نہیں گیا تھا عصر کے وقت حرم میں حاضری ہوئی اور عشاء تک یہیں رہے اس دوران ترمذی شریف کا سبق بھی ہوا اور مختلف حضرات کی ملاقاتیں بھی۔

عشاء کے بعد مفتی مجدالقدوس رومی صاحب تشریف لے آئے اسی طرح حضرت ابوالشکور صاحب بھی خوب محفل رہی جناب ابوالشکور صاحب نے گھر سے نکلتے وقت داہنا

قدم نکالنے پر اپنی تحقیق پیش کی ایک کاپی احقر کو بھی عنایت فرمائی پھر ہم سب مع .........
صاحب ومولوی حبیب اللہ مولانا عبدالرحمان صاحب کوثر حفظہ اللہ کے فرزند عزیز مولوی حماد سلمہ کے ساتھ ان کے گھر چلے گئے وہاں بھی کافی دیر تک مجلس رہی اور کھانا ہوا آخر میں مولانا مجد القدوس رومی کے بھانجے عزیز مولوی عبداللہ اور حماد سلمہما کو مسلسلات کی اجازت دی پھرانہوں نے حدیث پاک کی دو کتابوں کے اوائل پڑھ کر سنائے احقر نے ان کو اجازت بھی دی بلکہ ایک نسخہ ''التحفۃ الترمذیہ'' کا نام لکھ کر ان کو دے دیا اسی دوران کچھ بارش بھی ہوئی اور اس طرح ہمیں بارہ بج گئے حماد اور عبداللہ دونوں ہمیں ہوٹل پر پہنچا گئے۔

آج عبدالناصر سلمہ نے فون پر جامعہ کے امتحان اور طلبہ کی رخصت کا بتایا، قاری عبیداللہ ساجد نے حضرت مولانا رشید احمد شاہ جمالی کے سلام اور خیریت کا بتایا نیز روضہ اطہر پر صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کیلئے بھی فرمایا۔ برادرم قاری شرافت اللہ صاحب زید مجدہم اور ان کے پسر خورد عزیز حبیب اللہ سلمہ نے بھی عشاء کے بعد فون پر حالات سے آگاہ کیا اور ہماری خیریت دریافت کی۔

آج مغرب کے بعد عزیز مولوی معاذ بن قاری محمد رفیق جدہ بھی ملنے آئے حالات اور خیریت کا تبادلہ ہوا ان سے طے ہوا کہ وہ کل صبح کو آٹھ بجے ہوٹل آئیں گے اور زیارات پر لے جائیں گے۔

## 12 جمادی الاولیٰ 38ھ جمعرات

فجر کے بعد احقر نے ناشتہ کیا آٹھ بجے عزیز معاذ سلمہ ہوٹل پر پہنچ گئے احقر مولوی حبیب اللہ اور........صاحب ان کے ہمراہ زیارتوں کیلئے روانہ ہوئے پہلے ان حضرات نے ناشتہ کیا اس کے بعد احد حاضری ہوئی سید الشہداء حضرت حمزہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے مزار اقدس پر ایصال ثواب کیا وہ جگہ بھی دیکھی جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زخمی ہونے کے بعد آرام فرمایا تھا، پھر مسجد قبلتین میں دو رکعتیں ادا کیں، آخر

میں مسجد قبا میں حاضری اور رکعتیں پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی اس سیر کے دوران معاذ سلمہ نے اور بھی کئی مساجد دکھائیں جو مختلف ناموں سے منسوب اور قدیم مساجد ہیں۔

جامع الخندق کو باہر سے دیکھا اندر حاضری نہ ہوئی وقت کافی ہو چکا تھا ظہر کی اذان قریب تھی اس لئے حرم میں واپسی ہوئی نماز کے بعد ہم ہوٹل آ گئے سب نے مل کر کھانا کھایا عصر تک...... سے گفتگو ہوتی رہی پھر اذان ہوئی تو تیاری کر کے حرم میں حاضر ہو گئے، نماز کے بعد صلوٰۃ وسلام عرض کیا اور مغرب تک دیگر معمولات پورے کئے مغرب تا عشاء ترمذی شریف کی احادیث کا سلسلہ رہا، مولانا اشرف علی صاحب نے بتایا کہ وہ کل جمعہ کے بعد مکہ معظّمہ جارہے ہیں اس لئے نماز عشا کے بعد ان سے ملاقات کر لی گئی، مولانا حبیب اللہ زید مجدہم اور حضرت مولانا ابوالشکور صاحب مدظلہم تشریف لے آئے اور کچھ دیر محفل کا سلسلہ رہا مولانا رومی نے ایک جگہ دعوت پر جانا تھا اس لئے وہ چلے گئے احقر کو بھی ساتھ چلنے کا کہا تھا لیکن ہماری آج کی دعوت پہلے سے طے تھی اس لئے احقر ان کے ساتھ نہ جاسکا اور ہوٹل پر آ گیا۔

آج عصر کے بعد گھر بات ہوئی سب خیریت ہے عبدالباسط، عبدالقدیر اور عبدالواسع سلمہم نے بھی بات کی حالات دریافت کئے اور دعاؤں کیلئے کہا۔ قاری عبیداللہ ساجد صاحب نے فون پر بتایا کہ وہ آج منڈی بہاوالدین سے واپس فروکہ جارہے ہیں اور خیریت بتا کر دعا کیلئے بھی کہا۔ رات احقر کو سردی سے بخار ہوا اس لئے دوا لینی پڑی کھانسی بھی تھی اس کی دوا بھی لی اللہ تعالیٰ جلد شفا عطا فرمائیں۔

## 13 جمادی الاولیٰ 38ھ جمعۃ المبارک 10 فروری 2017ء

صبح فجر کے بعد ناشتہ کیا اب طبیعت بحمد اللہ بہتر ہے پھر جمعہ کی تیاری کی اور حرم پہنچ گیا معمولات میں مشغولی رہی اذان اول کے بعد سنتیں ادا کی گئیں اذان ثانی کافی وقفہ کے بعد ہوئی اور پھر امام حرم حفظہ اللہ نے خطبہ دیا آج کے خطبہ میں میاں بیوی کے باہمی

حقوق کا بیان تھا اور طلاق کی مذمت کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ رہنے اور برداشت کا مادہ کام میں لانے پر زور دیا گیا۔

خطبہ میں احادیث طیبہ اور جابجا قرآنی آیات سے بھی استدلال کیا گیا، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عمل کی توفیق عطا فرمائے بعد میں اس کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا گیا نماز جمعہ کے بعد ہم حرم سے نکل کر ہوٹل میں آئے یہاں حاجی اصغر علی صاحب جو کل جدہ سے آئے تھے پہلے سے منتظر تھے انہوں نے سب کی دعوت کی سب نے ان کی طرف سے منزل پر ہی کھانا کھایا اس کے بعد وہ جدہ روانہ ہوئے ان کے بیٹے عبدالرحمان بھی ساتھ تھے۔

آج عصر کے بعد صلوٰۃ وسلام کیلئے مواجہہ شریفہ پر حاضری ہوئی پھر مغرب کے بعد ترمذی شریف کا درس رہا عشا کے بعد مولانا خبیب رومی احقر سے مل کر چلے گئے انہیں جلدی تھی اس لئے آج گفتگو نہ ہوسکی صبح فجر کے بعد وہ جدہ جارہے ہیں پھر مکہ معظمہ بھی آئیں گے امید ہے کہ وہاں بھی ان سے ملاقات ہوگی۔ مولانا ابوشاکر صاحب سے کچھ دیر مجلس رہی اور پھر ہم ہوٹل آگئے، پاکستان سے آج قاری عبیداللہ ساجد صاحب نے خیریت دریافت کرنے کیلئے فون کیا۔

## 14 جمادی الاولیٰ 38ھ بروز ہفتہ 11 فروری 2017ء

صبح فجر کے بعد احقر نے آرام کیا نو بجے کے بعد مولوی امجد سلمہ نے ناشتہ کرایا پھر ان کے ساتھ حرم حاضری ہوئی اور حق تعالیٰ کے فضل وکرم سے ظہر تک ریاض الجنۃ میں بیٹھنا نصیب ہوگیا وہاں کچھ معمولات پورے ہوئے اور دعائیں ہوئیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں عصر کے بعد بھی مغرب تک ریاض الجنۃ میں موقع مل گیا مغرب کے بعد ترمذی شریف کا سبق ہوا اور پھر نماز کے بعد حضرت ابوشاکر صاحب سے ملاقات ہوئی اور ڈاکٹر فرید اکبر شاہ صاحب کے ساتھ مولوی عمر فاروق بھیروی سلمہ کے ہاں جانا ہوا ان کے ہاں آج دعوت تھی احقر اور مولوی حبیب اللہ دونوں ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ان کی گاڑی میں

واپس ہوئے آج ظہر کے بعد کھانا مولوی امجد صاحب کی طرف سے تھا۔

عشا کے بعد مولوی عثمان سرگودھوی سے بھی ملاقات ہوگئی وہ گذشتہ ہفتہ مکہ معظّمہ میں تھے اس لئے پہلے ملاقات نہیں ہوئی نیز انہوں نے فون پر مولوی فاروق سلمہ کوٹ ادوی سے بھی بات کرائی۔

مکہ معظّمہ سے مولانا اشرف علی صاحب نے فون کر کے بتایا کہ وہ عمرہ کر چکے ہیں قاری عبدالرحمان صاحب بھی ان کے ساتھ ہیں، مفتی مجد القدوس رومی زید مجدہم نے فون پر بتایا کہ وہ جدہ پہنچ چکے ہیں حیلہ ناجزہ کا نسخہ ان کیلئے وصول کرنا ہے چنانچہ عشا کے بعد وہ نسخہ مل گیا مکہ معظّمہ میں ملاقات پر ان شاء اللہ تعالیٰ انہیں پہنچانا ہے۔

## 15 جمادی الاولیٰ 38ھ 12 فروری 2017ء

صبح فجر کے بعد آرام کیا پھر ناشتہ ہوا اور تیاری کر کے حرم میں پہنچے، ظہر کے بعد واپس آ کر کھانا کھایا اور پھر مختلف مسائل پر گفتگو رہی اتنے میں عصر کا وقت ہو گیا اس لئے حرم میں حاضری ہوئی اور عشا تک وہیں رہے، عصر کے بعد صلوٰۃ وسلام عرض کیا اور پھر دیگر معمولات ادا کئے مغرب کے بعد ترمذی شریف کا درس ہوا مغرب کے بعد ابوشا کر حضرت عبداللہ صاحب سے ملاقات اور گفتگو رہی عزیز حذیفہ قاری رفیق سلمہ بھی جدہ سے کل مدینہ منورہ پہنچے ہیں آج ان سے بھی ملاقات ہوئی عشا کے بعد مولوی عثمان سلمہ سے بھی ملاقات ہوئی کل بھی ان سے اچانک حرم میں ملاقات ہوگئی تھی۔

قاری عبیداللہ ساجد سلمہ اور حماد سلمہ نے فون پر بات کی عشا کے بعد برادر عزیز عبداللہ سلمہ اور عبدالباسط سلمہ نے فون پر بات کی خیریت کا علم ہوا انہوں نے دعا کیلئے بھی کہا۔

## 16 جمادی الاولیٰ 38ھ بروز سوموار 13 فروری 2017ء

آج صبح فجر کے بعد ساتھی دیر سے آئے احقر نے ناشتہ کی بجائے آرام کو ترجیح دی آرام کے بعد معمولی ناشتہ کر کے احقر حرم میں حاضر ہو گیا، صلوٰۃ وسلام عرض کر کے محراب

امام کے بالکل پیچھے تیسری صف میں جگہ ملی ظہر تک وہیں بیٹھا رہا اور معمولات میں مشغولی رہی امام صاحب کے تشریف لانے پر ان کی زیارت سے بھی مشرف ہوا ماشاءاللہ خوب نیک صالح اور پوری ڈاڑھی ہے اور ادھیڑ عمر معلوم ہو رہے تھے نماز ادا کر کے پھر صلوٰۃ وسلام کے بعد اپنی سابقہ جگہ پر آ گیا احباب سے ملاقات ہوئی اور مولوی محمود عالم صفدر اوکاڑوی سے بھی ملاقات ہوئی انہوں نے پہچان لیا تھا اس لئے وہ ہمارے قریب پہنچ گئے کچھ دیر بات ہوئی پھر ہم ہوٹل پر آ گئے کھانا کھایا اور عصر تک اپنے معاملات میں محو گفتگو رہے۔

عصر کی اذان ہوئی تو تیاری کر کے حرم میں پہنچے اور پھر عشا تک مسجد میں رہے، عصر کے بعد بھی صلوٰۃ وسلام کیلئے حاضری کی سعادت ملی مغرب کے بعد عزیز معاذ سلمہ نے بتایا کہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم مسجد کے اگلے حصہ میں ہیں آپ وہاں پہنچ جائیں احقر حاضر ہوا تو حضرت نوافل میں مشغول تھے پھر تلاوت کرتے رہے جب تلاوت سے فارغ ہوئے احقر نے سلام عرض کیا بڑی مسرت کا اظہار فرمایا احقر نے خیریت دریافت کی فرمایا جیسے بوڑھوں کا حال ہوتا ہے ویسے بحمد اللہ خیریت ہے قیام کے بارے میں سوال کیا فرمایا کہ بس چند روز مدینہ طیبہ میں ٹھہر کر یہیں سے کراچی واپسی ہوگی نیز گفتگو کے درمیان حضرت نے فرمایا کہ پہلی مرتبہ میری حاضری 1951ء میں ہوئی تھی اور جو سفر نامہ گم ہونے کا واقعہ ہے وہ 1963ء کا ہے فرما رہے تھے کہ میں نے حرم کے اتنے دور دیکھیں ہیں کہ شاید جو کسی نے دیکھے ہوں پھر اشارہ سے بتایا کہ مسجد نبوی پہلے یہاں تک تھی اس کے بعد سب اضافات ہیں پہلی مرتبہ حاضری سلطان عبدالعزیز کے زمانہ میں ہوئی تھی احقر نے عرض کیا کہ آپ نے حرمین کا دوبارہ کوئی سفر نامہ تحریر نہیں فرمایا حضرت نے جواباً فرمایا کہ اب میں اس کی کچھ تلافی کر رہا ہوں اور اس کی صورت یہ ہوئی کہ بعض حضرات کے اصرار پر اپنی آپ بیتی لکھنی شروع کی ہے اس میں یہاں کی حاضری کا تذکرہ بھی آ جائے گا لیکن یہ آپ بیتی سفر کے درمیان لکھنے کا طے ہوا حضر میں جو مصروفیات ہیں وہ بدستور جاری رہیں گی۔

احقر نے عرض کیا آپ بیتی کے عنوان سے ایک جامع کتاب تیار ہو جائے گی ان شاء اللہ تعالیٰ، آپ نے بہت اچھا کیا کہ اسے شروع فرما دیا حال ہی میں حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر جو مضمون آپ نے تحریر فرمایا احقر نے اس کا بھی ذکر کیا پھر مولوی حبیب اللہ سلمہ نے سلام کے بعد اپنا تعارف کرایا سرگودھا مدینۃ العلوم کے ذکر پر فرمایا کہ حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ میں 1956ء وہاں حاضر ہوا ہوں کچھ اور احباب بھی حضرت سے ملے اتنے میں عشا کی اذان ہوئی نماز اکٹھے ادا کی نماز سے فارغ ہو کر حضرت اپنی رہائش گاہ پر واپس ہوئے اور ہم دعاؤں کی درخواست کر کے اپنی پرانی جگہ پر واپس آ گئے۔

یہاں عزیز عبداللہ سلمہ اور دیگر احباب منتظر تھے عزیز عبداللہ ترمذی شریف کا سبق آج نہیں پڑھ سکے وہ اپنے ساتھ بعض احباب کو لے کر آئے انہوں نے صحاح ستہ کے اوائل سنا کر احقر سے اجازت حدیث لی اسی دوران شیخ جامعہ............البخاری حفظہ اللہ بھی تشریف لے آئے یہ حرم میں بخاری شریف کا درس دیتے ہیں انہوں نے صحیح بخاری شریف اور مسلم شریف کے اوائل میں شرکت کی اور احقر سے اجازت حدیث کا مطالبہ فرمایا، احقر نے ''التحفۃ الترمذیہ'' پر نام لکھ کر انہیں دے دیا بہت خوش ہوئے اور بڑی دعائیں دیں، ان کو عزیز حذیفہ سلمہ لے کر آئے تھے، پھر شیخ ابوشاکر عبداللہ مدظلہم تشریف لے آئے انہوں نے حضرت شیخ سلیم اللہ رحمہ اللہ کی اپنے نام ایک تحریر کی فوٹو کاپی عنایت فرمائی اور دعاؤں سے نوازا۔

عزیز مولوی عثمان سلمہ نے آج دعوت کا اہتمام کیا تھا حرم کے باہر میدان میں دعوت تھی ہندوستان کے حضرات بھی اس میں شریف تھے جن میں گلاؤٹھی منبع العلوم کے حضرت مولانا عبدالرحمان مظاہری مدظلہ بھی تھے جو جلالین شریف اور مشکوٰۃ شریف پڑھاتے ہیں حضرت مولانا مظفر حسین کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت اور مجاز ہیں ہم

سب نے ان کے ساتھ مل کر کھانا کھایا کھانا بحمداللہ بہت لذیذ تھا،مولوی معاذ سلمہ بھی اس میں ہمارے ساتھ شریک تھے کھانے اور گفتگو سے فارغ ہوکر ہم ہوٹل پہنچے مولوی معاذ ہوٹل تک پہنچا کر واپس ہوئے ہوٹل پر آنے کے کچھ دیر بعد حضرت قاری محمد رفیق صاحب مدظلہ نے بھی جدہ سے فون کر کے خیریت دریافت کی۔

آج پاکستان سے قاری شرافت اللہ صاحب نے فون کیا وہ کراچی پہنچے ہوئے ہیں خیریت سے ہیں احقر کی خیریت دریافت کی اور دعاؤں کیلئے کہا۔

احقر کی عمر عیسوی حساب سے آج پورے 56 سال ہوگئی ہے اللہ تعالیٰ تمام کوتاہیوں کو معاف فرمائیں اور تلافی مافات کے ساتھ آئندہ اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں اور بقیہ زندگی کو اخلاص کے ساتھ دین کی خدمت میں گذارنے کی سعادت بخشیں آمین ثم آمین بجاہ النبی المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین۔

## 17 جمادی الاولیٰ 38ھ 14 فروری 2017ء منگل

آج صبح تیاری کی اور حرم نبوی پہنچ کر جماعت سے نماز ادا کی قاری حذیفی حفظہ اللہ نے امامت کرائی نماز کے بعد حضرت خواجہ خلیل احمد صاحب مدظلہ سے مسجد میں ملاقات ہوئی وہ عمرہ کیلئے تشریف لائے ہیں ہم نے ان سے دعا کی درخواست کی اور خیریت دریافت کی اشراق سے قبل مواجہ شریفہ پر حاضر ہوکر صلوٰۃ وسلام عرض کیا حضرات شیخین مکرمین رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بھی سلام عرض کیا گیا اس سفر میں یہاں حاضری کا یہ آخری سلام عقیدت تھا حق تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے پھر بھی بار بار یہ سعادت نصیب فرماوے آمین ثم آمین۔

اشراق پڑھ کر مسجد سے نکل کر ناشتہ کیا اس کے بعد ہوٹل پر آگئے احباب نے سامان تیار کیا اور گیارہ بجے سامان نیچے اتارا ہم پھر تیاری کے بعد مسجد میں حاضر ہوئے اور ظہر کی نماز جماعت سے ادا کر کے واپس آئے تو گاڑی میں سامان رکھا جا چکا تھا گاڑی چلتے

چلتے 2 بج گئے ہم دعائیں پڑھ کر مدینہ طیبہ سے مکہ معظّمہ کی طرف چل دیئے۔ بئرعلی پرآ کر سب نے عمرہ کی نیت کی احرام کی چادریں مدینہ طیبہ سے ہی پہن چکے تھے یہاں سے فارغ ہوکرتقریباً سواتین بجے سفرشروع ہواراستہ میں عصراورمغرب بھی اپنے وقت پر جماعت سے ادا کی اورہم آٹھ بجے مکہ معظّمہ شہر میں داخل ہوئے ہوٹل تک پہنچنے میں مزید کچھ وقت لگا بہرحال بفضلہ تعالیٰ بخیروعافیت سفرمکمل ہوااورہم بدھ کی رات مکہ معظّمہ طریق الہجرۃ پرکبری کے پاس ہوٹل میں پہنچ گئے ہوٹل بڑاہے کمرے بھی بڑے ہیں اوماحول پرسکون وراحت بخش ہے احباب نے سامان کمروں میں پہنچایا جس میں کافی وقت لگا عشا کی نماز اس کے بعدادا کی گئی اورکھانا بھی ہواسفرکی ٹھکاوٹ کی وجہ سے طے ہوا کہ عمرہ ان شاءاللہ تعالیٰ کل کریں گے واللہ الموفق والمعین۔

پاکستان سے قاری عبیداللہ ساجدصاحب نے فون کرکے احباب کا سلام اور دعاؤں کیلئے کہااورخیریت دریافت کی ساتھ میں اپنی خیریت سے مطلع کیا۔

صبح ناشتہ کے بعدگھرمیں سب سے بات ہوئی بحمداللہ سب خیریت سے ہیں اور دعاؤں کیلئے مکرر کہہ رہے ہیں احقرنے اپنی خیریت اورآج مدینہ طیبہ سے روانگی الی مکۃ المکرّمہ کا بتادیا۔

ارادہ تو یہی تھا کہ عمرہ کل ہولیکن احباب کا تقاضاابھی کرنے کا تھااکثرحضرات عمرہ کیلئے حرم چلے گئے احقرمولوی حبیب اللہ قاری محمدحنیف صاحب رہ گئے مشورہ کے بعدہم بھی ایک بجے حرم پہنچ گئے پہلے نمازادا کی پھرطواف اورسعی کی طواف پندرہ منٹ جبکہ صرف آدھ گھنٹہ میں سعی ہوئی رش کم تھااس لئے طواف جلدی ہوابحمداللہ بڑی سہولت سے عمرہ مکمل ہواعجیب بات یہ کہ ہمارے احباب جوہم سے پہلے عمرہ کیلئے گئے تھے وہ ہمارے بعدفارغ ہوئے ہم نے عمرہ سے فارغ ہوکرحلق کرایااورہوٹل پرپہنچ گئے کافی دیرتک احقرکونیندنہیں آئی بمشکل کوئی چاربجے آنکھ لگی پھرنماز کیلئے بیداری ہوئی۔

## 18 جمادی الاولیٰ 1438ھ 16 فروری 2017ء

صبح فجر کے بعد مختصر ناشتہ کیا اور پھر جعرانہ سے عمرہ کرنے کی تیاری کی احرام کی چادریں پہن لیں زیارات کا پروگرام بھی تھا گروپ کے اکثر حضرات زیارات اور عمرہ کیلئے تیار ہوگئے لیکن اس میں کافی دیر لگی اور گاڑی ساڑھے آٹھ بجے روانہ ہوئی سب سے پہلے وہ ہمیں غار ثور لے گئے سب نے بس سے اتر کر دور سے پہاڑ اور غار کی باہر سے زیارت کی پانچ ہزار فٹ بلندی پر یہ غار واقع ہے ہجرت کے موقع پر سیدنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس میں تین دن قیام کیا تھا۔

اس غار کا ذکر اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حزن پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: لاتحزن ان اللہ معنا اسی موقع پر صادر ہوا تھا قرآن کریم میں اس کا تذکرہ موجود ہے بہرحال ہجرت کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رفاقت اور حق تعالیٰ کی مدد و نصرت ایک ایسا واقع ہے جو بے مثال ہے۔

عرفات جانا ہوا وہاں کچھ ساتھی جبل رحمت پر بھی گئے اور دعائیں کیں مزدلفہ منیٰ سے گذرے اور جمرات سے بھی گذرنا ہوا، جعرانہ پہنچے تو اکثر حضرات نے عمرہ کا احرام باندھ لیا ہم نے بھی مسجد میں دو رکعت پڑھ کر احرام کی نیت کر لی واپسی پر غار حرا کی نشاندھی بھی کی گئی جہاں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وحی نازل ہونے سے قبل عبادت فرماتے تھے پہلے پہل وحی آپ پر یہیں نازل ہوئی حضرت جبریل امین علیہ السلام سورہ اقراء کی پہلی پانچ آیات لے کر حاضر ہوئے وہاں سے ہم حرم آ گئے اور طواف شروع کر دیا ساتویں چکر میں ظہر کی نماز شروع ہوگئی نماز کے بعد ساتواں چکر پورا کیا واجب الطّواف ادا کئے پانی پی کر نواں استلام کیا اور پھر سعی کا آغاز کر دیا بحمد اللہ آدھ گھنٹہ میں سعی مکمل ہوئی اس طرح عمرہ پورا ہوگیا بعد میں سب نے حلق کرایا، فللہ الحمدولہ الشکر۔

احقر لاہور حضرت شیخ مولانا مشرف علی صاحب تھانوی مدظلہم سے ملا تو انہوں نے

فرمایا تھا کہ ایک عمرہ جعرانہ سے بھی کر لینا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وہاں سے عمرہ کیا ہے احقر نے اس کا ذکر مولوی حبیب اللہ سلمہ سے کیا تو انہوں نے زیارات کے ساتھ اس کا بھی پروگرام بنالیا اس طرح نہایت آسانی کے ساتھ تقریباً اکثر احباب نے جعرانہ سے عمرہ کرلیا احقر نے بھی جعرانہ سے پہلی مرتبہ عمرہ کیا ہے اللہ تعالیٰ قبول فرماویں، آمین۔

حرم میں عصر کے بعد حاضری ہوئی عشا تک وہیں رہے مغرب کے بعد مفتی مجدالقدوس رومی مدظلہم سے بھی ملاقات ہوئی احقر نے انہیں حیلہ ناجزہ کا نسخہ پہنچادیا پھر اس موضوع پر ان سے تفصیلی بات ہوئی ان کا ارادہ ہے کہ ''حیلہ ناجزہ'' کا مکمل نسخہ مع رسالہ ''القول الماضی فی نصب القاضی'' اور حضرت جدامجد رحمۃ اللہ علیہ کا اسی سلسلہ میں تحریر کردہ ایک فتویٰ جید مشاہیر علما کرام کا مصدقہ ہے اسے شائع کردیں ساتھ میں اس کتاب کا تاریخی پس منظر بھی آجائے احقر نے ''تذکرۃ الکریم'' میں اس کا تاریخی پس منظر بہت عرصہ قبل لکھدیا ہے اس کا ذکر کیا تو یہی طے ہوا کہ اگر وہ بھیج دیا جائے تو کتاب کے شروع میں اسی کو شائع کردیا جائے گا احقر نے یہ مضمون ارسال کرنے کا وعدہ کرلیا ہے ان شاء اللہ واپس پاکستان جاکر انہیں یہ مضمون بھجوادیا جائے گا، واللہ الموفق۔

عشاء کے بعد حضرت قاری رفیق صاحب مدظلہ سے دارالتوحید پر ملاقات ہوئی وہ عمرہ سے فارغ ہوچکے ہیں ہمارے ساتھ ہوٹل پر تشریف لائے اور کافی دیر گفتگو فرماتے رہے آج کا کھانا جناب حاجی اصغر علی صاحب کی طرف سے تھا انہوں نے تمام حضرات کا کھانا جدہ سے تیار کرایا اور مکہ معظّمہ لے کر آئے سب نے مل کر کھایا بہت عمدہ اور لذیذ تھا خاص طور پر احقر کیلئے انہوں نے میری حسب خواہش الگ سالن تیار کرایا جو بے حد لذیذ تھا کھانا سب نے خوب رغبت سے کھایا قاری محمد رفیق صاحب اور محفوظ سلمہ اور ان کے برادر نسبتی بھی کھانے میں شامل تھے اللہ تعالیٰ حاجی اصغر علی صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائیں اور تمام نیک مقاصد میں انہیں کامیاب فرمائیں عزیز محفوظ سلمہ جدہ سے

عصر کے وقت حرم میں آ گئے تھے مغرب کے وقت ان سے اوران کے برادر نسبتی سے ملاقات ہوئی پھر وہ بارہ بجے رات تک ہمارے ساتھ رہے۔

## 20 جمادی الاولیٰ 1438ھ جمعۃ المبارک 17 فروری 2017ء

صبح فجر کے بعد مختصر ناشتہ کیااور پھر کچھ دیر آرام کے بعد جمعہ کی تیاری کی اورحرم میں حاضری ہوئی بارہ بجے پہلی اذان ہوئی اور ساڑھے بارہ دوسری اذان پھر بیس منٹ کے دو خطبے ہوئے امام محترم نے بڑا فصیح و بلیغ خطبہ دیا زیادہ تر انہوں نے تقویٰ اختیار کرنے اور حق تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے پر زور دیا آیات واحادیث بھی موضوع کی مناسبت سے ذکر فرمائیں موثر اور بلیغ خطبہ تھا آخر میں حضرت خطیب کی اپنی آواز بھی بھرّ اگئی اس کا اثر نماز میں بھی رہا۔

جمعہ سے فارغ ہوکر ہم نے کھانا کھایااو پھر ہوٹل پر پہنچے احقر اس کے بعد مغرب میں حرم حاضر ہوا نماز مغرب اوپر منزل پر ادا کی مغرب کے بعد باب فہد میں اپنی مقررہ جگہ پر حاضر ہوااور معمولات پورے کئے ،عشا سے قبل گھر سے فون آیا سب کی خیریت معلوم ہوئی قاری عبیداللہ ساجد صاحب نے بھی فون کر کے حسب سابق دعاؤں کی درخواست کی۔

## 21 جمادی الاولیٰ 38ھ ہفتہ

صبح جماعت سے نماز ادا کی خیال تھا کہ کچھ دیر آرام کرلیا جائے لیکن عزیز عثمان سلمہ کا فون آ گیااور وہ ہوٹل پہنچ گئے یہیں ناشتہ کرایااور کافی دیر ہمارے پاس رہے پھر جدہ روانہ ہوگئے احقر مع مولانا امجد سلمہ حرم میں پہنچ گیا ،بحمداللہ باب کعبہ کی چوکھٹ اور ملتزم پر کافی وقت مل گیااور دعاؤں کی توفیق ہوگئی پھر حطیم میں بھی حاضری ہوئی اور تحت المیز اب بھی دعاؤں کا موقع اللہ تعالیٰ نے عطا فرمادیا ظہر کے بعد ہوٹل پر آ کر کھانا کھایا اور تھوڑی دیر بعد تیاری کر کے پھر حرم میں حاضری ہوئی عصر تہہ خانے میں ادا کی اور مغرب اور عشاء مطاف صحن میں ،عشاء کے بعد بلڈنگ میں واپسی ہوئی کھانا حافظ سیف اللہ سلمہ مقیم جدہ

لے کر آئے جو سب نے مل کر کھایا۔

بعد العشاء حضرت قاری محمد رفیق صاحب مدظلہ نے تفصیلی فون کیا، بہت سے حالات پر تبادلہ خیال ہوتا رہا۔عبدالناصر سلمہ نے صبح فون کیا اور خیر و عافیت دریافت کرنے کے بعد واپسی کا پروگرام بھی پوچھا، عبدالباسط سلمہ نے بھی فون پر پروگرام معلوم کیا احقر نے انہیں بھی پروگرام سے مطلع کر دیا، قاری عبیداللہ ساجد نے فون پر بتایا کہ حضرت مولانا رشید احمد شاہ جمالی مدظلہم نے کتاب ''معارف مدنی'' کی قیمت بھجوادی ہے اور مزید بیس نسخے طلب فرمائے ہیں نیز سلام اور دعا کیلئے بھی فرمایا ہے، جناب قاری شرافت اللہ صاحب نے بعد عشاء کراچی سے فون کیا جانبین کی خیر و عافیت کا تبادلہ ہوا۔

## 22 جمادی الاولیٰ 38ھ 19 فروری 2017ء

صبح فجر میں حرم حاضری ہوئی نماز کے بعد وہیں بیٹھے کافی دیر بیت اللہ کی زیارت کرتے رہے اور پھر اشراق کے نوافل ادا کر کے باہر آئے اور مختصر سا ناشتہ کیا پھر تیاری کر کے حرم میں دوبارہ حاضری ہوئی اور طواف کی سعادت حاصل ہوئی طواف کے بعد ہمت کر کے مولوی حبیب اللہ سلمہ نے حجر اسود کی تقبیل کر لی رش اور دھکم پیل کی وجہ سے احقر اس سعادت کو حاصل نہ کر سکا طواف کی دو رکعتیں ادا کر کے دعا کے بعد ہم ہوٹل آ گئے کچھ دیر آرام کیا اور پھر تیاری کے بعد حرم پہنچ گئے ظہر کے بعد واپسی ہوئی۔

جناب قاری محمد رفیق صاحب مدظلہ نے فون پر جناب حضرت مولانا عبیداللہ خالد صاحب مدظلہ کا بتایا احقر نے ان سے بات کی وہ اس وقت مدینہ منورہ ہیں بدھ کو مکہ معظّمہ تشریف لائیں گے احقر کا خیال تھا کہ ان سے حرم میں ملاقات ہو جاتی لیکن ایسا نہ ہو سکا، وکان امر اللہ قدرا مقدورا۔احقر نے فون پر ہی حضرت اقدس شیخ سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہم کی تعزیت کی اور اپنے تعزیتی خط کا بھی ذکر کیا ان شاء اللہ موقع ملنے پر کراچی بھی حاضری ہوگی۔

ظہر کے بعد ہوٹل پر عزیز رانا اظہر اور عزیز اشرف کھانا لے کر پہنچ گئے اسی طرح آصف سلمہ وغیرہ بھی کھانا لے آئے کھانا بہت لذیذ اور پر تکلف تھا سب نے مل کر تناول کیا، ساہیوال کے اور حضرات بھی آ گئے سب سے ملاقاتیں ہوئیں اور جانبین کو خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے اور فلاح دارین سے نوازے آمین۔

عصر کے وقت حرم حاضری ہوئی اور عشا تک وہیں رہے مغرب اور عشاء آج پھر مطاف میں ادا ہوئی چونکہ آج مکہ معظّمہ میں حاضری کا آخری دن ہے اس لئے خوب دعائیں کر کے اور بیت اللہ شریف کی زیارت کر کے واپس ہوئے، نو بجے شب ہوٹل پہنچے ساتھیوں نے مل کر کھانا کھایا اور رات کو 4 بجے یہاں سے روانگی کا معلوم ہو کر تیاری کرنے لگے بہرحال یہ اس سفر کی یہاں آخری شب ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے ہمیں قدر کی توفیق دیں اور پھر لائیں مقبول حاضری نصیب فرمائیں آمین ثم آمین۔

آج صبح قاری عبید اللہ ساجد صاحب نے فون پر بتایا کہ پاکستان کے حالات کی وجہ سے مجلس صیانۃ المسلمین کا مجوزہ مارچ کا اجتماع منسوخ کر دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ پاکستان کے حالات کو بہتر سے بہتر بنائیں اور امن عطا فرمائے آمین، قاری شرافت اللہ صاحب نے کراچی سے فون کیا اور خیریت دریافت کی اور واپسی کا پروگرام بھی پوچھا۔

## 23 جمادی الاولیٰ 38ھ بروز سوموار 30 فروری 2017ء

گذشتہ شب بارہ بجے کے بعد کچھ دیر آرام کیا ساڑھے تین بجے کمرہ کے احباب حرم سے واپس آئے اور انہوں نے سامان نیچے منتقل کیا اور ساتھ ہی بتایا کہ اپنے گروپ کے ایک ساتھی محمد حسین صاحب سرگودھا کے رہائشی اور 84 سال عمر کے ساتھ ایک بجے رات اچانک حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے، اناللہ وانااليه راجعون۔ وہ بالکل ٹھیک تھے اور واپسی کی تیاری بھی مکمل تھی لیکن اس سرزمین مقدس میں ان کا وقت اجل مقرر تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں یہاں رکھ لیا مولوی حبیب اللہ صاحب نے فوراً پاکستان

جناب عبدالصمد صاحب سے رابطہ کیا پھر کمپنی کے افراد سے اتصال ہوا۔ بلدیہ کے حضرات پہنچ گئے اور وہ انہیں لے گئے ان کے ورثا کو بھی اطلاع کردی گئی فون پر ان کا رابطہ بھی ہوگیا تمام ساتھی ان کی اچانک وفات پر افسردہ بھی تھے اور سرزمین مقدس پر موت واقع ہونے سے خوش بھی تھے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے پسماندگان کو صبر واجر دے۔

بس تمام گروپ کو لے کر مکہ معظّمہ سے پانچ بجے روانہ ہوئی ساڑھے چھ جدہ پہنچے نماز فجر ادا کی پھر سامان ترتیب دے کرا سے بک کرانے اور بورڈنگ کارڈ لینے کیلئے پہنچ گئے بحمداللہ تعالیٰ سامان بک ہوگیا اور سب کو بورڈنگ کارڈ مل گیا پھر تمام مراحل سے گذر کر جہاز میں سوار ہونے کا انتظار کرنے لگے بالآخر اعلان ہونے پر جہاز میں سوار ہوکے گیارہ بجے جہاز میں بیٹھ گئے اور سفر کی دعا پڑھی جہاز گیارہ بج کر سنتیس منٹ پر زمین سے اڑا بحمداللہ اب وہ اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے اعلان کے مطابق پاکستان ٹائم کے مطابق 5.40 پر ان شاء اللہ جہاز لاہور پہنچ جائے گا اللہ تعالیٰ سب کو خیریت سے پہنچائیں اور کامیاب فرمائیں آمین۔

صبح نو بجے عزیز عبدالناصر سلمہ نے فون کیا انہیں صورت حال بتادی تھی اور جب جہاز چلا احقر نے بھی فون کردیا تھا کہ جہاز زیادہ لیٹ نہیں ہے محترم جناب قاری محمد رفیق صاحب مدظلہ نے بھی جدہ سے رابطہ کیا اور خیریت سے پہنچنے کیلئے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور آئندہ جدہ کیلئے وقت نکالنے کی تاکید کی۔

اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ حرمین شریفین کی زیارت کی توفیق وسعادت عطا فرمائی یہ محض ان کا کرم ہے لیکن افسوس کہ احقر ان ایام کی قدر نہ کرسکا بس حق تعالیٰ محرومی سے بچائے اور مقبول حاضری کی سعادت سے نوازتے رہیں۔

ہمارے گروپ میں عزیزان مولوی سجاد ان کے بھائی ممتاز اور مولوی امجد حسین حاجی عبدالستار مغل شامل تھے انہوں نے خوب خدمت کی اور ہر طرح کی راحت کا خیال

رکھا اللہ تعالیٰ ان سب کو بہت بہت جزاءعطا فرمائے آمین۔

احقر یہ سطور طیارے میں لکھ رہا ہے ظہر کی نماز ہم نے ادا کر لی ہے عصر بھی سفر میں ہوگی اور ان شاء اللہ تقریبا دو گھنٹہ میں طیارہ لاہور پہنچ جائے گا، واللہ الموفق والمعین۔

بحمد اللہ تعالیٰ طیارہ پورے وقت پر پاکستان ٹائم کے مطابق 5.34 پر اترا تقریباً چار گھنٹے میں اس نے یہ سفر طے کیا سب ساتھی بخیر و عافیت لاہور پہنچ گئے، فللہ الحمد وله الشکر۔

عصر کی نماز جہاز میں پڑھ لی تھی جہاز سے اترے مغرب کی تیاری کر کے جماعت کے ساتھ مغرب ادا کی کچھ دیر سامان وصول کرنے میں لگی ائر پورٹ پر برادرم جناب عبدالغفور صاحب اور فہیم ترمذی عبدالناصر سلمہ اور عبدالعظیم ترمذی پہنچ چکے تھے باہر آ کر سب سے ملاقات ہوئی پھر احقر نے مختصر دعا کرائی اس کے بعد سب احباب ایک دوسرے سے مل کر اپنے اپنے احباب کے ساتھ اپنے گھروں کی طرف روانہ ہوئے احقر بھی عازم ساہیوال ہوا عشا کی نماز راستہ میں ادا کی۔

سرگودھا پہنچ کر عبدالبر سلمہ کے ہاں مل کر ساہیوال روانہ ہوئے ساڑھے دس بجے شب بخیریت ساہیوال پہنچے، جامعہ کے اساتذہ کرام اور تخصص وغیرہ کے طلبہ اور برخورداران مع عبدالودود سلمہ مدینہ ہسپتال پر موجود تھے ان سے فرداً فرداً ملاقات اور پھر دعا ہوئی بعد ازاں گھر پہنچا سب سراپا انتظار تھے سب سے ملاقات اور سلام و دعا ہوئی اور پھر کھانا ہوا دیر تک گفتگو کا سلسلہ چلتا رہا اس طرح یہ سفر مقدس اپنی انتہا کو پہنچا حق تعالیٰ کمی کوتاہی معاف فرمائیں اور وہاں کی برکات نصیب فرمائیں بار بار مقبول حاضری عطا فرمائیں آمین ثم آمین۔

فقط احقر عبدالقدوس ترمذی غفرلہ

جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

مولانا عبدالصمد ساجد حفظہ اللہ تعالیٰ

# جامعہ حقانیہ کا 63واں سالانہ جلسہ تقسیم اسناد

ملک پاکستان کی قدیم اور عظیم دینی درسگاہ جامعہ حقانیہ تحصیل ساہیوال ضلع سرگودھا کا 63واں سالانہ جلسہ تقسیمِ اسناد مؤرخہ 1/2 شعبان 1438ہجری بمطابق 28/29 اپریل 2017 عیسوی رئیسِ جامعہ مولانا مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم کے زیرِ انتظام واہتمام انعقاد پذیر ہوا۔ جس میں سرگودھا شہر کے کئی علماء ومشائخ کے علاوہ ملک بھر کی نامور علمی وروحانی شخصیات نے شرکت کی، جن میں سرفہرست دارالعلوم الاسلامیہ لاہور کے شیخ الحدیث، عارف باللہ مولانا مشرف علی تھانوی، مناظر اسلام علامہ محمد عبدالغفار صاحب تونسوی، ترجمانِ وفاق المدارس العربیہ مولانا قاضی عبدالرشید، جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد کے مہتمم وشیخ الحدیث مفتی محمد طیب عارفی، جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا کے مہتمم وشیخ الحدیث مولانا محمد طاہر مسعود، جامعہ ھٰذا کے سابق استاد مفتی محمد اعظم ہاشمی، جامعہ محمودیہ سرگودھا کے مہتمم مولانا اشرف علی، مفتی حبیب اللہ، دارالعلوم سرگودھا کے مہتمم مولانا شفقت علی، مولانا بشیر احمد کلیار، مفتی جمیل طارق، ودیگر ہیں۔

جلسہ کی کل چار نشستیں ہوئیں، دو بروز جمعہ اور دو بروز ہفتہ۔

پہلی نشست میں نمازِ جمعہ سے قبل ولی کامل مولانا مشرف علی تھانوی مدظلہم نے فکرِ آخرت اور موت کی یاد کے حوالے سے انتہائی مفید اور اہم اصلاحی وتربیتی خطاب ارشاد فرمایا، جس سے عوام وخواص مستفید ومحظوظ ہوئے۔

خطبۂ جمعہ مولانا قاری محمود احمد مدظلہم مدرس جامعہ خیرالمدارس ملتان نے دیا اور مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم کی اقتداء میں ساہیوال کے ایک جمِ غفیر نے نمازِ جمعہ ادا کی۔

دوسری نشست نمازِ عصر کے بعد ساہیوال فاروقہ روڈ، حقانیہ ٹاؤن میں واقع جامعہ

کی وسیع وعریض زیرِ تعمیر مسجد جامع مسجد ترمذی میں ہوئی، جس کا آغاز جامعہ کے فاضل مولانا قاری حماد اللہ ساجد کی تلاوت اور جامعہ کے طالب العلم مولوی شاہ نواز فاروقی کے نعتیہ کلام سے ہوئی۔

عارف باللہ مولانا مشرف علی تھانوی مدظلھم نے علالت، ضعف اور تعب کے باوجود ہمارے حضرت مفتی صاحب کی خواہش پر ''ایمان کی حقیقت'' کے عنوان پر انتہائی نافع اصلاحی درس ارشاد فرمایا، جس میں آپ نے یہ ارشاد فرمایا:

کہ ہم نے زبان سے تو کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کا اقرار کرلیا ہے، لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اس کلمہ کی حقیقت بھی ہمارے دل میں اتری ہے یا نہیں؟ ہمیں جب بھی کوئی کام درپیش ہوتا ہے، ہم دنیا اور دنیا والوں کی طرف بھاگتے ہیں، اس خالقِ حقیقی سے نہیں مانگتے جو سب کا پالنہار و بخشنہار ہے، ڈاکٹرز کے پاس جاؤ تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ جی یہ مرض لاعلاج ہے، ہمارے پاس اس کا کوئی علاج نہیں، جبکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی بیماری پیدا ہی نہیں کی، جس کا علاج اور دواء پیدا نہ کی ہو، تو ہم اس خالق و مالک و شافی و کافی کی بارگاہ میں حاضر کیوں نہیں ہوتے؟ انسان کو کبھی بھی رحمتِ خداوندی سے مایوس نہیں ہونا چاہیے''۔

بالکل اخیر میں دعا کے بعد لوگوں کی توجہ جامع مسجد ترمذی اور بائیس کنال پر مشتمل اس رقبہ سے متعلق بڑے منصوبوں اور ان کی تکمیل کی طرف دلائی، تاکہ یہاں سے کما حقہ علم وعرفان کے چشمے پھوٹیں۔

اے خدا ایں جامعہ قائم بدار فیض او جاری بوَد لیل ونہار

اگلے دن بروز ہفتہ بعد از نمازِ ظہر اس سالانہ تقریب کی تیسری نشست مرکزِ علم وتحقیق جامعہ حقانیہ محلّہ قلعہ والا میں ہوئی۔

نشست کا پہلا خطاب مفتی محمد طیب عارفی مدظلہم کا ہوا، جس میں انہوں نے

انسان کے افضل ترین مخلوق ہونے پر بہت عمدہ اور شان دار خطاب کیا، فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ التین میں چار قسمیں اٹھا کر انسان کا اکرم و احسن ہونا بیان فرمایا ہے، حضور نبی حبیب ﷺ نے آئینہ دیکھتے وقت جو دعا پڑھتے تھے، اس کا ترجمہ بھی یہ ہے ''اے اللہ! جس طرح تو نے میری صورت اچھی بنائی، میری سیرت بھی اچھی کردے''۔

بعد ازاں اس نشست کا خصوصی اور تفصیلی انتہائی ایمان افروز خطاب جانشین امامِ اہل سنت علامہ محمد عبدالغفار تونسوی مدظلہم کا ہوا، جس میں انہوں نے ایمان، عقیدہ اور اعمالِ صالحہ کے حوالے سے چشم کشا گفتگو فرمائی، حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ایمان پرور واقعہ بڑی تفصیل سے اپنے خاص لہجہ و لَے میں سنایا، سماں بندھ گیا، نیز مجمع سے ہاتھ کھڑے کروا کے نماز کی پابندی کرنے کا ارادہ کروایا، سب نے بڑے شوق سے عزم کیا، حضرت تونسوی ہی کی دعا پر یہ نشست بوقتِ عصر اختتام پذیر ہوئی۔

چوتھی اور آخری نشست نمازِ عشاء کے فوراً بعد شروع ہوئی، تلاوت و نعت سے آغاز کے بعد مولانا اشرف علی صاحب کا بیان ہوا، جس میں انہوں اپنے سفرِ تھانہ بھون اور محبتِ اکابر کے کئی روح افزا قصے سنائے، نیز جامعہ حقانیہ ساہیوال، سرگودھا کو اس کی عالی نسبت کی بدولت چھوٹا تھانہ بھون قرار دیا، اور فرمایا: ''کہ آپ یہاں کسی کمرہ میں چند لمحات بیٹھ کر دیکھیں، آپ ان شاء اللہ تھانہ بھون کی برکات یہاں محسوس کریں گے''۔

ان کے بعد ٹانگو والی ضلع سرگودھا کے بزرگ مولانا بشیر احمد صاحب مدظلہم کا فضیلتِ قرآن کے حوالہ سے تفصیلی اصلاحی بیان ہوا۔

بعد ازاں اساتذہ کی شفقت سے راقمِ اثیم کو اظہارِ تشکر و جامعہ کے دوسالہ بے مثال تخصص فی الفقہ کی امتیازی خصوصیات دوستوں کے سامنے رکھنے کا موقع نصیب ہوا۔

بندہ کے بعد مولانا مفتی محمد طاہر مسعود مدظلہم نے مدارس کی اہمیت پر مختصر لیکن بہت جامع بیان فرمایا، اور کہا کہ:

''بچپن سے ہمارا اس علمی مرکز سے استفادہ کا تعلق ہے، ہم بچپن میں یہاں آیا کرتے تھے، فقیہ العصر مفتی سید عبدالشکور ترمذی رحمہ اللہ کی زیارت کر کے واپس ہو جاتے، اور یہ تعلق آج تک برقرار ہے، مولانا ظفر اللہ صاحب اور مولانا امام الدین صاحب کی جدائی کے بعد مجھے نہیں یاد کہ میں کبھی یہاں آیا ہوں اور مجھے ان کا کھلتا چہرہ یاد نہ آیا ہو''۔ نیز مولانا موصوف نے جامعہ کا مختصر تعارف بھی پیش کیا۔

ان کے بیان کے بعد شیخ الحدیث مولانا مشرف علی صاحب تھانوی مدظلہم کی طرف سے اجازتِ حدیث اور خصوصی وعمومی دستار بندی کا سلسلہ شروع ہوا۔

حضرت تھانوی کے مبارک ہاتھوں سے حضرت مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم کے صاحبزادہ مولوی عبدالقدیر ترمذی سلمہ، جنہوں نے امسال جامعہ دارالعلوم کراچی دورۂ حدیث کیا ہے اور وہاں بھی اکابر ومشائخ کے ہاتھوں ان کی دستار بندی ہو چکی ہے، حضرت کے بڑے صاحبزادہ، استاذ مکرم مولانا سید عبدالملک ترمذی، اور حضرت مفتی صاحب کے بھتیجے استاذ محترم مولانا سید عبدالناصر ترمذی کی خصوصی دستار بندی ہوئی۔

جس کا پس منظر جانشین فقیہ العصر مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم نے یہ بیان فرمایا:

''کہ میں نے حضرت شیخ مولانا مشرف صاحب سے ایک درخواست عرض کی، کہ آپ اس وقت طلبہ کو اجازتِ حدیث بھی عطاء فرما دیں، جو عالم ہیں، طلبہ ہیں یا دیگر علماء جو خواہش مند ہیں، ان سب کو اجازتِ حدیث عطاء فرمائیں، اور یہ بھی میں نے عرض کیا کہ اس سال دارالعلوم کراچی سے ہمارے بیٹے عبدالقدیر سلمہ نے دورۂ حدیث کی تکمیل کی، امتحان سے پہلے ہفتے دارالعلوم کراچی میں بخاری شریف کی تکمیل ہوئی، اور اس کے ساتھ دستار بندی کا عمل ہوا، طلبہ کی دستار بندی ہوئی، جو دورۂ حدیث سے فارغ تھے، تو اصل میں وہاں بھی دستار بندی وہاں کے طریقے کے مطابق ہو تو چکی، حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی، اور مفتیٔ اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہما اور دیگر اساتذہ کرام نے

دستار بندی کی، تو حضرت مولانا مشرف صاحب مدظلہم سے میں نے عرض کیا کہ آپ بھی ان کی دستار بندی فرما دیں، دعا بھی فرما دیں، دستار بندی بھی ہو جائے، عبدالناصر سلمہ کئی سال سے یہاں پڑھا رہے ہیں، وہ بھی دارالعلوم کراچی کے فاضل ہیں، عبدالملک میرا بڑا بیٹا، وہ بھی کئی سال سے یہاں مدرس ہیں اور پڑھا رہے ہیں، میں نے ان کے بارے میں بھی عرض کر دیا کہ ان کی بھی، اور عبدالقدیر کی بھی آپ دستار بندی فرما دیں، کیوں اس لیے کہ حضرت مولانا مشرف صاحب دامت برکاتہم چھوٹی عمر میں تھے، تو اس وقت حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک خاص انداز سے حضرت مولانا مشرف صاحب کی دستار بندی فرمائی تھی، اس وقت عمر بہت کم تھی، حضرت مولانا مشرف صاحب کی سن 39 کی پیدائش ہے اور حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا انتقال سن 43 میں ہے، اس وقت جب یہ پوچھا گیا کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ حضرت مولانا مشرف صاحب کی جو والدہ ماجدہ تھیں، انہوں نے حضرت سے کہا کہ ابا آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ حضرت تھانوی نے فرمایا کہ جب یہ میرا بیٹا عالم بنے گا، تو اس وقت شاید میں نہیں ہوں گا، اس لیے اس کی میں ابھی دستار بندی کر رہا ہوں، تو پھر یہ ہوا کہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے یہ واقعہ خانقاہ میں جا کر بیان فرمایا، وہاں حضرت مولانا علامہ ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے، انہوں نے حضرت سے یہ بات سنی، اور پھر بڑے ہو کر یہ واقعہ مولانا مشرف صاحب نے اپنی والدہ سے سنا، ماشاء اللہ جب حضرت مولانا مشرف صاحب نے تکمیل کی درسِ نظامی کی، 1380 ہجری شعبان میں بمطابق 1961ء، تو وہاں جامعہ اشرفیہ میں جلسہ تقسیم اسناد کا ہوا، اس جلسے میں بھی بڑے حضرات نے ان کی دستار بندی فرمائی، دوسرے طلبہ کی بھی، استاذ الکل فی الکل للکل حضرت مولانا رسول خان صاحب، سب کے استاذ تھے، مفتی اعظم مفتی محمد شفیع صاحب، مولانا ادریس صاحب کاندھلوی وغیرہ سب کے، استاذ الکل کہا جاتا تھا ان کو، انہوں نے ان کی دستار بندی

فرمائی، شیخ ادریس نے دستار بندی فرمائی، اگلے دن سکھر جلسہ تھا، جامعہ اشرفیہ سکھر، اس جلسہ میں حضرت علامہ ظفر احمد عثمانی نے آنا تھا، حضرت مولانا مشرف صاحب نے علامہ عثمانی کو خط لکھا، کہ میں نے یہ واقعہ سنا ہے، اپنے گھر میں، والدہ سے، حضرت تھانوی تو اب ہیں نہیں، تو میں چاہتا ہوں، کہ اب آپ میری دستار بندی فرمادیں، حضرت نے فرمایا کہ تم آجاؤ، میں ان شاء اللہ دستار بندی کردوں گا، تو مولانا جامعہ اشرفیہ سے دستار بندی کرا کے سکھر پہنچ گئے، رات کو وہاں جلسہ تھا، جلسہ میں علامہ ظفر احمد صاحب نے یہ سارا واقعہ بھی بیان فرمایا، اور اس کے بعد اپنے ہاتھ سے حضرت مولانا مشرف علی صاحب تھانوی کی دستار بندی فرمائی، اور علامہ ظفر احمد صاحب کے بارے میں حضرت تھانوی نے خود لکھا ہے، کہ ان کا ہاتھ حکماً میرا ہی ہاتھ ہے، اور دلیل یہ لکھی اس کی کہ ''ابن اخت القوم منهم'' بخاری کی حدیث ہے کہ بھانجا بھی اولاد ہی ہوتا ہے، اس لیے مولوی ظفر کا ہاتھ میرا ہاتھ ہے، تو علامہ ظفر احمد صاحب کان لسانه و یده و قلمه ، حضرت تھانوی کا ہاتھ، زبان اور قلم تھے، تو میں نے یہ عرض کیا کہ آپ کے سر پر علامہ ظفر احمد عثمانی اور دیگر اکابر نے دستار باندھی اور رکھی، میرے لیے تو سب سے بڑی خوشی ہے، ہمارے اکابر حضرت والد صاحب، دادا جان، حضرت تھانوی، حضرت مدنی و دیگر اکابر کا فیض ہے، اور ہمارے لیے بڑی مسرت کا موقع ہے، تو میں نے حضرت سے کہا کہ آپ بھی ان بچوں کے سر پر دستار باندھ دیجیے، آپ کا دستار باندھنا ایسا ہی ہوگا جیسا کہ حضرت علامہ ظفر احمد صاحب اور حضرت حکیم الامت رحمہما اللہ کا دستار باندھنا، تو حضرت نے اس کو قبول بھی فرمالیا، تو ان شاء اللہ ان بچوں کی دستار بندی حضرت فرمائیں گے، حضرت قاری محمود صاحب بھی حضرت مولانا رسول خان کے بھی شاگرد ہیں اور حضرت مولانا خیر محمد صاحب کے بھی شاگرد، حضرت مولانا ادریس صاحب کاندھلوی کے بھی شاگرد، انہوں نے دوجگہ دورۂ حدیث پڑھا ہے، تو ان دونوں حضرات سے میں یہ درخواست کروں گا، کہ یہ حضرات ان بچوں کی دستار بندی فرمائیں گے''۔

اس کے بعد حضرت مولانا قاری محمود صاحب مدظلہم نے ضعف اور بڑھاپے کے باوجود انتہائی مسحور کن انداز میں تلاوت فرمائی، پھر حضرت تھانوی مدظلہم کی طرف سے اجازتِ حدیث کا سلسلہ شروع ہوا، بھائی مولوی عبدالقدیر سلمہ نے حدیث پاک کی تلاوت کی، اور حضرت مدظلھم نے اجازتِ حدیث کی اہمیت اور پسِ منظر بیان فرمایا، اور فرمایا کہ میں نے خاص اس کام کے لیے فراغت کے بعد پاک و ہند کا ایک طویل سفر کیا، اور گیارہ کبار محدثین سے اجازتِ حدیث حاصل کی، پھر حضرت نے تمام خواہش مند علماء کو حدیث کی اجازتِ عام عطاء فرمائی۔ اس کے بعد تین حضرات صاحبزادگان سلمہم الرحمٰن کی خصوصی دستار بندی ہوئی، بلاشبہ جو ایک تاریخی یادگار ہے اور ہمارے حضرت مفتی صاحب مدظلہم کے حسنِ ذوق کی ایک مثال ہے، اللہ حضرت کا سایۂ عاطفت ہم پر مزید گھنا اور دراز فرمائیں، بعد ازاں جامعہ کے تقریباً اکتالیس طلباء میں تقسیمِ اسناد، تقسیمِ انعامات اور دستارِ بندی کا عمل شروع ہوا، ایک عجیب روح پرور و ایمان افروز منظر تھا۔

آخری اور خصوصی خطاب ترجمان مدارس عربیہ، خطیبِ اسلام حضرت مولانا قاضی عبدالرشید مدظلہم کا ہوا، جس میں انہوں نے مدارسِ دینیہ کی عظمت و اہمیت اور تحفظ و دفاع پر یادگار گفتگو فرمائی، حضرت قاضی صاحب مدظلہم کی دعا پر یہ سالانہ عظیم الشان جلسہ اپنے حسنِ اختتام کو پہنچا، فللہ الحمد۔

خداوندِ قدوس میرے اس مادرِ علمی سمیت دنیا بھر کے مدارس کو اپنی ظاہری و باطنی رونقوں کے ساتھ تا صبحِ قیامت آباد اور شاد رکھے، اور ہمہ تن ہمہ قسم کے اندرونی و بیرونی فتنوں سے اپنی خاص پناہ میں رکھے۔ آمین۔

# اعلان داخلہ درجہ تخصص فی الافتاء

جامعہ حقانیہ (ساہیوال سرگودھا) میں درجہ تخصص کے داخلوں کی درخواستیں ان شاء اللہ تعالیٰ مؤرخہ ۹ رشوال ۱۴۳۸ھ تا ۱۳ رشوال ۱۴۳۸ھ وصول کی جائیں گی۔ بعدازاں تقریری اورتحریری امتحانات لیے جائیں گے، جن میں کامیاب ہونے والے طلبہ میں سے دس طلبہ کامیابی کی ترتیب سے داخلہ کے لیے منتخب کیے جائیں گے۔ امیدوار حضرات سے گزارش ہے کہ مندرجہ ذیل امور ذہن نشین فرمالیں:

(۱) صرف وہ طلبہ داخلے کے لیے تشریف لائیں جو وفاق المدارس یا کسی مستند دینی درس گاہ سے دورۂ حدیث کے امتحان میں جید جداً درجے میں کامیاب ہوئے ہوں۔ اور کشف الدرجات اور قومی شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ہمراہ لائیں۔

(۲) صاف ستھری اردو اور عربی کتابت پر دسترس ہونا بھی داخلے کے لیے ضروری ہے۔

(۳) داخلہ کے لیے ضروری ہے کہ امیدوار کی وضع قطع شریعت کے مطابق ہو۔

(۴) امتحان داخلہ درج ذیل کتب سے لیا جائے گا:

مشکاۃ المصابیح، نورالانوار، ہدایہ کامل، سراجی، شرح العقائد۔

(۵) تقریری امتحان میں عقائد ونظریات اور عبارت کی درستگی کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے گا۔ اور تحریری امتحان میں خوش خطی اور طرز تحریر کو مدنظر رکھا جائے گا۔

برائے رابطہ

048-6786999/0300-2940198/0336-7510521